ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 27/ستمبر 2013ء | 21/ذوالقعدہ 1434 ہجری قمری ❁ 27/تبوک 1392 ہجری شمسی | شمارہ 39


## ایمان اور امانت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو امانت کی ادائیگی کا احساس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جس میں ایفائے عہد کا خلق نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر 11935)

## جماعت احمدیہ برطانیہ کے 47ویں جلسہ سالانہ کا (30/اگست تا یکم ستمبر 2013ء) حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

## اگر مرد اور عورت دونوں کی نیکیوں کی طرف توجہ ہو اور اپنے ذمہ فرائض ادا کئے جائیں تو اسلام وہ خوبصورت معاشرہ قائم کرتا ہے جس کی دنیا میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔

(زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے حضور انور کا براہ راست خطاب)

❁ جماعت ہر جگہ امن کا پیغام دے رہی ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ ❁ آپ لوگ ہمیں اسلام کا ایک انتہائی خوبصورت چہرہ دکھا رہے ہیں۔ ❁ آپ لوگوں نے دُوردراز علاقوں تک بھی قرآن کریم کے تراجم کے ذریعہ اپنا پیغام پھیلایا ہے۔ ❁ آپ کی جماعت انسانیت کا بہترین چہرہ پیش کر رہی ہے۔ احمدیت کی تعلیم دنیا کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ ❁ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل فرمایا تھا کہ میرا پیغام اُن لوگوں تک بھی پہنچانا جو میرا پیغام اس وقت نہیں سن رہے۔ آپ کی جماعت ہی اس ارشادِ نبویؐ پر آج عمل کر رہی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے۔

(مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز اور جماعت احمدیہ کی عالمی مساعی پر خراج تحسین)

## اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال دو نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا۔ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی اشاعت اسلام و احمدیت، مساجد کی تعمیر، قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت، خدمت انسانیت و رفاہی کاموں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور احمدیت کی مقبولیت کے روشن نشانات کے ایمان افروز تذکرہ سے معمور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

### 31 اگست 2013ء بروز ہفتہ (حصہ دوم)

### حضور انور کا مستورات سے خطاب

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔ دنیا بھر کے بسنے والے احمدیوں نے اپنے پیارے امام کا یہ خطاب سنا اور دیکھا اور اپنی پیاسی روحوں کی تسکین کے سامان کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، ہم مختلف قوموں، مذاہب مختلف ملّتوں اور تمدنوں سے آ کر ایک جماعت بن کر اکٹھے ہو گئے ہیں، ہمارا ایک خاص مقصد، ذمہ داری اور لائحہ عمل ہے اور وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت چند شرائط پر کی ہے۔ جن میں ایک بات یہ ہے کہ بیعت کرنے والا قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی حکومت قبول کرنے کا مطلب قرآن میں بیان احکامات پر عمل اور ان کا پابند ہونے کی حتی الوسع کوشش کرنا ہے۔ پس ہم سے یہ عہد بیعت تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آیات اس اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی ہیں۔ ان میں بعض احکامات بیان ہوئے ہیں اور ان کا بار بار اور تفصیلی تذکرہ ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں عدل کا اور احسان کا اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تینوں نیکیاں ایسی ہیں کہ اگر پوری پابندی کے ساتھ ایک معاشرے میں رواج پا جائیں اور ان پر عمل شروع ہو جائے تو معاشرے کے تمام فساد ختم اور رنجشیں دُور ہو سکتی ہیں، معاشرہ جنت کا عملی نمونہ بن سکتا ہے۔

حضور انور نے آیت کریمہ میں بیان عدل و انصاف کے قیام کے حکم کی وضاحت میں عائلی مسائل، میاں بیوی کے حقوق، معاشرے کے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کی ادائیگی اور اسی طرح ہر قسم کے معاملات میں سچی گواہی دینے میں عدل و انصاف کے ساتھ کام لینے کی دینی تعلیم بیان فرمائی۔ اور پھر فرمایا کہ عورت کی ایک اہم ذمہ داری اس کے گھر کی ذمہ داری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی نگرانی عورت کے سپرد فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتوں کی اکثریت اس ذمہ داری کو نبھانے والی ہے لیکن ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو آج کل کے زمانے کے رسم و رواج کے پیچھے چل کر اپنی ذمہ داری کو بھول گیا ہے۔ حضور انور نے یورپ میں خواتین میں پائی جانے والی ایک بدرسم ME TIME کو انتہائی غلط سوچ قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اصل ایمان یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو ہر چیز پر مقدم کرو۔ پس ہر احمدی عورت کی سوچ یہ ہونی چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے عورتوں کے ساتھ ساتھ مَردوں کو بھی مخاطب کر کے فرمایا کہ جب مَردوں کی طرف سے ذمہ داریاں ادا نہ کی جا رہی ہوں یا بچوں کے سامنے خاوند اپنی بیویوں سے انصاف نہ کر رہے ہوں اور بچے ہوش کی عمر کو پہنچ رہے ہوں

تو پھر اکثر معاملات میں خاوندوں کی وجہ سے بھی بچے برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس مرد اور عورت دونوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ذمہ فرائض کو انصاف کے ساتھ ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگلا قدم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کرو اور احسان یہ ہے کہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دو، عفوودرگزر راور صرف نظر سے کام لو۔ اگر ان باتوں پر عمل ہو تو معاشرے میں ہر سطح پر ایک ایسی فضا قائم ہوگی جو پیار اور محبت کی مثالیں قائم کرنے والی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مزید ترقی کرو اور آپس کے سلوک اور نیکیاں پھیلانے کے علاوہ وہ معیار حاصل کرو جس کی انتہا قربانی اور بےنفسی اور بےغرضی ہو اور یہ معیار ایتاء ذی القربیٰ سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کو اس معیار پر دیکھنا چاہتا ہوں کہ جہاں وہ بنی نوع انسان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حق لینے کی بجائے حق دینے کی خواہش ہو۔ دنیا کی عارضی لذتوں اور خواہشات کے پیچھے چلنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو۔ اگر اس خوبصورت تعلیم پر عمل ہو تو گھر اور معاشرہ پُرامن ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ تمہیں فحشاء، منکر اور بدی سے روکتا ہے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جو انسان کو عیب دار بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک حقیقی مومن اور مومنہ کو ایسی حالت میں دیکھنا چاہتا ہے جہاں وہ نیکیوں کو پھیلانے والا، برائیوں سے محفوظ اور معاشرے کو بھی محفوظ رکھنے والا ہو۔ حضور انور فرمایا کہ برائیوں کو مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے دلوں کو ہر قسم کی دھوکہ دہی، ناانصافی اور نقصان پہنچانے سے باز رکھو، اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹی بیان بازی سے بچو، دوسروں کو اپنی زبان سے بھی نقصان پہنچانے سے بچو۔ وہ برائیاں بھی جو دوسروں کو نظر نہ آئیں لیکن تمہارے علم میں ہے کہ یہ برائیاں ہیں اور وہ تمہارے اندر موجود ہیں تو اپنے دلوں کو ان سے پاک کرنے کی کوشش کرو، یہی تقویٰ کی باریک راہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ عہد کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ حضور انور نے عہد کی اقسام اور ان کی تشریح بیان فرمائی اور پھر فرمایا پس جو کوئی اپنے آپ کو جماعت احمدیہ میں شامل سمجھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بیعت کے عہد کو پورا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مرد اور عورت دونوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سے نیک اجر چاہتے ہو تو اعمال صالحہ بجا لاؤ۔ پس مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا، دونوں کو برائیوں سے بچنا ہوگا، دونوں کو اپنے عہد نبھانے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ جو بھی نیک اعمال کرے گا وہ جزا پائے گا اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اگر مرد اور عورت دونوں کی نیکیوں کی طرف توجہ ہو اور اپنے ذمہ فرائض ادا کئے جائیں تو اسلام وہ خوبصورت معاشرہ قائم کرتا ہے جس کی دنیا میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔ پس احمدی عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنیاوی نعروں سے متأثر نہ ہوں بلکہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے حقوق دیکھیں، اپنی ذمہ داریاں اور فرائض دیکھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ جب یہ معیار حاصل کر لیں گی تو اپنے سکون کے بھی سامان کریں گی، اپنی نسلوں کو سنوارنے کے بھی سامان کریں گی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بھی بنیں گی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور سٹیج پر کچھ وقت کے لئے حضرت بیگم صاحبہ کے ساتھ تشریف فرما رہے اور لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے حضور انور کے سامنے ترنم کے ساتھ مختلف زبانوں میں دینی نظمیں پیش کیں۔ اور پھر حضور انور 'السلام علیکم' کہہ کر زنانہ جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے۔

## اجلاس سوم

جلسہ سالانہ UK کے تیسرے اجلاس کا آغاز 3:10 بجے بعد دوپہر ہوا۔ مکرم احمد کمال شمس صاحب نے سورۃ النّاس کی تلاوت کی جس کے بعد بعض معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطابات کیے۔

## بعض معزز مہمانوں کے ایڈریسز

پہلے معزز مہمان مکرم Councillor John Sargeant تھے جو کہ Merton کے Deputy Mayor کا عہدہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کیلئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ وہ جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ یہ ان کیلئے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ان کی کونسل میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الفتوح واقع ہے۔ پھر John صاحب نے جماعت کے مختلف کارناموں کی تعریف کی اور جذبات تشکّر کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ جماعت Humanity First کے تحت عظیم الشان کام کر رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپین پارلیمنٹ میں خطاب کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ ایک غیر معمولی اور نہایت مؤثر تقریر تھی۔ انہوں نے بیت الفتوح کے متعلق ذکر کیا کہ وہاں پہلے ایک دودھ کی فیکٹری ہوا کرتی تھی۔ اور آج جو احمدی اس مسجد کے ذریعہ کام کر رہے ہیں وہ بھی روحانی دودھ ہی ہے جو جماعت تقسیم کر رہی ہے۔

Councillor Patricia Ellis نے پہلے جلسہ سالانہ کی دعوت کا شکریہ ادا کیا۔ پھر انہوں نے بتایا کہ یہ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ سو سال قبل صرف 70 افرادِ جماعت جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور آج 200 سے زائد ممالک میں جماعت پھیل چکی ہے۔ نیز انہوں نے کہا کہ اس جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ پرانی دوستیوں کو مزید مضبوط کیا جائے اور نئی دوستیاں بنائی جائیں۔ مذہبی طور سے بالاتر ہو کر بھی آپ کی جماعت بہت بڑھ کر خدمتِ خلق میں مصروف ہے اور جگہ جگہ سکول، ہسپتال وغیرہ بنا رہی ہے۔ جماعت ہر جگہ امن کا پیغام دے رہی ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ جماعت ہمیشہ امن میں رہے۔

Councillor Sachin Gupta نے پہلے اس بات کا اظہار کیا کہ ان کے لئے یہ بہت اعزاز کی بات ہے کہ وہ آج جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق امرتسر سے ہے جو کہ قادیان کے بہت ہی قریب واقع ہے۔ وہ وہاں بھی جماعت کے جلسوں میں شامل ہوئے ہیں اور یہ منظر دیکھنے کو ملا کہ افرادِ جماعت کتنی بےلوث خدمت کرتے ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ مسلسل انسانیت کے لئے قابلِ قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ Gupta صاحب جلسہ سالانہ یوکے میں تیسری بار شامل ہوئے ہیں۔ آخر میں انہوں نے جماعت کو اپنی دل کی گہرائیوں سے جلسہ سالانہ اور سو سالہ جوبلی کی مبارک باد پیش کی۔

اگلی مہمان مکرمہ Minesaki Hiroko تھیں جن کا تعلق جاپان سے ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب جاپان میں Tsunami آیا تو جماعت کی Humanity First نے بہت زیادہ امداد کی اور سیلاب سے متاثر لوگوں کی بے مثال طور پر مدد کی۔ Hiroko صاحبہ نے کہا کہ میں جماعت کا دو باتوں کے لئے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اوّل اس امداد کا جو وہ سب لوگوں کے لئے کرتی ہے۔ اور دوسرے اس بات کا کہ آپ لوگ ہمیں اسلام کا ایک انتہائی خوبصورت چہرہ دکھا رہے ہیں۔

اگلے مہمان مکرم Benedict Rogers تھے جو ''Christian Solidarity Worldwide'' کی تحریک کے East Asia Team Leader ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آپ کی جماعت کا اور ہماری تحریک کا motto آپس میں بہت ملتے جلتے ہیں۔ پھر انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ انہوں نے Indonesia میں کافی عرصہ کام کیا۔ اور وہاں جماعت کی مسجد بھی دیکھی۔ اور یہ بھی دیکھا کہ وہاں آپ کی جماعت کے افراد پر کتنا ظلم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے افرادِ جماعت کے چہروں پر بہت دکھ، غم اور تکلیف دیکھی لیکن کبھی غصّہ، نفرت اور انتقام لینے کی خواہش نہیں دیکھی جو بہت قابلِ قدر ہے۔ انہوں نے تسلّی دیتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے بہن بھائی ہیں اور جو آپ پر ظلم ہو رہا ہے اسے نظر انداز نہیں کریں گے۔

اگلے مہمان مکرم Manzoor Nadir MP تھے جن کا تعلق Guyana سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان کے لئے ایک بڑے اعزاز کی بات ہے کہ وہ اپنے صدرِ مملکت کا پیغام لے کر حاضرین جلسہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ صدر مملکت گیانا نے حضور انور اور جماعت کو سلام بھیجا اور جلسہ سالانہ کی مبارک باد پیش کی۔ نیز فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو ان کے ملک میں تمام قسم کی آزادی حاصل ہے اور ان کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کے تمام حقوق دیئے گئے ہیں۔ Manzoor Nadir صاحب نے خود بھی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ اور صد سالہ جوبلی کی مبارک باد پیش کی۔ پھر انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ ان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ انہیں ایک بار خانہ کعبہ کے اندر جانے کا اعزاز ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ اس روحانی جلسہ میں بھی وہی ان کی کیفیت ہے۔

مکرمہ Seema Malhotra MP صاحبہ نے افرادِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی مبارکباد پیش کی۔ اسی

طرح Labour Party کے لیڈر کی طرف سے بھی انہوں نے جلسہ اور سو سالہ جوبلی کی مبارک باد پیش کی۔ نیز انہوں نے جماعت کی National Peace Symposium کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس ذریعہ سے جماعت نے ایک بہت مثبت قدم امن کی طرف اٹھایا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ جانتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کو سخت حالات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے نیک تمنّاؤں کا بھی اظہار کیا۔

اگلے مہمان مکرم Mohammad Asghar صاحب تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے آباء امرتسر سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وقت ہندوستان میں مسلمانوں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان دنوں میں مسلمان ایک غلط راستہ کی طرف جا رہے تھے اور قائدِاعظم اور علامہ اقبال وغیرہ کے خلاف بھی مولوی کفر کے فتوے لگا رہے تھے۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانیؑ آئے اور امن اور جہاد بالقلم کی تعلیم دی۔ مرزا غلام احمد صاحبؑ کے امن کے پیغام کو سنہرے الفاظ میں لکھا جانا چاہیے۔

اگلا خطاب مکرمہ Councillor Anne Roberts صاحبہ نے کیا جو کہ Woking کی Mayor ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ Woking میں پہلی purpose-build مسجد 1889ء میں تعمیر ہوئی تھی جس کیلئے عیسائیوں اور مسلمانوں نے مل کر کام کیا۔ نیز انہوں نے امن اور عزّت کی اہمیت کو واضح کیا۔

اگلے مہمان مکرم Matthew Offord تھے جو Hendon کے لئے MP کے عہدہ پر فائز ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب کی ابتدا میں بتایا کہ آج MTA والوں نے میرا Interview لیتے وقت مجھ سے سوال کیا کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں تو میں نے یہ جواب دیا کہ میں دوستی اور آپس میں عزّت پر پورا یقین رکھتا ہوں اور میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ بڑا پرانا تعلق ہے۔ آپ کی جماعت امن کا پیغام پھیلا رہی ہے۔ نیز آپ لوگوں نے دور دراز علاقوں تک بھی قرآنِ کریم کے تراجم کے ذریعہ اپنا پیغام پھیلایا ہے۔ Offord صاحب نے Humanity First کے عظیم الشان کارناموں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ دوسری جماعتیں اور تنظیمیں بھی جماعت احمدیہ سے بہت کچھ سیکھ سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری کوششوں سے عالمگیر اخوّت کو تقویّت ملتی رہے۔

اس اجلاس کی اگلی مہمان مکرمہ Mary Macleod تھیں۔ انہوں نے بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کو اپنے لیے بڑا اعزاز بتایا اور وزیرِاعظم برطانیہ کی طرف سے افرادِ جماعت کو سلام پہنچایا۔ اور مبارکباد بھی پیش کی۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت انسانیت کا بہترین چہرہ پیش کر رہی ہے۔ اور احمدیت کی تعلیم دنیا کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ ہر میدان میں loyal citizens کے طور پر رہ رہے ہیں اور یہی آپ کے خلیفہ کی آپ کو تعلیم ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت دوسرے لوگوں کے لئے ایک بہت اچھی مثال بن سکتی ہے اور دنیا کو سنوارنے میں مدد کر سکتی ہے۔ نیک تمنّاؤں اور دعاؤں کے ساتھ انہوں نے اپنے خطاب کا اختتام کیا۔

نائیجیریا سے معزز مہمان مکرم Al Haji - Dr

باقی صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر265**

## مکرم قاسم حسین قاسم المصری صاحب(3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مکرم قاسم المصری صاحب کی بیعت اور اس کے بعد کے بعض واقعات کا تذکرہ کیا تھا اس قسط میں ان کے اس سفر کی داستان کے بعض اور تجربات بیان کئے جائیں گے۔

### افراد جماعت سے رابطہ

مکرم قاسم حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے نئی نئی بیعت کی تھی اور ابھی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کا علم نہ تھا۔ میں نے سوچا کہ مجھے بیعت کے بعد گھر کی بجائے مسجد میں جا کر نمازیں ادا کرنی چاہئیں، لہذا میں نے اسی مسجد میں جانے کا فیصلہ کیا جس میں بچپن میں نماز اور قرآن کریم پڑھنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ جب اس مسجد میں داخل ہوا تو وہاں اپنے جاننے والے اہل محلّہ میں سے کسی کو نہ پایا، ان کی بجائے یہ مسجد ایک متشدد جماعت کے بڑی بڑی داڑھیوں والے مولویوں سے بھری ہوئی تھی۔ میں ایک سائیڈ پر ایک اپاہج شخص کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔ صفوں کو سیدھا رکھنے کے لئے مسجد کی کارپٹ پر لکیریں لگائی ہوئی تھیں۔ میرا قدم اس لکیر سے تھوڑا آگے تھا جسے دیکھ کر اپاہج شخص نے نہایت سختی اور کرخت لہجے میں کہا کہ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو اس لکیر کے متوازی کرو۔ یہ سن کر دیگر داڑھیوں والے بھی مجھے عجیب وغریب نظروں سے دیکھنے لگے۔ میں گھر کو لوٹا تو شکستہ دل تھا اور دوبارہ مسجد میں جانا میرے لئے مشکل تھا۔ پھر ایک روز ایم ٹی اے پر سنا کہ ایک احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ جو امام مہدی کا انکار کرتا ہے یا آپ کی تکفیر کرتا ہے یا آپ کو قبول کرنا ضروری نہیں سمجھتا گویا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو بنظرِ استخفاف دیکھتا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ امام مہدی ظاہر ہو تو برف کے پہاڑوں پر سے بھی جانا پڑے تو جا کر اس کی بیعت کرنا۔ چنانچہ ایسے شخص کے پیچھے نماز کیسے ہوسکتی ہے۔ یہ سن کر میں نے عربی ڈیسک کو ای میل کیا اور اردن میں افراد جماعت سے رابطہ کی درخواست کی۔ اس ذریعہ سے مکرم تمیم ابودقہ صاحب سے اور پھر ان کے توسط سے ایک نو احمدی مکرم جمیل السرحان صاحب سے میرا رابطہ ہو گیا جو میرے علاقے کی ایک قریبی بستی کے رہائشی تھے۔ وہ پہلے احمدی شخص ہیں جو میرے گھر تشریف لائے اور مجھے ان سے مل کر پہلی مرتبہ اسلامی اخوت کی مٹھاس اور روحانی لذت کا احساس ہوا۔

### والد صاحب کی بیعت

میں اکثر گھر میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ہی نماز با جماعت ادا کیا کرتا تھا لیکن چونکہ میرے والد صاحب غیر احمدی تھے اس لئے اب میں نے والد صاحب کے پیچھے بھی نماز ادا کرنا چھوڑ دی۔ والد صاحب نے بھی اس تبدیلی کو محسوس کیا کیونکہ اکثر جب وہ نماز کے وقت مجھے تلاش کرتے تو مجھے اپنے کمرے میں سجدہ ریز پاتے۔ بالآخر میں نے انہیں بتا دیا کہ میں نے امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرلی ہے۔ انہوں نے یہ سن کر کسی قسم کی برہمی کا اظہار نہ کیا بلکہ اسے میرا ذاتی معاملہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اسی طرح جب مکرم جمیل السرحان صاحب مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو یہ جاننے کے باوجود کہ وہ احمدی ہے والد صاحب ان کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے رہے۔

دو ماہ کے بعد مکرم جمیل السرحان صاحب نے اپنے گھر دعوت کی جہاں صدر جماعت مکرم غانم احمد غانم صاحب کو بھی بلایا اور ان سے تعارف کے لئے مجھے اور میرے ذریعہ میرے والد صاحب کو بھی دعوت دی۔ ان دنوں والد صاحب بہت مصروف تھے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ اس دعوت کا انکار نہ کردیں۔ لہٰذا میں نے ڈرتے ڈرتے انہیں کہا کہ مجھے جمیل صاحب نے دعوت پر بلایا ہے لیکن مجھے اس کے علاقے سے واقفیت نہیں ہے، کیا آپ مجھے وہاں چھوڑ سکتے ہیں۔ جب والد صاحب نے حامی بھرلی تو میں نے عرض کیا کہ جمیل صاحب نے اس دعوت میں آپ کو بطور خاص مدعو کیا ہے لہذا آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ وہ راضی ہو گئے۔ ہم وہاں مکرم غانم صاحب اور دیگر احمدی احباب سے ملے۔ وہاں باتوں کے دوران میں نے عجیب نظارہ دیکھا کہ والد صاحب اعتراض یا مخالفت کرنے کی بجائے احمدیت کے عقائد اور مفاہیم کی تائید کرنے لگے بلکہ بعض اوقات ان کی صداقت پر دلائل دیتے رہے۔ ان کے طرز کلام سے یہی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ احمدی ہیں۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر اس مجلس میں موجود ایک احمدی مکرم اسحاق القدومی صاحب نے کہا کہ جب آپ جماعت کے تمام عقائد ومفاہیم کی تائید کرتے ہیں تو بیعت کیوں نہیں کر لیتے؟ والد صاحب نے فورًا رضامندی ظاہر کردی اور یوں خدا کے فضل سے نہایت معجزانہ طریق پر والد صاحب کی بیعت ہوگئی۔

اس سلسلہ میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ میرے والد صاحب اکثر میرے تعارف کے لئے یہ کہتے ہیں کہ یہ میرا بیٹا ہے لیکن مَیں اس کی روحانی اولاد ہوں کیونکہ اسی کی وجہ سے میرا جماعت سے تعارف ہوا اور اسی کے ذریعہ مجھے بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔

### خلیفۂ وقت سے خواب میں ملاقات

بیعت کے بعد سب سے بڑی خواہش خلیفۂ وقت سے ملاقات کرنا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ میری اس دلی خواہش کی تکمیل کردی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک گھر کے سامنے ہوں جس کے اندر دو بھائی اتنا جھگڑ رہے ہیں کہ ایسے لگتا ہے جیسے وہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں گے۔ میں یہ صورتحال دیکھ کر قریبی گھر کی چھت پر چڑھ جاتا ہوں۔ وہاں جا کر دیکھتا ہوں کہ اس کے ساتھ والے نسبتًا نیچے گھر کی چھت پر میرا چھوٹا بھائی محمد کھڑا ہے اور مجھے بلند آواز میں کہہ رہا ہے کہ نیچے آ جاؤ۔ جب میں نیچے اترتا ہوں تو خود کو اسی گھر کے صحن میں پاتا ہوں جس میں قبل ازیں دو بھائی لڑ رہے تھے۔ اب اس گھر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما تھے۔ لڑائی ختم ہو چکی تھی اور دونوں بھائی صلح کر کے گلے مل رہے تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر شوقِ ملاقات شدت اختیار کر گیا اور میں بے اختیار ہو کر دوڑتا ہوا حضور انور کے قدموں میں جا بیٹھا۔ میں نے حضور انور کا گھٹنا مبارک تھام کر اپنے سینے سے لگایا اور وفورِ محبت وفدائیت سے اپنا سر آپ کی ران مبارک پر رکھ دیا۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں انگریزی زبان میں سوالیہ انداز میں کہا: ?Promised Messiah۔ اس پر آپ نے اپنا دست مبارک بڑھایا اور اپنی نیلے رنگ والی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: Promised Messiah۔ میں نے فورًا انگوٹھی کو چوم لیا اور میرے دل کو تسکین مل گئی۔

حقیقت میں تو نہ جانے کب خلیفۂ وقت سے ملاقات مقدر ہے لیکن خواب میں اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کو پورا فرما دیا۔ نیز مَیں اس رؤیا سے یہ سمجھا کہ ہر قسم کے جھگڑوں کا خاتمہ خلافت کے قدموں میں آنے سے ہوسکتا ہے۔

### والدہ کی بیعت

والد صاحب کی بیعت کے بعد ہم دونوں نے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرنی شروع کردی۔ وہ ان نئے خیالات کے بارہ میں ابتدا میں تو بہت پسندیدگی کا اظہار کرتے لیکن جب یہ بتایا جاتا کہ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں اور ان کی بیعت واجب ہے تو تتّر بتّر ہو جاتے۔ میرے والد صاحب اپنے علم وتجربہ کی بنا پر رشتہ داروں میں نہایت عزت واحترام کا مقام رکھتے تھے۔ اسی طرح یہی مقام مجھے بھی دیا جاتا تھا۔ ہم بات کرتے تو سب خاموشی سے سنا کرتے تھے لیکن قبول احمدیت کے بعد میں نے دیکھا کہ جب بھی انہیں اعتراض یا طعنہ زنی کا موقع ملتا تو وہ کبھی اسے ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔

میری نانی جان نے میرے بارہ میں یہاں تک کہہ دیا کہ میرا یہ نواسہ بہت عقلمند اور خاندان کے نوجوانوں کے لئے ایک مثال تھا لیکن افسوس کہ اس کی عقل ماری گئی ہے اور وہ غلط طریق پر چل نکلا ہے۔ میں نے یہ بات سنی تو کہا کہ شاید حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ میں غلط طریق پر تھا اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہدایت دی۔ میں جاہل تھا اس نے عقل عطا فرما کر حق کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔

ایک مرتبہ میں اور میرے والد صاحب میرے ننھیال میں تبلیغ کر رہے تھے کہ گرما گرم بحث شروع ہوگئی۔ ایسے میں میرے والد صاحب کو ایک فون کال کی وجہ سے مجبورًا وہاں سے جانا پڑا تو میں اکیلا ان کے سوالات کا جواب دینے لگا۔ اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ ہماری بحث ایک عجیب رنگ اختیار کرتی جارہی ہے۔ میں جو بات بھی کرتا تھا اس پر یہ لوگ تمسخرانہ ہنسی ہنسنے لگتے تھے، یہ بات عورتوں کی طرف سے بطور خاص دیکھی گئی۔ قریب تھا کہ ان کے استہزاء پر غصے کی وجہ سے میرا دماغ پھٹ جاتا لیکن میں نے صبر سے کام لیا۔ میرا دل ان کی اس حالت اور حرکت پر خون خون ہو رہا تھا۔ میں زیر لب ان کے لئے دعائیں کر رہا تھا کہ اسی دوران نہ جانے کونسا کمزوری کا لمحہ آیا کہ جس میں میرے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا اور بلب کی روشنی میں میرے اشک سرِ رخسار ٹمٹمانے لگے۔ ایسے میں میں نے دیکھا کہ کسی نے اٹھ کر بڑی سختی سے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے وہاں سے اٹھا دیا۔ میں نے آنکھیں صاف کر کے دیکھا تو وہ میری والدہ تھیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید وہ غصے میں آکے مجھے کچھ کہنے والی ہیں۔ لیکن انہوں نے تمام رشتہ داروں کو ڈانٹتے ہوئے بڑی دلیری کے ساتھ کہا کہ میرا بیٹا تو حق بات کی تبلیغ کر رہا ہے۔ تمہیں چاہئے تھا کہ اسے غور سے سنتے لیکن تم نے نہایت ظلم کرتے ہوئے اسے استہزاء کا نشانہ بنایا ہے۔ پھر والدہ صاحبہ نے مجھے گھر جانے کا حکم دیا۔ اس وقت میرے والد صاحب بھی پہنچ گئے اور نصف شب کے وقت ہم وہاں سے نکل آئے۔ راستے میں میری والدہ صاحبہ نے فرمایا: بیٹا تم غم نہ کرو مجھے معلوم ہے کہ تم نے ادب اور لحاظ کے تمام تقاضے پورے کئے ہیں جبکہ انہوں نے ظلم اور استہزاء کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ میں نے ساری بات سنی اور سمجھ لی ہے اس لئے میں بیعت کر کے اس مبارک جماعت میں داخل ہوتی ہوں۔ یہ سنتے ہی اس تلخ تجربہ کی ساری کڑواہٹ جاتی رہی۔ اس کڑے وقت کی زیرلب دعائیں بسرعت قبولیت کے ثمار لے آئی تھیں۔ میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور والدہ صاحبہ سے کہا کہ ہم کل بیعت فارم پر کر کے ارسال کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن والدہ صاحبہ کے دل میں حق اس قدر راسخ ہو چکا تھا کہ وہ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتی تھیں اس لئے انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی خلیفۂ وقت کی خدمت میں بیعت ارسال کرنی ہے۔ لہٰذا ان کے اصرار پر ہم راستے میں واقع ایک انٹرنیٹ کیفے میں داخل ہوئے جہاں میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ کھول کر شرائط بیعت اور بیعت فارم ڈاؤن لوڈ کیا۔ پھر والدہ صاحبہ کو شرائط بیعت سنانے کے بعد بیعت فارم پُر کر کے ارسال کردیا۔ دنیا میں روزانہ ہزار ہا لوگ انٹرنیٹ کیفے میں جاتے ہیں لیکن رات کے اس وقت بیعت فارم پُر کر کے ارسال کرنے کی نیت سے ایک ماں بیٹے کا انٹرنیٹ کیفے میں جانے کا شاید یہ منفرد واقعہ ہوگا۔

### استجابت دعا اور تائید الٰہی

ان ایام میں میرے والد صاحب کے پاس کوئی مستقل کام نہ تھا بلکہ کبھی کبھار کوئی تجارتی کام مل جاتا تو کر لیتے تھے۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ میرے والد صاحب کے پاس ان کا ایک قدیمی دوست آیا جو الیکٹرک کے سامان کی تجارت کا کام کرتا تھا۔ اس نے ایک امپورٹر سے تجارتی سودا کیا تھا جس میں امپورٹر نے ان سے اشٹام پیپرز پر دستخط کے ذریعہ ضمانت مانگی تھی لیکن والد صاحب کے یہ دوست کسی قانونی مجبوری کی وجہ سے یہ ضمانت دینے سے قاصر تھے۔ انہوں نے والد صاحب سے یہ ضمانت دینے کی استدعا کی۔ والد صاحب نے حامی بھرلی۔ لیکن پھر یوں ہوا کہ والد صاحب کا یہ دوست معاہدہ کے مطابق مطلوبہ مقدار میں اشیاء کی فروخت کرنے میں ناکام رہا اور نتیجۃً ان اشیاء کی قیمت کی قسط بھی نہ ادا کرسکا جس پر امپورٹر نے اس کے خلاف عدالت میں جانے کی دھمکی دے دی۔ یوں ہم پر ایک ابتلائے عظیم آ گیا۔ چونکہ ضمانت میرے والد صاحب کی تھی اس لئے عدالت میں جانے کی صورت میں جوابدہ بھی انہی نے ہونا تھا۔ انہی ایام میں مجھے یونیورسٹی میں اپنی پڑھائی کی فیس ادا کرنے کے لئے بھی رقم کی ضرورت تھی جبکہ حالت یہ تھی کہ ہمارے پاس میری والدہ کی پنشن کے سوا اور کچھ نہ تھا جو کہ ہمارے کھانے پینے کے لئے بھی ناکافی تھی۔ یہ ایک شدید ابتلا کا وقت تھا کیونکہ ایک طرف والد صاحب کے قید ہونے کا خطرہ تھا دوسری طرف گھر کا خرچ پورا کرنے کی فکر دامنگیر تھی۔ ہمیں سب سے زیادہ شماتتِ اعداء کا خیال تھا کہ وہ کہیں یہ نہ کہنا شروع کردیں کہ ہمارے ساتھ یہ سب کچھ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ چند ماہ تک تو والد صاحب اور ان کے دوست نے امپورٹر کو صبر پر آمادہ کئے رکھا لیکن بالآخر فیصلہ کا وقت بھی آ گیا جب والد صاحب نے گھر سے جاتے ہوئے مجھے کہا کہ ہم امپورٹر کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ مزید صبر کرے اور ہم کسی نہ کسی طریق سے اس کی رقم کا بندوبست کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بصورت دیگر اگر

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

# صداقتِ احمدیت

(تقریرِ حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرمودہ 19 فروری 1920ء بمقام لاہور)

## قسط نمبر 3

اب رہا یہ کہ کس طرح غور کیا جائے؟ اس کے متعلق میں بتاتا ہوں۔ **غور کرنے کے اور بھی طریق ہیں لیکن ایک اس وقت پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اب جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے متعلق یہ دیکھا جائے کہ اس کے دعویٰ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت ہوتی ہے یا ہتک۔** اگر اس کے دعویٰ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے تو خواہ سُورج کو اپنے دائیں اور چاند کو اپنے بائیں رکھ کر بھی دکھا دے تو اس کا دعویٰ مردود ہوگا۔ لیکن اگر اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ثابت ہوتی ہے اور آپؐ کی شان بڑھتی ہے تو وہ قابلِ قبول ہوگا اور کسی مومن کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ اسے قبول کرے۔

### وفاتِ مسیح و صداقتِ حقّہ

**اب دیکھئے اس زمانہ میں جس انسان نے خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے پہلی بات یہ پیش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ جن کو خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بھیجا تھا فوت ہو گئے ہیں اور مَیں اُمّتِ محمدیہؐ کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔**

**اس کے متعلق ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات میں اور ان کے دوبارہ آ کر رسول کریمؐ کی اُمّت کے اصلاح کرنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت ہے یا ہتک۔ اگر ہتک ہو تو ہم اس عقیدہ کو ہرگز درست تسلیم نہ کریں گے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ہر طرح سے دلائل کے ساتھ ثابت ہے۔**

دیگر مذاہب کے لوگوں کا تو یہ قاعدہ ہے کہ اپنے بزرگوں کو جو افضل نہیں ہیں سب انسانوں سے افضل قرار دیتے ہیں۔ مگر ہمیں تو خدا تعالیٰ نے سردار ہی ایسا دیا ہے کہ اس کی جتنی بھی عزّت و توقیر کریں تھوڑی ہے اور اس کو سب سے افضل کہنا بالکل سچ ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس بات کو مدّ نظر نہ رکھ کر بڑی بڑی ٹھوکریں کھائی ہیں اور کہیں نکل گئے ہیں۔

**اس وقت ہم اس بات کو لیتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ہے یا ان کی زندگی میں۔**

کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کو خدا تعالیٰ نے ان کے دشمنوں سے بچانے کے لئے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا اور وہ اس وقت تک زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے 63 سال کی عمر میں وفات دے دی اور آپؐ اسی زمین میں مدفون ہیں۔ آپؐ کو اپنی زندگی میں کئی تکلیفیں پیش آئیں۔ مکّہ سے آپؐ کو نکلنا پڑا۔ لڑائیوں میں آپؐ کو زخم لگے، دشمنوں نے آپ کو تنگ کیا، لیکن اس ساری زندگی میں خدا تعالیٰ نے انہیں آسمان چھوڑ پہاڑ پر بھی نہ اُٹھایا۔ حضرت عیسیٰ ؑ پر تو جب ایک ہی مشکل وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے انہیں فوراً آسمان پر اُٹھا لیا۔ لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دکھ پر دکھ آئے مصیبتوں پر مصیبتیں پڑیں مگر خدا تعالیٰ نے انہیں اسی زمین میں رکھا آسمان پر نہ اُٹھایا۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ رات اور دن خدا تعالیٰ کی اطاعت کے سوا انہیں کوئی کام ہی نہیں اور خدا تعالیٰ کے سوا انہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ حتیٰ کہ عیسائی بھی کہتے ہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تو خواہ کچھ کہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ اُٹھتا بیٹھتا، کھاتا پیتا، سوتا جاگتا، صبح و شام، شادی و غمی، حتیٰ کہ میاں بیوی کے تعلقات میں، کپڑے پہنتے وقت، پاخانہ پھرتے وقت غرض یہ کہ ہر گھڑی اور ہر لحظہ خدا کا ہی نام لیتا ہے اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا کے متعلق اسے جنون تھا۔ تو وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی محبت میں اتنا بڑھ گیا تھا کہ ایک عیسائی کہتا ہے کہ خدا کا اس کو جنون ہو گیا تھا اس کی تو خدا تعالیٰ مشکلات اور تکالیف میں اس طرح مدد نہیں کرتا کہ آسمان پر اُٹھائے۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ ؑ کو ذرا تکلیف آتی ہے تو خدا انہیں آسمان پر اُٹھا لیتا ہے۔ پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لئے راتوں رات مکّہ سے جانا اور ایک غار میں چھپنا پڑتا ہے مگر حضرت عیسیٰ ؑ کے لئے خدا تعالیٰ مکان کی چھت پھاڑ کر انہیں آسمان پر اُٹھا لیتا ہے۔ اب بتاؤ ان دونوں میں سے خدا تعالیٰ کا زیادہ پیارا اور محبوب کون ہوا؟

### حیاتِ مسیحؑ سے خُدا اور رسولؐ پر الزام

اس سے خدا تعالیٰ پر الزام آتا ہے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیار اور محبت میں سب سے بڑھ گئے تھے تو کیوں خدا تعالیٰ نے ان سے سب سے زیادہ پیار اور محبت ظاہر نہ کی اور ان کے مقابلہ میں کیوں حضرت عیسیٰؑ سے اپنی محبت اور پیار کا زیادہ ثبوت دیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیار میں سب سے بڑھ گئے تھے تو خدا تعالیٰ بھی انہیں کے ساتھ اپنی زیادہ محبت کا ثبوت دیتا اور مشکلات کے وقت انہیں آسمان پر اُٹھا لیتا۔ صحابہؓ کے دل میں آنی کے طور پر یہ بات آئی بھی ہے کہ یہ انسان ایسا نہیں ہے کہ زمین پر وفات پائے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر صحابی تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ جس نے یہ کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے مَیں اس کی گردن اُڑا دوں گا وہ تو آسمان پر گئے ہیں اور پھر آئیں گے۔ اس وقت اس کے خلاف کہنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی اور سب خاموش ہو گئے کہ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور سیدھے اندر چلے گئے۔ جب جا کر دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو باہر گئے اور لوگوں کو بُلا کر کہا سنو! وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَا ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُم (آل عمران 145) کہ محمدؐ نہیں تھے مگر اللہ کے رسول، آپ سے پہلے رسول فوت ہو گئے۔ اگر آپ بھی فوت ہو گئے تو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ یہ رسول ہی تو ہیں، خدا نہیں۔ اگر خدا ہوتے تو ہمیشہ زندہ رہتے۔ پھر انہوں نے کہا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰه فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ (بخاری کتاب المناقب باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم لو کنت متخذًا خلیلًا) **جو محمدؐ کی عبادت کرتا ہے وہ دیکھ لے کہ آپ فوت ہو گئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ سُن لے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرتا۔**

اس طرح انہوں نے بتایا کہ جو یہ کہتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے وہ گویا آپ کو خدا سمجھتا ہے کیونکہ خدا ہی ایک ایسی ہستی ہے جس پر موت نہیں آ سکتی۔ رسول تو پہلے بھی فوت ہو گئے ہیں اور یہ بھی فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ واقعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں اور یہ بات میرے ذہن میں آئی تھی کہ مَیں لڑکھڑا کر گر پڑا۔ اس وقت پھر حضرت حسانؓ مرثیہ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں ۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

(دیوان حسان بن ثابت صفحہ 94 مطبوعہ بیروت 1944ء)

ہمارا تو سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھا جب وہ فوت ہو گیا تو ہمیں کیا، کوئی مرے یا جیئے۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ **رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اسی صورت میں ثابت ہو سکتی ہے کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ آپ سے پہلے کوئی رسول زندہ نہیں رہا۔ ورنہ ایک سچّا مومن کس طرح یہ برداشت کر سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو زمین میں مدفون ہوں اور حضرت عیسیٰ ؑ اس وقت تک زندہ آسمان پر بیٹھے ہوں۔** طبعی عمر کے متعلق تو ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی نبی کو زیادہ دے دے اور کسی کو کم مگر طبعی طور پر ایک نبی کو زندہ بٹھائے رکھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو چونکہ اس نبی کی زیادہ ضرورت تھی اس لئے اس کو زندہ رکھا ہے اور دوسرے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے اسے وفات دے دی۔ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پر اتنا بڑا حملہ ہوتا ہے کہ کوئی مسلمان اس کو ٹھنڈے دل سے برداشت نہیں کر سکتا۔

**عام لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ رکھنے پر قادر نہیں؟** ہم کہتے ہیں قادر ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس کی کوئی قدرت ظاہر کس طرح ہوتی ہے۔ اس کی قدرت یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ظاہر کرے پھر اس کے خلاف کس طرح ہو سکتا ہے۔ لیکن مَیں کہتا ہوں **خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس طرح سنبھال کر رکھنے کے خلاف ہے۔**

دیکھو ایک غریب آدمی اپنے کپڑوں کو خواہ کتنے پُرانے ہوں سنبھال کر رکھتا ہے تا کہ وہ پھر کام آئیں۔ لیکن امیر اپنے پُرانے کپڑے اور لوگوں کو دے دیتا ہے۔ اسی طرح غریب انسان ایک دفعہ کا پکا ہوا کھانا سنبھال کر رکھتا ہے کہ پھر کھا لوں گا۔ لیکن امیر ایسا نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب بھوک لگے گی اس وقت پھر تازہ پکوا لوں گا۔ اب حضرت عیسیٰ ؑ کو سنبھال کر رکھنے کا یہ مطلب ہوا کہ خدا سے اتفاقاً حضرت عیسیٰ ؑ ایک اعلیٰ درجہ کے نبی بن گئے تھے اور پھر وہ ایسا نبی نہیں بنا سکتا تھا اس لئے ان کو سنبھال کر زندہ آسمان پر رکھ دیا کہ جب دنیا میں فتنہ و فساد پھیلے گا تو ان کو بھیج دوں گا۔ پہلے تو مَیں نے بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کو زندہ ماننے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے اب اس سے ظاہر ہے کہ ان کو زندہ ماننے والے خدا تعالیٰ کی ہتک تک بھی پہنچ گئے۔ کسی نے کہا ہے ۔

زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

اس طرح حضرت مسیحؑ کو زندہ مان کر خدا تعالیٰ پر حملہ کر دیا گیا۔ **ہم کہتے ہیں کیا وہ خدا جس نے حضرت عیسیٰ ؑ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی پیدا کیا وہ پھر حضرت عیسیٰ ؑ جیسا نبی نہیں پیدا کر سکتا تھا؟** ضرور پیدا کر سکتا تھا۔ پس اس کو ضرورت نہ تھی کہ حضرت عیسیٰ ؑ کو زندہ رکھ کر اپنی قدرت پر حرف آنے دیتا۔

### عقیدہ حیاتِ مسیحؑ کی ابتدا

غرض حضرت عیسیٰ ؑ **کی حیات کا عقیدہ نہ صرف اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی بھی ہتک کرنے والا ہے** اور اس کی بنیاد اس وقت پڑی جبکہ مسلمانوں میں عیسائی شامل ہونے لگے۔ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں بھی یہ عقیدہ داخل ہو گیا۔ ورنہ کئی بڑے بڑے بزرگوں کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ ؑ فوت ہو گئے ہیں۔ تو غلطی میں آ کر مسلمانوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا ورنہ مجھے خیال بھی نہیں آتا کہ کوئی مسلمان جان بوجھ کر ایسا عقیدہ رکھتا۔ دراصل انہوں نے اس طرف خیال ہی نہیں کیا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر انہیں علم ہوتا کہ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک ہوتی ہے تو وہ کبھی اسے اختیار نہ کرتے۔

**(باقی آئندہ)**


RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

# خطبہ جمعہ

**اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اور شکر کے مضمون کو مزید اجاگر کرتے ہوئے ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہر ایک نے دیکھے اور محسوس کئے۔**

**جلسہ سالانہ کے حسنِ انتظام، بے لوث خدمتِ خلق اور پُرخلوص مہمان نوازی اور روحانیت سے معمور ماحول کا مہمانوں پر غیر معمولی اثر۔ مختلف ممالک سے آنے والے غیر از جماعت معززین اور احمدی مہمانوں کے جلسہ سے متعلق نیک تاثرات کا تذکرہ۔**

**مکرم آدم بن یوسف صاحب آف گھانا کی وفات اور مکرم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب (لانڈھی کراچی) اور مکرم ملک اعجاز احمد صاحب (اورنگی ٹاؤن کراچی) کی شہادت۔ مرحومین کا ذکرِ خیر۔**
**مکرم آدم بن یوسف صاحب کی نمازِ جنازہ حاضر اور ہر دو شہداء کی نمازِ جنازہ غائب۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 ستمبر 2013ء بمطابق 06 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ، اس سال پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اور شکر کے مضمون کو مزید اجاگر کرتے ہوئے گزشتہ اتوار کو ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہر ایک نے دیکھے اور محسوس کئے۔ جو جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے بھی اور جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں بیٹھے ہوئے کہیں بھی دیکھ رہے تھے، انہوں نے بھی۔ پھر ایم ٹی اے کے علاوہ انٹرنیٹ سٹریمنگ (streaming) کے ذریعہ سے بھی تقریباً ایک لاکھ سے اوپر لوگوں نے جلسے کی کارروائی دیکھی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بیشمار فضل ہے کہ ان جدید ذرائع سے دنیا میں بیٹھے ہوئے لاکھوں لوگ یہاں کے جلسے کو دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ جلسے کے بعد احبابِ جماعت کے جلسے کے بارے میں تاثرات اور مبارکباد کا سلسلہ جاری ہے۔ روزانہ کئی خطوط مجھے آتے ہیں۔ اور اکثر لکھنے والے لکھتے ہیں کہ دور دراز بیٹھے ہوئے ہم بھی یہ محسوس کر رہے تھے کہ جلسہ میں براہِ راست شامل ہیں اور اب جلسہ ختم ہونے کے بعد اداسی چھا گئی ہے۔ یہ احمدی دنیا بھی عجیب دنیا ہے جس کا اخلاص و وفا بالکل نرالی قسم کا ہے اور اس اخلاص و وفا کا غیروں پر بھی اثر ہوتا ہے۔

میں بعض مہمانوں کے بعض تأثرات سناؤں گا۔ بعض معززین تو یہاں سٹیج پر آ کر جلسہ میں اپنے کچھ تأثرات بیان کرتے رہے اور اظہارِ خیال کیا۔ وہ خیالات تو آپ نے سن لئے کہ دنیا پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح جماعت احمدیہ کا رعب قائم کیا ہوا ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ رعب قائم کرتا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بظاہر کمزور سی جماعت ہے لیکن خلافت کی لڑی میں پروئے ہونے کی وجہ سے، ایک اکائی میں ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے لیڈر آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں آنے پر فخر ہے اور ہم جماعت کے شکر گزار ہیں۔ بہرحال بہت سے ایسے بھی تھے جو یہاں آئے اور اُن کو سٹیج پر کچھ کہنے کا موقع نہیں ملا، غیر از جماعت مہمان تھے۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنے پیغام تو دے دیئے لیکن دلی کیفیت کا اظہار انہوں نے بعد میں کیا اور وہ ایسے اظہار ہیں جن میں کوئی بناوٹ نہیں۔

مثلاً ہمارے ہاں بینن کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس آئے ہوئے تھے اور انہوں نے وہاں اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ یہ موصوف جو ہیں یہ فرانکوفون ممالک کے سپریم کورٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں اور اس ایسوسی ایشن میں افریقہ کے 58 ممالک شامل ہیں۔ یہ وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ وہ جلسے میں کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے میں اُن نوجوانوں اور بچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کو میں نے دن رات اخلاص، محنت اور محبت سے کام کرتے دیکھا۔ سب کی مسکراہٹیں بکھرتی دیکھیں۔ اتنے بڑے اجتماع میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا۔ ہر چیز بڑی اچھی تھی۔ ڈسپلن کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ مَیں اس جلسہ سے اخلاص اور روحانیت کو لے کر جا رہا ہوں اور اخلاص اور روحانیت کا یہ اعلیٰ نمونہ صرف احمدیت کا ہی خاصّہ ہے۔ یہاں آ کر اور اس ماحول کو دیکھ کر مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں کثیر لوگوں کی شرکت کے باوجود انتظام نہایت متاثر کن اور منظّم تھا۔ اس جلسہ میں ہر قوم کے مقامی اور غیر ملکی ایسے لوگ شامل تھے جو معاشرے میں اعلیٰ مقام رکھنے والے ہیں۔ جلسہ میں ہونے والی تمام تقاریر انتہائی اچھے طریق سے پیش کی گئیں۔

پھر جب یہ اپنے ملک بینن میں واپس پہنچے تو وہاں ائیر پورٹ پر انہوں نے VIP لاؤنج میں پرنٹ میڈیا کے نمائندوں سے پریس کانفرنس کے دوران اپنے تاثرات کا اظہار کیا جو وہاں کے نیشنل اخباروں میں بھی چھپا۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے لندن سے باہر ایک سو بیس ایکڑ زرعی زمین میں، (ایک سو بیس ایکڑ اُن کا اندازہ تھا، اصل زمین حدیقۃ المھدی کی دوسو آٹھ ایکڑ ہے)۔ بہرحال کہتے ہیں زرعی زمین میں اپنا ایک شہر آباد کیا ہوا تھا۔ یہاں انسانی ضروریات کی ہر چیز مہیا تھی۔ وہاں پر کام کرنے والے نوجوان، بچے اور دوسرے، سب بڑی محنت سے انتظامات کرتے نظر آئے۔ مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے بھری اتنی منظّم جماعت میں نے کبھی پہلے نہیں دیکھی۔ اگر کسی مہمان کو کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو فوراً اُس مہمان کی ضرورت پوری کرتے۔ اگر کسی ایسے نوجوان سے ضرورت بیان کی جاتی جس کا اس چیز سے تعلق نہ ہوتا تو وہ متعلقہ شعبہ سے رابطہ قائم کر کے وہ چیز مہیا کر دیتا۔ پھر کہتے ہیں کہ جلسے کے دوران امام جماعت احمدیہ جب تقریر کرتے تو اتنے بڑے مجمع میں سے میں نے کسی کو بولتے نہ دیکھا۔ سب خاموشی کے ساتھ ان تقاریر کو بڑے انہماک سے سنتے۔ اور اکتیس ہزار سے زیادہ لوگ وہاں موجود تھے لیکن پھر بھی ہر طرف خاموشی ہوتی۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا جو مَیں کبھی نہیں بھول سکتا۔

پھر اسی پریس کانفرنس میں کہتے ہیں کہ جب جلسہ ختم ہوا تو میں نے کہیں بھی دھکم پیل نہیں دیکھی۔ جلسہ گاہ سے سب لوگ آرام اور سکون سے ایک ایک کر کے نکل رہے تھے۔ اگر کسی کو کہنی لگ جاتی یا کسی کا پاؤں دوسرے کے پاؤں پر آ جاتا تو وہ فوراً معذرت کرتا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے معذرت کرتے۔ یہ نظارہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

پھر کہتے ہیں اکتیس ہزار لوگ مل جل کر رہتے۔ سب وہیں کھانا کھاتے، ہر چیز کا وہیں انتظام تھا۔ جلسہ میں مختلف ممالک سے وزراء اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل تھے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پڑھے لکھے لوگوں کی جماعت ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے تو جماعت کی خدمات کی وجہ سے ترقی کر سکتا ہے۔ میں بینن کے لوگوں کو ہی نہیں بلکہ پورے عالَمِ اسلام کو کہتا ہوں کہ امن اور رواداری جماعت احمدیہ سے سیکھیں۔ مجھے جماعت کی مخالفت کے بعض واقعات کا علم ہوا ہے۔ میں بینن کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ ان کی مخالفت چھوڑ کر ان سے اسلام سیکھیں۔ (مَیں یہ بتا دوں بینن میں بھی بعض علاقوں میں جماعت کی کافی مخالفت ہے جہاں جماعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے) کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی ایک ہی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ شاملینِ جلسہ کو جس طرح خلیفہ سے محبت کرتے دیکھا، اُن کے خلیفہ کو بھی اُسی طرح اُن سے محبت کرتے دیکھا۔ مَیں نے ان لوگوں کو اپنے خلیفہ کی محبت میں روتے دیکھا ہے۔ کیا ہی عجیب اور روحانی نظارہ تھا جو میں اپنی زندگی میں

کبھی بھلا ہی نہیں سکوں گا۔

تو یہ ایک تأثر ہے۔ پھر ایک دامبا بیاترلیس صاحبہ (Damiba Beatrice) ہیں جو بورکینافاسو سے جلسہ میں شامل ہوئیں اور بورکینا فاسو پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کے لئے ہائر اتھارٹی کمیشن کی صدر ہیں۔ دو دفعہ ملک کی فیڈرل منسٹر رہ چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اٹلی اور آسٹریا میں چودہ سال تک بورکینا فاسو کی سفیر بھی رہ چکی ہیں۔ نیز یو این او میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کرچکی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ اس جلسہ میں شمولیت میرے لئے زندگی میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ میں یو این او میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کرچکی ہوں جہاں میں نے کئی ملکوں کے نمائندے دیکھے ہیں مگر اس جلسہ میں بھی اسّی سے زائد ملکوں کے نمائندے شامل تھے اور سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے تھے۔ موتیوں کی مالا نظر آتے تھے۔ مجھے کوئی شخص کالا، گورا یا انگلش یا فرنچ نظر نہ آیا بلکہ ہر احمدی مسلمان بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے اپنے خلیفہ کا عاشق ہی نظر آیا۔ پھر کہتی ہیں کہ سب سے زیادہ جس بات سے میں متاثر ہوئی وہ یہ تھی کہ ہر شخص خدا کی خاطر ایک commitment کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ سارے ہی مہمان ہیں اور سارے ہی میزبان ہیں۔ مرد، عورتیں، بڑا، چھوٹا غرضیکہ ہر شخص میزبانی کے لئے حاضر تھا اور ان کی محبت دکھاوے کے لئے نہ تھی بلکہ دل کی گہرائیوں سے تھی۔ پھر کہتی ہیں کہ عورتوں کو مردوں سے الگ تھلگ ایک جگہ دیکھنا میرے لئے باعث حیرت تھا اور مجھے یوں لگا کہ شاید یہاں بھی عورتوں سے دوسرے مسلمانوں کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ لیکن جب میں ان عورتوں کے ساتھ رہی تو کچھ ہی دیر میں میرا یہ تأثر بدل گیا۔ میں نے دیکھا کہ فوٹو اتارنے والی بھی عورت تھی، کیمرے پر بھی عورت تھی، استقبال پر بھی عورتیں تھیں، کھانا تقسیم کرنے والی بھی عورتیں تھیں، غرضیکہ ہر کام عورتیں ہی کر رہی تھیں اور یہ سچ ہے کہ عورت کا پردہ ہرگز اُس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔ اگر کسی کو اس کا یقین نہ آئے تو احمدیوں کے ہاں آ کر دیکھ لے۔

پھر کہتی ہیں کہ جب مَیں امام جماعت احمدیہ کے دفتر میں گئی تو حیران تھی کہ اتنا چھوٹا سا دفتر بھی دنیا کا محور ہوسکتا ہے۔ پھر کہتی ہیں مجھے مردوں کی مارکی میں بیٹھ کر بھی امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کا موقع ملا اور جب وہ آتے تو سب لوگوں کا سکون اور بڑے ادب سے کھڑے رہنے کا منظر ایسا تھا کہ بیان نہیں کر سکتی۔ میں نے ایسا تو کبھی کسی ملک کے صدر کے لئے بھی نہیں دیکھا۔

پھر کہتی ہیں کہ ان کے خطاب کے دوران ہزاروں افراد جن میں بچے، بوڑھے اور جوان سب شامل تھے، اتنی خاموشی سے اُن کا بیٹھنا ایک ایسا منظر تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں انسان نہیں بلکہ شاید انسان نما پتلے بیٹھے ہیں۔ یہ سب عزت و احترام اور ادب میری زندگی کا ایک انوکھا تجربہ تھا۔

پھر سیرالیون سے وزیرِ داخلہ اور امیگریشن جے بی داؤدا صاحب شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مختلف شعبوں کا منسٹر ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں سفر کرتا رہا ہوں اور بڑی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کرتا ہوں لیکن آج تک ایسی شاندار کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جہاں محبت، پیار، بھائی چارا اور روحانیت نمایاں تھی۔

پھر سیرالیون کی ایک مہمان خاتون آنریبل جسٹس موسیٰ دمبو ہیں۔ یہ ہائی کورٹ کی چیف جسٹس ہیں۔ یہ بھی جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ بہت اچھے طریقے سے آرگنائز کیا گیا جس میں ہر شعبہ بشمول مہمان نوازی، ٹرانسپورٹ، سیکیورٹی، کمیونیکیشن وغیرہ نے عمدہ طور پر اپنے فرائض ادا کئے۔ یہ جلسہ مختلف ثقافتوں اور سماجوں کے درمیان فاصلہ کم کرنے کے لئے انتہائی اہم فورم ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ integration کرنے کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول وضع فرمادیا ہے کہ اسلام میں ہر ایک بھائی بھائی ہے۔ تمام مقررین نے بہترین انداز میں تقاریر کیں جس کی وجہ سے سارے جلسے کے دوران earphone کان سے نہیں اترا۔ کہتی ہیں کہ جلسہ کے دوران لوگ بے لوث ہو کر ایک دوسرے پر فدا ہو رہے تھے۔ مہمان نوازی کا کوئی جواب نہیں تھا۔ صرف خدمت ہی نہیں کی جا رہی تھی بلکہ واضح طور پر محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ رکھا جا رہا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ کام کرنے والے تمام افراد اپنے چہرے پر مسکراہٹ لئے ہوئے تھے جس میں احمدیت کے موٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کی صحیح معنوں میں عکاسی ہوتی تھی۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ایک مہمان تورے علی (Toure Ali) صاحب تھے۔ یہ سپریم کورٹ کے جج ہیں اور پہلے وزارت ثقافت میں کیبنٹ ڈائریکٹر کے طور پر لمبا عرصہ کام کرتے رہے ہیں۔ مذہب میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ مذہبی کتب کے مطالعہ کا شوق ہے۔ روزانہ قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں روزانہ باقاعدہ فجر کی نماز اور نوافل کی ادائیگی کا اہتمام کرتے اور جلسہ گاہ میں بھی پوچھتے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے کہ نہیں؟ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور میں اس سے محروم رہوں۔ جلسہ کی افتتاحی تقریب میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا گیا تو فرطِ جذبات سے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ بعد میں کہنے لگے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔ میں نے تقویٰ کا یہ دل گداز مضمون پہلی دفعہ سنا تو اپنے آپ کو محض لاشی پایا جس کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ آخری دن اختتام پر کہنے لگے کہ میں تو تین دن تک اس مادّی دنیا سے بالکل منقطع تھا، کسی اور ہی روحانی ماحول میں پہنچا ہوا تھا جہاں سرور ہی سرور تھا۔ دنیا کے کاموں سے کلیۃً آزاد تھا۔ اب جلسہ ختم ہوا ہے تو اس دنیا میں واپس آیا ہوں اور اپنے عزیز و اقارب کو فون کرنے لگا ہوں۔ غیروں کا بھی یہ حال ہے، روحانی ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ شکریہ کے الفاظ ہمارے پاس نہیں ہیں۔

کونگو سے تعلق رکھنے والے ایک دوست جو سابق صدر مملکت کے مشیر اور اس وقت سی آر اے سی (CRAC) جو اُن کی پارٹی ہے اُس کے پریذیڈنٹ ہیں اور آئندہ ہونے والے ملکی انتخابات میں صدارتی امیدوار ہیں۔ جلسہ کے دوسرے روز ایک دن کے لئے آئے تھے اور شام کو جو تبشیر کا ڈنر ہوتا ہے اُس میں بھی شامل ہوئے تھے۔ اور اُس وقت تھوڑی دیر کے لئے مجھے ملے بھی تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے تک مجھے جماعت احمدیہ کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے جلسہ میں اپنی آنکھوں سے بعض نظاروں کو دیکھا اور پھر میری جو تقریریں تھیں اُن کو بھی سنا، اس پر وہ کہنے لگے کہ یہاں آنے سے پہلے آپ کے مخالفوں کو دیکھا اور پڑھا بھی ہے اور آج میں صاف طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ باتیں جو میں نے یہاں دیکھیں اور سنی ہیں اور آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے تو یہ بات مجھ پر صاف کھل گئی ہے کہ آج کے مخالفوں میں کوئی بھی حقیقت نہیں اور اُس کے مقابل پر جو راہیں اور جو اصول آپ کے خلیفہ بیان کر رہے ہیں، اب دنیا کے لیڈرز کے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ آپ کے خلیفہ کے بازوؤں میں آجائیں۔ جب انسان حدیقۃ المہدی میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت ایک عجیب نظارہ یہ ہوتا ہے کہ سارا شہر ہی جنگل میں آباد ہوتا ہے۔ تو جس وقت وہ داخل ہوئے تو کہتے ہیں کہ آپ نے سارا انگلینڈ خریدا ہوا ہے؟ پھر کہنے لگے کم از کم تین چار ہزار آدمی تو یہاں کام کر رہے ہوں گے اور جب اُن کو بتایا گیا کہ سب رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں تو کہنے لگے بڑی حیرانگی کی بات ہے اور میری سوچ سے بھی بالا ہے۔

پھر کہنے لگے کہ اتنے بڑے مجمع میں کوئی پولیس والا بھی نظر نہیں آرہا۔ جلسہ کے دوران انہوں نے بعض کارکنان سے بھی بات کی اور جب اُنہیں پتہ چلا کہ ان میں سے بعض بڑے عہدوں پر ہیں اور چھوٹے چھوٹے کام کر رہے ہیں اور زمین پر سوتے ہیں تو کہنے لگے کہ اس طرح ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ آپ کی جماعت سے کوئی بھی نہیں جیت سکتا۔ پھر دوسرے روز کے میرے خطاب کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ جو آپ کا خطاب تھا، مَیں نے اس میں جو بات سب سے زیادہ محسوس کی ہے اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مَیں دنیا کے بڑے بڑے سیاست دانوں سے ملا ہوں، بڑے بڑے جلسوں میں شرکت کی ہے۔ کاش ہم سیاسی لیڈر ہر سال اپنی عوام کے سامنے جو کچھ ہم نے کیا ہے ایمانداری کے ساتھ پیش کریں تو حکومت اور عوام میں بڑی تبدیلی آ جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ دو گھنٹے اس طرح کھڑے رہنا، پُرسکون اور اطمینان کے ساتھ ہر بات واقعات کے ساتھ کھول کر، اعداد و شمار کے ساتھ پیش کرنا، یہ بہت بڑا کام ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ آج تیس ہزار سے زائد افراد کی موجودگی میں جب آپ کے خلیفہ کو سنا ہے تو مجال ہے کہ اس دوران کسی بھی شخص نے کسی قسم کی کوئی بات کی ہو۔ کہنے لگے کہ عجیب بات ہے جو میں نے دیکھی کہ تقریر کے دوران جب آپ کے خلیفہ چند لمحات کے لئے ٹھہر جاتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ پوری مارکی میں کوئی انسان بھی نہیں بیٹھا ہوا۔ بڑی خاموشی طاری ہوتی۔ کہتے ہیں میں نے بعض دفعہ سر اُٹھا کر اوپر دیکھنے کی کوشش بھی کی کہ شاید کوئی تو بول رہا ہو گا لیکن مجھے کوئی شخص بولتا ہوا نظر نہ آیا۔ سب کی آنکھیں بس صرف ڈائس کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ پھر کہا کہ یہ نظارہ مَیں ساری عمر نہ بھولوں گا۔ ایسا ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ سنا۔

بیلجیم سے افریقہ کے ایک دوست جو بڑے عرصے سے وہیں رہ رہے ہیں، بن طیب ابراہیم (Ben Tayab Ibrahim)۔ وہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ان کا جماعت سے تعارف ہوا تھا اور پروگراموں میں انہوں نے شرکت کی، یورپین مہمانوں کے لئے علیحدہ مارکی میں کھانے کا انتظام ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ جنرل مارکی میں کھانا کھانے کے لئے جاتے تھے اور عالمی بیعت اور باقی سب خطابات سے بڑے متاثر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت میں شامل ہو کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

بیلجیم سے ایک اور دوست سانی نووہ (Sani Novho) بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف بیلجیم میں موجود نائیجر کمیونٹی کے ممبر ہیں۔ اس کمیونٹی کا اپنا سینٹر ہے۔ انہوں نے اپنا ایک نمائندہ بھجوا کیونکہ ان کی کمیونٹی کے لوگ احمدیت کی طرف آرہے ہیں اور احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر ان کے بائیس افراد نے بیعت کی تھی۔ برسلز میں موجود ان کے سینٹر میں ممبرز کی تعداد اب کم ہوتی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ لوگ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ کمیونٹی کی جو انتظامیہ ہے اُس نے موصوف کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا کہ وہ یہاں آکر دیکھیں کہ کس طرح کی جماعت ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے لوگ ہمیں چھوڑ کر اُن کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یہ صاحب جب جلسہ میں شامل ہوئے اور جو ذہن لے کر آئے تھے کہ جماعت کی غلطیاں اور خامیاں تلاش کرنی ہیں تا کہ واپس جا کر لوگوں

کو کہہ سکیں کہ تم جس جماعت میں شامل ہوتے ہو، اُن کے فلاں فلاں غلط عقائد ہیں اور ان کے اندر فلاں فلاں خامیاں موجود ہیں۔ موصوف نے جلسہ کی تمام کارروائی سنی، روزانہ شام کو مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی تو اس سے اُن کی کافی تسلی ہوتی اور میرے سے بھی تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے پورے جلسہ میں کوئی بھی غیر اسلامی بات نظر نہیں آئی۔ اور پھر کہتے ہیں کہ آپ کے خطابات کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ مَیں جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ آپ کا جلسہ ایک غیر معمولی ایونٹ (event) ہے اور مَیں تمام کارکنان اور خدمت کرنے والوں کے اخلاص اور محبت سے بہت متأثر ہوں۔

تاجکستان جماعت کے صدر عزّت اَمان کو اس سال جلسہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ یہ شاید پہلے بھی آ چکے ہیں۔ بہر حال کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے بارے میں مَیں عرض کرتا ہوں کہ جو دیکھا ہے وہ الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی طرح الفاظ میں جلسہ سالانہ کی تصویر کشی کی جا سکتی ہے تو صرف یہ ہی الفاظ میرے ذہن میں آتے ہیں کہ ''ایک سچا معجزہ''۔ دوسرا کوئی لفظ یا الفاظ میرے ذہن میں نہیں آتے۔ جلسہ میں شامل احباب کے دل خلیفہ وقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق سے پُر ہیں اور یہی محبت اُنہیں دن رات جماعت کی خدمت میں لگائے رکھتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے ان چند دنوں میں مجھے جلسے کے انتظامات میں کوئی بھی سقم نظر نہیں آیا۔ تمام انتظامات کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ ہزاروں لوگ جلسہ سالانہ دیکھ کر اور اس میں بیان کی جانے والی باتیں سن کر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بن گئے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔

تاتارستان کی ایک احمدی خاتون کو جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت پر میرا دل جذباتِ شکر سے معمور ہے۔ جلسے میں شمولیت کی توفیق پانے پر مَیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتی ہوں۔ اُس کے بعد خلیفہ وقت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ نیز اُن تمام لوگوں کی شکر گزار ہوں جنہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات میں دن رات اَنتھک محنت کرنے کی توفیق ملی۔ میری ذات پر اس بات نے گہرا اثر چھوڑا ہے کہ کس طرح ساری دنیا سے آئے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے محبت اور مہمان نوازی کے جذبات سے سرشار، مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں۔ مجھے جلسہ میں پہلی بار شامل ہونے کا موقع ملا۔ تاہم اس سے قبل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے پر جلسہ کی کارروائی سے مستفیض ہوتی رہی ہوں۔ جلسہ کے ماحول میں پہنچنے کے بعد بڑی شدت سے مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ میں ایک روحانی دنیا میں آ گئی ہوں جو محبت اور امن اور بھلائی والی دنیا ہے۔ کہتی ہیں بہت گہرائی کے ساتھ مَیں یہ محسوس کر رہی تھی کہ اپنی ایک بڑی اور متحد فیملی میں ہوں جہاں خدائے واحد و یگانہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نیز آپ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے محبت دلوں پر راج کرتی ہے۔ جہاں افرادِ جماعت آپس میں محبت و شفقت اور عزت کے جذبات ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہیں۔ مَیں بڑی ہی خوش قسمت ہوں کہ مَیں احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھتی ہوں۔ مجھ پر جلسہ سالانہ کا ایسا گہرا اثر ہے کہ مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال جلسہ سالانہ پر میں اپنے سارے بچوں اور والدہ کو بھی لے کر آؤں گی، انشاء اللہ۔

ترکمانستان سے ایک دوست شامل ہوئے، کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونا ہماری خوش نصیبی تھی اور اللہ کا فضل تھا۔ ہم اس جلسے سے اس حد تک مستفیض ہوئے ہیں کہ ان جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے لیکن مختصر الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس جلسے نے اسلام کے بارے میں ہمارے علم کو تازہ کر دیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں بڑھایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے بہن بھائیوں سے محبت کرنے کی تعلیم کے مطابق ہمیں اس میں زیادہ کیا ہے۔ نیز احمدی مسلم کے طور پر ہماری ایمانی بنیادوں کو پہلے سے مضبوط کیا ہے اور اس طرح ہمارے برداشت کے مادے کو بڑھایا ہے۔

تو یہ جو نئے احمدی ہونے والے ہیں وہ اس طرح ایمان و اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔

چلّی سے ایک نوجوان دوست کائیفل توریس صاحب (Jussuf Caifl Torres) جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ پہلی بار آئے تھے۔ کہنے لگے کہ جلسہ سالانہ یوکے (UK) میں شمولیت میرے لئے روحانی مسرت اور خوشی کا باعث تھی۔ اگرچہ میرے والد مصری مسلمان تھے مگر والدہ چلّی سے تھیں۔ میرے والد صاحب نے بچپن میں جو اسلام سکھایا تھا وہ میں بھول چکا تھا اور مَیں بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ (یہ خاندان کئی نسلوں سے چلّی میں آباد ہے۔) کہتے ہیں کہ احمدی مبلغ وہاں چلّی میں پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا۔ اس دوران میری اس مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ مبلغ نے مجھے احمدیت حقیقی اسلام سے تعارف کروایا اور میں نے بیعت کر لی۔ اب جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت میرے لئے بہت زیادہ ازدیادِ ایمان کا باعث بنی ہے۔ میں اب اپنے آپ کو حقیقی مسلمان یقین کرتا ہوں اور اس جذبے کے ساتھ واپس جا رہا ہوں کہ اپنے ملک میں احمدیت کی تبلیغ کروں گا۔

پانامہ سے ایک نومبائع دانتے ارنستو گارسیا صاحب (Dante Ernesto Garcia) آئے تھے اور پانامہ سے جلسہ میں اس دفعہ پہلی دفعہ نمائندگی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کر کے میرے ایمان میں اضافہ ہوا۔ جو بھائی چارہ میں نے یہاں دیکھا ہے وہ اسلام میں کہیں نہیں دیکھا۔ میں یہاں آ کر بہت مطمئن ہوا ہوں اور دل کو تسلی ہوئی ہے۔ مَیں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ جلسہ کے دوران مجھے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملاقات کا موقع ملا جن کا تعلق مختلف اقوام سے تھا۔ ان سے ایمان افروز واقعات سن کر میرے ایمان میں اضافہ ہوا اور مَیں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے ملک پانامہ میں دعوت الی اللہ کر کے لوگوں کو احمدی بنانے کی کوشش کروں گا۔ کہتے ہیں جلسہ میں بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ لوگ تو بے شمار تھے لیکن لگتا تھا کہ سب کا ایک ہی دل دھڑک رہا ہے۔ جسم تو تیس ہزار ہیں لیکن دل ایک تھا۔

گوئٹے مالا سے وہاں کے ممبر نیشنل پارلیمنٹ سَرخی اَوسے لیس صاحب (Sergio Celis) شامل ہوئے۔ یہ عیسائی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی بلند اخلاقی قدروں، اُن کی باہمی محبت و اخوت اور یگانگت نیز اُن کے مضبوط جذبہ ایمان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ایسا محبت و پیار مَیں نے کہیں نہیں دیکھا۔ جماعتی تنظیم قابلِ ستائش ہے۔ بہت شاندار اور مثالی جلسہ تھا۔ ہر انتظام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اسلام کی خوبصورت تصویر جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ دوسروں سے بالکل مختلف ہے۔ اگرچہ مختلف ممالک اور متفرق اقوام کے افراد تھے مگر ایسے محسوس ہوا جیسے سب کا دل ایک ہے۔ مَیں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

جاپان سے ایک خاتون، مینے ساکی ہیروکو (Minesaki Hiroko) صاحبہ تشریف لائی تھیں۔ موصوفہ پی ایچ ڈی ہیں۔ جاپان میں ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور جاپانی کے علاوہ انگریزی اور عربی زبان بھی جانتی ہیں۔ مسلمان نہیں ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بیحد خوش ہیں اور عرب احمدیوں سے مل کر اور جلسہ کے ماحول سے بیحد متاثر ہوئی ہیں۔ کہتی ہیں سونامی طوفان کے نتیجہ میں جاپان میں آنے والی تباہی کے موقع پر جماعت احمدیہ نے مذہب و نسل سے بالا ہو کر انسانیت کی بے انتہا خدمت کی ہے۔ جماعت کے عقیدے اور عمل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔

گیانا سے ممبر آف پارلیمنٹ جو مسلمان ہیں، منظور نادر صاحب، یہ بھی شامل ہوئے تھے اور کافی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ لیبر کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ انڈسٹری اکاؤنٹس کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت صدر گیانا کے پولیٹیکل افیئرز کے ایڈوائزر ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ یہ تینوں دن یہاں شامل ہوتے رہے۔ اور دوسرے دن جماعت کی ترقیات کی جو رپورٹ پڑھی جاتی ہے، اسے سن کر کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی دورانِ سال ترقی اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سے بھی بہت متأثر ہوا ہوں۔

بیلجیم سے ایک غیر احمدی مہمان خاتون Miss Sels Annie Maria جلسے میں آئی تھیں۔ آئی ٹی کنسلٹنٹ ہیں اور کہتی ہیں کہ لوکل جماعت کے ایک ممبر کے ذریعہ سے ان کو جماعت کا تعارف حاصل ہوا۔ بقیہ معلومات جماعت کی ویب سائٹ سے حاصل کیں۔ ان کی دلچسپی کے مدّنظر بیلجیم جماعت نے اُن کو جلسہ سالانہ یوکے (UK) میں شمولیت کی دعوت دی۔ وہ یہاں آئیں۔ کہتی ہیں جلسہ کے دوران سارے پروگرام میں نے دیکھے، بھرپور شرکت کی اور اسی طرح یورپین احمدی خواتین کے ساتھ گھل مل گئیں۔ جامعہ احمدیہ میں ان کی رہائش تھی۔ ایک دن وہاں نماز تہجد ہو رہی تھی۔ وہ اکیلی اور پریشان حال بیٹھی تھیں۔ اُن کو نماز پڑھنی نہیں آتی تھی۔ اُن سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نماز پڑھنا چاہتی ہیں؟ کہنے لگیں کہ ہاں مَیں نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ پھر ایک نومبایعہ نے اُن کو وضو کرنا سکھایا اور نماز کا طریق بتایا جس پر وہ نماز میں شامل ہو گئیں۔ پہلے دن انہوں نے جین اور شرٹ پہنی ہوئی تھی، جب جلسہ گاہ میں عورتوں کا لباس دیکھا تو اُن پر بڑا اثر ہوا اور انہوں نے مبلغ بیلجیم کی اہلیہ سے کہا کہ میں تو ایسا ہی لباس پہننا چاہتی ہوں۔ چنانچہ اُس خاتون نے جلسہ گاہ کے بازار سے زنانہ لباس خریدا اور وہ پہنا۔ میرے خطابات سننے کے بعد کہنے لگیں کہ حقیقی اسلام اور متقی کی صفات کے بارے میں جو خطبات دیئے ہیں یا خطابات کئے ہیں اُن کا مجھ پر گہرا اثر ہوا ہے۔ یہ خطابات سننے کے بعد مَیں نے فیصلہ کیا کہ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ چنانچہ یہ عالمی بیعت میں شامل ہوئیں اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئیں اور مجھے ملی بھی تھیں۔ اللہ کے فضل سے بڑے ڈھکے ہوئے


**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*

*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*

*Free management Service*

*Guaranteed vacant possession*

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لباس میں تھیں۔

پس یہ جلسہ اپنوں اور غیروں سب پر روحانی ماحول کا اثر ڈالتا ہے۔ ایک سعید فطرت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسلام کی خوبیوں کا معترف ہو کر اُسے قبول کر لے۔ لیکن ہمارے مخالفین کو، اُن لوگوں کو جن کو دوسروں سے پہلے یہ حکم تھا، غیروں سے پہلے یہ حکم تھا کہ امام مہدی کو جا کر میرا اسلام کہنا، برف کے پہاڑوں پر سے گزرنا پڑے تو گزر کر جانا اور سلام کہنا، اُن لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی عقل دے۔

پھر یہ دیکھیں کہ اکثریت نے، خاص طور پر جو غیر مہمان تھے، انہوں نے بچوں اور نوجوانوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو جو مہمان نوازی کرتے ہوئے دیکھا ہے تو اُس کا اُن پر بڑا گہرا اثر ہوا ہے اور ان سب نے تقریباً اس کا ذکر کیا ہے۔ پس یہ خدمت کا جذبہ جو جماعت احمدیہ کے افراد میں ہے یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے۔ ایک بچہ ہے اُس نے پانی پلایا اور آگے گزر گیا لیکن وہ ایک دل میں جو اثر قائم کر گیا اُس نے اُس دل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا۔ اسی طرح کوئی نوجوان ہے، کسی کو کھانا کھلا رہا ہے، کوئی کار پارکنگ میں ہے تو خوش خلقی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور ایسے مظاہرے کرتے ہوئے پارکنگ کروا رہا ہے۔ لڑکے، لڑکیاں سکیننگ اور چیکنگ کر رہی ہیں تو بڑی خوش اخلاقی سے کر رہی ہیں۔ لجنہ نے ہر شعبہ میں اپنے انتظامات کئے جیسا کہ واقعات میں ذکر بھی ہوا ہے اور بڑے اچھے کئے۔ سہولت پہنچانے میں مصروف رہیں۔ تو یہ باتیں جہاں سب کارکنان کے لئے اپنوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے والا بناتی ہیں، غیروں کو اسلام اور احمدیت کی حقیقت سے آگاہ کر رہی ہوتی ہیں اور اس خوبصورت تعلیم کا گرویدہ کر رہی ہوتی ہیں۔

پس ان تمام کارکنات اور کارکنان کا میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے گزشتہ سالوں کی نسبت اِس سال خاص طور پر نسبتاً زیادہ بہتر رنگ میں اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دیئے۔ مجھے لوگوں کے جو تأثرات مل رہے ہیں اس میں اس سال پارکنگ کے شعبہ کے بڑے اچھے تاثرات ہیں۔ خدام پارکنگ کرواتے تھے، خوش اخلاقی سے حال پوچھتے تھے، تکلیف پر معذرت کرتے تھے۔ گرمی کی وجہ سے پانی وغیرہ کا پوچھتے تھے۔ ایک لکھنے والا یہ لکھتا ہے کہ کسی کو مَیں جانتا نہیں تھا لیکن یہ اخلاق دیکھ کر سفر کی آدھی تھکان اور کوفت جو تھی وہ دور ہو جاتی تھی۔ تو بس یہی ایک احمدی کا طرّہ امتیاز ہے اور ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہم میں سے ہر ایک کو کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان اعلیٰ اخلاق کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اسی طرح تبشیر کی مہمان نوازی کا بھی اس مرتبہ بہت اچھا معیار رہا ہے۔ جامعہ کے طلباء، واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ ہر مہمان ان کی تعریف کر رہا ہے۔ لیکن خود کارکن کو اپنا یہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اگر کہیں کوئی کمی ہے تو اُس کو آئندہ سال کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے۔

پھر اس دفعہ عرب مہمانوں کا بھی بڑا وفد آیا تھا۔ وہ بھی 110 سے اوپر آدمی تھے۔ اُن کا عمومی انتظام بھی گزشتہ سال سے بہت بہتر تھا۔ عرب ڈیسک یوکے اور ان کے نائب سیکرٹری تبلیغ اس سال انچارج تھے۔ انہوں نے بھی اور اُن کی ٹیم نے بھی ماشاء اللہ بڑا اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے۔ یہ گزشتہ سال بھی تھے لیکن اتنا بہتر انتظام نہیں تھا جتنا اس سال ہوا ہے۔

پھر بہت سارے مہمان جو مجھے ملے ہیں، اُن کو جو چیز متأثر کرتی ہے، وہ یہ کہ اپنے عمومی تأثرات دیتے ہوئے وہ تصویری نمائش کا بڑا ذکر کرتے ہیں۔ عمومی طور پر احمدیوں میں بھی اس کا اچھا feed back ہے کہ اس سے احمدیوں کو اپنی تاریخ کا پتہ لگا، غیروں کو بھی ہماری تاریخ کا پتہ لگا اور اس سے وہ متأثر بھی ہوئے۔

لنگر خانے کے نظام میں بھی گزشتہ سال کی نسبت بہتری ہوئی ہے۔ روٹی بھی عمومی طور پر پسند کی گئی ہے۔ اسی طرح سالن بھی۔ لیکن ایک صاحب ہیں جنہوں نے کھانے پر خوب اعتراض کیا ہے کہ بُو آ رہی تھی اور باسی تھا اور یہ تھا اور وہ تھا۔ بہرحال مَیں نے تو جن لوگوں سے بھی پوچھا ہے اور لوگ خود ہی مجھے لکھ رہے ہیں اور مختلف وقت میں خود مَیں نے بھی کھانا دیکھا ہے مجھے تو باسی کھانا نہیں لگا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کو کسی نے باسی کھانا کھلا دیا ہو۔ لیکن یہ شخص جس نے مجھے لکھا ہے مَیں جانتا ہوں ان کو اپنے علاوہ کسی کا کام اچھا بھی نہیں لگتا اور یہ ہر ایک کا کام غیر معیاری سمجھتے ہیں اور ان کا لکھا ہوا یہ فقرہ بھی اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ مَیں جرمنی میں کچن میں ڈیوٹی دے رہا تھا تو خلیفہ رابع نے مجھے کہا کہ تم کچن میں ہو تو مجھے کوئی فکر نہیں۔ لیکن اگر انہوں نے کہا بھی تھا، پتہ نہیں کہا تھا کہ نہیں کہا تھا لیکن کہا تھا تو اُن کی یہ خودنمائی کی باتیں سن کر یہ ضرور انہوں نے کہہ دینا تھا کہ میں الفاظ واپس لیتا ہوں۔ یہ خود پسندی، خودنمائی اور اپنی تعریف اور دوسروں پر اعتراض کی جو عادت ہے ہم میں سے ہر ایک کو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ جماعت احمدیہ کے کام نہ ایک شخص سے مخصوص ہیں، نہ ہی کسی شخص پر اس کا انحصار ہوسکتا ہے۔ یہی جماعت کی خوبی ہے اور اسی کی غیروں نے بھی تعریف کی ہے کہ ایک ٹیم ورک تھا، سب بڑے چھوٹے مل کے کام کرتے ہیں اور بڑے اعلیٰ معیار کے کام ہو رہے تھے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں یوکے (UK) میں بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے مخلص کارکن اللہ تعالیٰ نے مہیا کر دیئے ہیں کہ ایک کو اگر ہٹاؤ تو دس نئے کام کرنے والے آ جاتے ہیں جو خودنمائی کی بجائے عاجزی دکھانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہیں۔ تو بہرحال مجھے تو ایسوں کی ضرورت ہے جو اس طرح عاجزی سے کام کرنے والے ہوں اور ایسے کارکنوں کے لئے مَیں دعا بھی کرتا ہوں۔

بعض ڈیوٹی دینے والوں کی یہ شکایت ملی ہے اور یہ نہیں کہ اِدھر اُدھر سے ملی ہے، خدام الاحمدیہ نے خود ہی محسوس کیا ہے کہ بعض سیکیورٹی ڈیوٹی دینے والے بعض دفعہ بعض لوگوں پر سختی کرتے رہے، مثلاً ایک retarded لڑکا تھا اُس کو بلاوجہ سختی سے زور سے پیچھے ہٹایا تو اُس کو چوٹ بھی لگ گئی یا اُس کو تکلیف ہوئی، پیٹ پر ہاتھ پڑا تھا، تو جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اُن کو ہوشیار بھی رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سیکیورٹی کا خاص طور پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اعصاب کو قابو میں رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر سیکیورٹی ڈیوٹی نہیں دی جا سکتی۔ پس خدام الاحمدیہ آئندہ سال کے لئے، سارا سال یہ سروے کرے کہ سارے ملک میں سے کون سے ایسے لڑکے ہیں جو مضبوط اعصاب والے بھی ہیں اور ہوش حواس بھی قائم رکھنے والے ہیں تا کہ اگر کوئی ہنگامی صورت ہو اُس میں کام بھی آ سکیں اور آئندہ سال ایسے لوگوں کو لیا جائے۔

اور ایک اعتراض یہ بھی مجھے مل رہا ہے اور شاید کسی حد تک صحیح ہے کہ مردانہ مارکی اور لجنہ کی مارکی کے درمیان ایم ٹی اے کی مارکی تھی جہاں دفاتر اور ٹرانسمشن وغیرہ کا انتظام تھا۔ اس کی وجہ سے اگر ایمرجنسی میں نکلنا پڑے تو روک پڑ سکتی ہے۔ اس لئے جلسہ گاہ کے دونوں طرف کھلے راستے ہونے چاہئیں۔ علاوہ اس اعتراض کے جو انہوں نے نہیں لکھا لیکن میرے خیال میں اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ گرمی کی وجہ سے بعض دفعہ دَر کھولنے پڑتے ہیں تو ہوا بھی اچھی آئے گی۔ اس لئے ایم ٹی اے کی مارکی کو آگے پیچھے کیا جا سکتا ہے۔

ایک خاتون جرمنی سے آئی تھیں، جلسہ کی انتظامیہ کو اُن کی بھی بات بتا دوں کہ انتظام بڑا صحیح تھا، صفائی صحیح تھی، ٹائلٹس وغیرہ بڑے اچھے تھے، لیکن ٹائلٹس میں لوٹوں کی جگہ جگ رکھے ہوئے تھے۔ تو کہتی ہیں مَیں انتظام کر سکتی ہوں کہ جرمنی سے لوٹے لا دوں یا کہیں سے منگوا دوں۔ بیشک بڑی خوشی سے انتظام کریں اور میرا خیال ہے یوکے (UK) والے اُن کی اس offer کو قبول بھی کر لیں گے۔ اسی طرح paper towel اور بڑے ڈسٹ بن جو ہیں ان کا انتظام بھی کھلا ہونا چاہئے۔

ایک شکایت یہ ہے کہ جلسہ ختم ہوتے ہی غسل خانوں میں پانی ختم ہو گیا تھا۔ جلسہ کی انتظامیہ اس کا آئندہ خیال رکھے۔

بہرحال یہ چند چھوٹی موٹی باتیں ہیں اس کے علاوہ مجموعی طور پر جلسہ کے انتظامات اور تقاریر کے معیار بھی جیسا کہ مہمانوں نے ذکر کیا اور عمومی ماحول بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اعلیٰ تھا۔ ہر شامل ہونے والے نے، جو ہر سال شامل ہوتے ہیں انہوں نے بھی اس کا اظہار کیا ہے کہ پہلے کی نسبت یہ اعلیٰ معیار ہے اور تمام کارکنان اور انتظامیہ بہرحال اس کے لئے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ کل 7 ستمبر ہے اور جو ہمارے مخالفین ہیں یہ دن بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ ان دنوں میں اپنے آپ کو انہوں نے اکٹھا کر کے ایک تو حدیث پوری کر دی، لیکن بہرحال یہ اُن کا جو بھی فعل ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ ان فرقوں سے علیحدہ ہو گئی، خود انہوں نے حدیث پوری کر دی۔ تو یہ دن بڑے زور و شور سے منایا جاتا ہے۔ جلسے ہوتے ہیں، جلوس نکلتے ہیں، جماعت کو گالیاں دی جاتی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی بیہودہ دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ ختمِ نبوت کے نام پر ہوتا ہے اور اس دفعہ ان کا یہ ارادہ ہے کہ پورا ہفتہ عشرہ اپنے ان مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کے لئے منائیں گے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے حبیب، محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمین کو اپنے غلط مقاصد کے لئے بدنام کر رہے ہیں خدا تعالیٰ جلد اُن کی پکڑ کے بھی سامان بھی پیدا فرمائے گا۔

اس ہفتہ میں کراچی میں پھر دو شہادتیں ہوئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد احمدیوں کے لئے بھی پاکستان میں آزادی کے اور سہولت کے سامان پیدا فرمائے۔

آج یہاں ہمارے ایک گھانین بزرگ کا جنازہ حاضر بھی ہے۔ اُن کا جنازہ بھی میں پڑھاؤں گا اور ان دو شہداء کا جنازہ غائب بھی ساتھ پڑھا جائے گا۔ کیونکہ ایک جنازہ حاضر ہے مَیں باہر جا کر جنازہ پڑھاؤں گا اور احباب یہیں مسجد میں صفیں درست کر لیں اور جنازہ میرے پیچھے پڑھیں۔

یہ ہمارے گھانین دوست، بزرگ جن کی وفات ہوئی ہے ان کا نام آدم بن یوسف صاحب ہے اور ان کو کینسر کی بیماری تھی۔ 3 ستمبر کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1956ء میں 27 سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی تھی اور بیعت کے بعد انہوں نے اپنی ملازمت چھوڑ دی اور تبلیغ شروع کر دی۔ آپ نے گھانا کے تمام علاقوں میں تبلیغ کی اور اکثر مقامات میں جماعتیں قائم کیں۔ پرانی جماعتوں کو فعال کرنے میں خصوصی کردار ادا کیا۔ ان کی تبلیغ سے سینکڑوں احباب نے احمدیت قبول کی۔ ان کی تبلیغ کے شوق کی وجہ سے ان کا نام ہی وہاں گھانا میں یوسف preacher پڑ گیا تھا۔ مرحوم

2003ء میں یوکے (UK) آئے تھے، یہاں بھی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں اور خصوصی طور پر ریڈیو پروگراموں میں تبلیغ کیا کرتے تھے جن میں voice of Africa اور WVLS ریڈیو قابلِ ذکر ہیں۔ اپنے ریجن کے سیکرٹری تبلیغ بھی تھے۔ 2001ء میں ان کو حج کی سعادت بھی ملی۔ 2005ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، صالح، نماز روزے کے پابند اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں دو بیویاں اور دس بیٹیاں یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی احمدیت ہمیشہ قائم رہے۔

جو شہداء ہیں اُن میں سے ایک شہید ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب ابن ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب لانڈھی کراچی ہیں۔ ان کی شہادت 31/اگست کو ہوئی تھی۔ 31/اگست کو یہ اپنے کلینک میں بیٹھے ہوئے تھے، مریضوں کو چیک کر رہے تھے اسی دوران دو مرد اور دو خواتین مریض کے روپ میں کلینک میں داخل ہوئے اور ان میں سے ایک مرد نے ڈاکٹر صاحب پر فائرنگ کر دی۔ ڈاکٹر صاحب کو چھ گولیاں لگیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے گولیوں کی آواز سنی تو معمول کی فائرنگ سمجھی۔ وہاں کراچی میں تو ہر وقت فائرنگ ہوتی رہتی ہے مگر ان کے پڑوسی فائرنگ کی آواز سن کر باہر نکلے تو کلینک سے چار افراد کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ فوراً کلینک کی طرف آئے تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب خون میں لت پت زمین پر گرے ہوئے ہیں۔ وہ ڈاکٹر صاحب کو فوراً ایک گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے گئے مگر ڈاکٹر صاحب راستے میں ہی جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب کے ذریعہ ہوا تھا جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورِ خلافت میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے دادا کا تعلق تلونڈی ضلع گوجرانوالہ سے تھا اور 1970ء میں ان کے دادا کراچی شفٹ ہو گئے تھے۔ شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر 55 سال تھی۔ آپ نے انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ اُس کے بعد مکینیکل انجینئرنگ میں ایسوسی ایٹنگ انجینئر کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ پھر کراچی یونیورسٹی سے ڈی ایچ ایم ایس کی ڈگری حاصل کی۔ نیشنل آئل ریفائنری میں کم و بیش تیس سال ملازمت کی اور اب تین سال کے بعد ریٹائر ہونے والے تھے۔ شہید مرحوم شہادت کے وقت بطور سیکرٹری دعوتِ الی اللہ حلقہ لانڈھی خدمات کی توفیق پا رہے تھے۔ اس سے پہلے بھی مختلف عہدوں پر یہ خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم انتہائی نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ بڑے ہنس مکھ، صلح جُو، ملنسار۔ آپ کا حلقہ احباب انتہائی وسیع تھا۔ اپنے علاقے میں ایک معزز شخصیت تھے۔ آپ کی شہادت کے بعد محلے داروں کی ایک کثیر تعداد تعزیت کی غرض سے آپ کے گھر میں جمع ہو گئی۔ عزیز رشتہ داروں کے ساتھ بھی بہت اچھا تعلق تھا۔ اگر کوئی زیادتی بھی کر جاتا تو درگزر کرتے اور خود آگے بڑھ کر صلح کا ہاتھ بڑھاتے۔ آپ ایک کامیاب ہومیوپیتھی ڈاکٹر بھی تھے۔ مستقل مریضوں کی تعداد بھی بہت وسیع تھی۔ کئی مرتبہ یہ ہوا کہ دفتر سے تھکے ہوئے آئے ہیں اور گھر آتے ہی مریض آ گئے تو فوراً اُن کا علاج شروع کر دیا۔ نمازوں کے پابند اور باقاعدگی کے ساتھ تہجد کا التزام بھی کیا کرتے تھے۔ اور بے انتہا مصروفیت کے باوجود حلقے میں دورہ جات کے لئے حتی الوسع اپنی بیوی کی، جو صدر لجنہ ہے، معاونت کرتے۔ اُن کے ساتھ دورہ کیا کرتے تھے۔ انتہائی شفیق باپ اور بچوں کی پڑھائی اور تربیت پر توجہ دینے والے۔ ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ طاہرہ طاہر صاحبہ اور تین بیٹے عزیزم رضوان طاہر عمر 32 سال، فرحان طاہر 29 سال، مجتبیٰ طاہر 19 سال اور بیٹیاں صبوحی عثمان اور عزیزہ رباب طاہرہ انہوں نے سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ شہید مرحوم کے درجات بلند کرے۔

دوسرے شہید ہیں مکرم ملک اعجاز احمد صاحب ولد مکرم ملک یعقوب احمد صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کے۔ ان کی شہادت 4/ستمبر کو ہوئی ہے۔ 4/ستمبر کو تقریباً پونے گیارہ بجے ان کی شہادت ہوئی۔ شہید مرحوم گارمنٹ فیکٹری میں اپنے بھائی مکرم ملک رزاق احمد صاحب کے ہمراہ سٹیچنگ (stiching) کی ٹھیکیداری کا کام کیا کرتے تھے۔ دونوں گھر سے فیکٹری جانے کے لئے اپنی علیحدہ علیحدہ موٹر سائیکلوں پر نکلے تو اپنے بھائی سے پیچھے کچھ فاصلے پر تھے کہ رستے میں کھڑے دو نامعلوم افراد نے اُن کے قریب آ کر بائیں سائڈ سے کان کے قریب فائر کیا۔ گولی سر سے آر پار ہو گئی جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وقوعہ کے بعد حملہ آور موٹر سائیکل پر فرار ہو گئے۔ پیچھے آنے والی ایک کار کے ڈرائیور نے بتایا کہ حملہ آور دو نوجوان تھے، موٹر سائیکل چلانے والے نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا جبکہ پیچھے بیٹھا ہوا شخص جس نے حملہ کیا ہے، ہلکی داڑھی والا نوجوان تھا۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پردادا میاں احمد صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے خلافتِ ثانیہ کے دور میں مکرم و محترم چوہدری غلام رسول بسراء صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ سے متاثر ہو کر بیعت کی۔ آپ کے پردادا بیعت کے وقت جوڑا کلاں خوشاب میں رہائش پذیر تھے مگر مخالفت کی وجہ سے مکرم چوہدری غلام رسول بسراء صاحب کے مشورے سے چک 99 شمالی سرگودھا شفٹ ہو گئے جہاں پر خاندان کو جماعت کی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ وہاں کی مسجد کی تعمیر میں بھی ان کے والد نے بڑا کردار ادا کیا۔ مرحوم کے والد ملک یعقوب احمد صاحب، ان کی عمر 90 سال ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ ان کی والدہ وفات پا چکی ہیں۔ 1990ء میں یہ لوگ سرگودھا سے کراچی شفٹ ہو گئے تھے اور اپنے بہنوئی مکرم نواز صاحب شہید (ان کے بہنوئی بھی شہید کئے گئے تھے گزشتہ سال ستمبر میں) اُن کے پاس شفٹ ہو گئے تھے۔

شہید مرحوم انتہائی مخلص اور محبت کرنے والے ہمدرد انسان تھے۔ ہر ایک سے خوش ہو کر ملتے۔ کسی کی دل شکنی ان کو پسند نہ تھی۔ بچوں کے ساتھ انتہائی محبت کے ساتھ پیش آتے۔ اپنے بچوں کے علاوہ اپنے بھائی کے بچوں کے ساتھ بھی انتہائی شفقت سے پیش آتے جو آپ کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ جماعت کے لئے بہت ایمانی غیرت رکھتے تھے۔ جب کسی شہادت کا ذکر سنتے تو اپنے دل پر گہرا اثر لیتے۔ نظامِ جماعت کی آپ کامل اطاعت کرتے۔ جب کسی کام کے لئے کہا جاتا تو فوراً بشاشت کے ساتھ کرتے۔ گزشتہ سال اپنے بہنوئی محمد نواز صاحب شہید کی شہادت کے موقع پر بار بار اس بات کا اظہار کرتے کاش یہ سعادت مجھے نصیب ہوتی۔ شہید مرحوم کی عمر 36 سال تھی۔ پسماندگان میں والد مکرم ملک یعقوب احمد صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ راشدہ اعجاز صاحبہ، ایک بیٹی عزیزہ ماہ نور اعجاز عمر 12 سال اور دو بیٹے عزیزم جواد احمد عمر 10 سال اور عزیزم منظور اعجاز عمر 8 سال سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔

......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......

# نماز جنازہ

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9/جولائی 2013ء بروز منگل بوقت 11:00 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **عزیزم احمد شماز ربی (ابن مکرم حافظ فضل ربی صاحب۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

**عزیزم احمد شماز ربی** 5/جولائی 2013ء کو 15 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیز 6 سال کی عمر سے ہی ایک اعصابی بیماری میں مبتلا تھے جو بتدریج بڑھتی گئی۔ تاہم پھر بھی دسمبر 2012ء تک سکول جاتے رہے۔ بہت ذہین، خوش اخلاق اور ملنسار نوجوان تھے۔

اس کے ساتھ بعض مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

**(1) مکرم مولوی محمد نذیر مبشر صاحب (واقف زندگی۔ قادیان)** 26 جون 2013ء کو 49 سال کی عمر میں برین ٹیومر کے عارضہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 20 سال سے زائد عرصہ ایک کامیاب اور فعال مبلغ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ گزشتہ 4 سال سے نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ بہت نرم مزاج، دعا گو، مخلص اور نیک وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف والدہ اور اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے سب بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں نیز آپ کے دو بھائی بھی مربیان سلسلہ ہیں۔

**(2) مکرمہ امۃ الحفیظ شہناز صاحبہ (اہلیہ مکرم عطاء المنان صاحب مرحوم۔ ربوہ)** 7 جون 2013ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی عبد المغنی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور جلیل القدر صحابی حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی کی پڑنواسی تھیں۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ نہایت دعا گو، نیک، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی چچی تھیں۔

**(3) مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یوسف چینی صاحب مرحوم۔ ربوہ)** 11 مئی 2013ء کو لمبی علالت کے بعد 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر سے گزارا مگر کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ آپ کا خلافت سے وفا اور عشق کا تعلق تھا۔ مرحومہ نہایت دعا گو، نمازوں کی پابند، صابرہ و شاکرہ، سب سے پیار کرنے والی اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ (رشین ڈیسک۔ لندن) کی خوشدامن تھیں۔

**(4) مکرمہ نصرت رحیم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الرحیم خان صاحب۔ ڈیرہ غازیخان)** 13 مئی 2013ء کو 75 سال کی عمر میں ملتان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، دعا گو، صوم و صلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، ہر ایک کی ہمدرد، مہمان نواز، غریب پرور، یتامیٰ کا خیال رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور اخلاص کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے دلی وابستگی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر PS لندن) کی خوشدامن تھیں۔

**(5) مکرم کرنل ریٹائرڈ ضیاء الدین صاحب (راولپنڈی)** 10 مارچ 2013ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ فوجی ملازمت کے دوران آپ جہاں بھی گئے اپنے نیک نمونہ، شرافت اور دیانت کے باعث نیک نامی حاصل کی۔ آپ نے 13 سال راولپنڈی کے حلقہ چکلالہ سکیم تھری میں بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مخلص، حقوق اللہ اور حقوق العباد کو احسن رنگ میں بجا لانے کے لئے ہمہ تن کوشاں رہنے والے وجود تھے۔ خلافت سے نہایت اخلاص، محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

**(6) مکرم ڈاکٹر ارشد احمد قریشی صاحب (لاہور)** 27

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

❁...... عالمی بیعت کی تقریب۔16 ممالک کے 67 افراد کی بیعت۔ ❁...... جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس میں تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد کی تقسیم۔ ❁...... جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب۔ ❁...... جلسہ جرمنی میں 31 ہزار 317 افراد کی شرکت۔ ❁...... مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبایع خواتین اور نومبایع مَردوں کی حضور انور سے الگ الگ اجتماعی ملاقات۔ ❁...... نومبایع احباب وخواتین کے جلسہ سالانہ میں شرکت اور حضور انور سے ملاقات کے بعد اخلاص ومحبت سے پُر پاکیزہ جذبات۔

# (جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

### 30 جون بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروفیت رہی۔

### عالمی بیعت کی تقریب

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جہاں سب سے پہلے بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ Live نشر ہوئی۔ اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدیوں نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر میسیڈونیا، نائیجر، مراکش، چیچنیا، جرمن، کردستان، بیلجیم، الجیریا، بوزنیا، غانا، انڈونیشیا، قرغزستان، فلسطین، سربیا، سوڈان اور اردن سے تعلق رکھنے والے 67 افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں سے 48 مرد حضرات اور 19 خواتین شامل تھیں۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

### اختتامی اجلاس

بعد ازاں جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا (Malta) نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

عزیزم مرتضٰی منّان نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

### تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

| | نام طالبعلم | حاصل کردہ ڈگری |
|---|---|---|
| 1 | ڈاکٹر شکیل احمد شاہد صاحب | پی ایچ ڈی اِن بائیوکیمسٹری |
| 2 | ڈاکٹر یاسر لقمان احمد صاحب | پی ایچ ڈی اِن بائیوکیمسٹری |
| 3 | ڈاکٹر شعیب رانا صاحب | پی ایچ ڈی ان بائیوسائنس |
| 4 | ڈاکٹر محمد انصر حیات چٹھہ صاحب | Consultant in Internal Medicine |
| 5 | ڈاکٹر عطاء المجیب رانا صاحب | Consultant in FacialSurgery |
| 6 | ڈاکٹر نبیل احمد صاحب | ڈاکٹر آف میڈیسن |
| 7 | ڈاکٹر عاصم خان صاحب | 2 Examination in Law |
| 8 | ڈاکٹر ناصر علی خان صاحب | ڈاکٹر آف میڈیسن |
| 9 | Mr Roven Walter | ماسٹرز اِن کمپیوٹر سائنسز |
| 10 | اسامہ شفیق احمد صاحب | ماسٹرز اِن سائیکالوجی |
| 11 | وحید احمد صاحب | ماسٹرز اِن کمپیوٹر سائنسز |
| 12 | نبیل حسین صاحب | ماسٹرس اِن ایجوکیشن |
| 13 | ساجد احمد نبیل صاحب | ماسٹرز آف سائنس اِن کمیونیکیشن ٹیکنالوجی |
| 14 | خالد محمود صاحب | ماسٹرز آف سائنس اِن پلائیڈ فزکس |
| 15 | وحید احمد خان صاحب | ماسٹرز اِن فارماسوٹیکل کیمسٹری |
| 16 | عامر احمد خالد صاحب | ماسٹرز اِن مکینیکل انجینئرنگ |
| 17 | صبیح الدین چوہدری صاحب | ماسٹرز آف سائنس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن |
| 18 | Volker احمد قیصر صاحب | ماسٹرز آف ایجوکیشن اِن بزنس ایجوکیشن |
| 19 | شعیب ناصر صاحب | ماسٹرز اِن سائنس |
| 20 | نبیل اسلم صاحب | ماسٹرز اِن فزکس |
| 21 | ساغر شفیق صاحب | سپیشلائزیشن اِن مائیکروکمپیوٹر سسٹم |
| 22 | ناصر محمود صاحب | بیچلر آف آرٹس اِن سوشل سائنس |
| 23 | مزمل احمد صاحب | بیچلر آف انجینئرنگ اِن کمپیوٹر سائنس |
| 24 | محمود ولی عرفان صاحب | بیچلر آف سائنس اِن اکنامکس |
| 25 | فراز احمد کامران صاحب | بیچلر آف سائنس اِن کمپیوٹر سائنس |
| 26 | عدیل طارق صاحب | بیچلر اِن ہیومن ریسورسز |
| 27 | خلیل احمد صاحب | بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن |
| 28 | سلمان عظمت چوہدری صاحب | بیچلر آف انجینئرنگ اِن میکانیکل انجینئرنگ |
| 29 | ہمایوں احمد صاحب | بیچلر آف سائنس اِن میکانیکل انجینئرنگ |
| 30 | باسل احمد مرزا صاحب | بیچلر آف انجینئرنگ اِن سول انجینئرنگ |
| 31 | نجیب احمد صاحب | بیچلر آف آرٹس اِن ہیومن جیوگرافی |
| 32 | وقار شفیق صاحب | بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن |
| 33 | نعمان چوہدری صاحب | بیچلر آف سائنس اِن بائیوٹیکنالوجی |
| 34 | فاتح ادریس صاحب | بیچلر آف انجینئرنگ اِن انفارمیشن ٹیکنالوجی |
| 35 | نصیر الدین صاحب | بیچلر آف ٹیکنالوجی اِن آٹو اینڈ ڈیزل |
| 36 | کامل الیاس صاحب | اے لیول (آربی ٹیور) |
| 37 | رحمت بشیر جنجوعہ صاحب | اے لیول (آربی ٹیور) |
| 38 | احمد اشرف بٹر صاحب | اے لیول (آربی ٹیور) |
| 39 | قیصر احمد صاحب | او لیول |
| 40 | شیخ عبدالرحمٰن صاحب | او لیول |

بعد ازاں پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا:

### جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(فرمودہ 30 جون 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد آیتِ قرآنیہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:108) کی تلاوت فرمائی۔

**بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ ہم نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت پر نظر ڈال کر دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی حرف بہ حرف تصدیق ہوتی ہے۔ آپ کی رحمتِ بے پایاں کے نظارے آپ کے سلسلہ بیعت میں آنے والے صحابہ نے بھی دیکھے اور غیروں نے بھی دیکھے حتیٰ کہ دشمنوں نے بھی دیکھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ تیرہ سال تک دشمنوں کی طرف سے ظلم وبربریت کا نشانہ آپ کے ماننے والوں، آپ کے عزیزوں اور خود آپ کو بنایا گیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور پھر آپ کو ختم کرنے کے لئے آپ پر فوج کشی کی گئی۔ لیکن سراپا رحمت وشفقت جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں، جب ظلموں کی داستانیں رقم کرنے والے خود اپنے ظلموں کو یاد کر کے آپ سے چھپتے پھرتے ہیں یا مکہ سے فرار ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کے عزیزوں کے ذریعے پیغام بھیجتے ہیں کہ اگر امن سے رہنے کا وعدہ کرتے ہو تو مکہ کی گلیاں اور بازار اور گھر آج بھی تمہیں آزادی سے رہنے کا حق دیتے ہیں۔ آج تمہارا واسطہ اللہ تعالیٰ کے اُس عظیم رسول سے پڑا ہے جو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پس آج یہ عظیم رسول تمہارے تمام سابقہ ظلموں کو معاف کرتے ہوئے تمہیں اس شہر میں امن سے رہنے کی اجازت دینے کا اعلان کرتا ہے اور یہ حسن سلوک دیکھ کر دشمن یہ اعلان کئے بغیر نہیں رہ سکے کہ واقعی آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پس اس سراپا رحمت سے اپنوں نے ہی فیض نہیں پایا بلکہ دشمنوں نے بھی اس کے حیرت انگیز نظارے دیکھے۔ حتیٰ کہ جانور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فیضیاب ہوئے۔ کہیں اونٹوں پر غیر ضروری بوجھ لادنے سے آپ منع فرما رہے ہیں تو کہیں چڑیا کے انڈے اٹھائے جانے کے ظلم سے آپ اپنے ساتھیوں کو منع فرما رہے ہیں تو کہیں چیونٹیاں جن کو مسلنے سے انسان گریز نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فیض پا رہی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

پس یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ رحمۃ للعالمین ہیں جن سے ہر ایک نے فیض پایا اور پھر صرف مادی، دنیاوی، معاشرتی اور زندگی سے تعلق رکھنے والی باتوں میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چشمے جاری نہیں ہوئے بلکہ اس رب العالمین نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہہ کر مخاطب کر کے فرمایا تو پھر اپنی روحانی پرورش کا فیض بھی اس رحمۃ للعالمین کے ذریعے جاری فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ایک ایسی کامل شریعت جاری فرمائی اور قرآن کریم جیسی عظیم کتاب آپ پر اتاری جو ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف روحانی بلکہ معاشی، معاشرتی، اخلاقی، علمی، سائنسی غرض کہ ہر پہلو ہر مضمون کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور ایسے مخفی خزانے اس کتاب میں ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں اور

رحمۃ للعالمین کے کامل پیروؤں کو ملتے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں فکر پیدا ہوتی ہے جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بھی سنتے ہیں کہ میرے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد کچھ عرصہ تو میرے حقیقی متبعین اس آخری کتاب پر عمل کرنے والے ہوں گے لیکن پھر قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اس پر عمل کرنے والے مشکل سے ملیں گے۔ علماء کہلانے والے جن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ قرآن کے علوم و معارف سکھائیں گے اور رحمۃ للعالمین کے ذریعے خدا تعالیٰ نے جو ہم پر احسان کیا ہے اس کے خزانے لٹائیں گے لیکن جب ان عالم کہلانے والوں کے پاس ان علوم و معارف کی تلاش میں جائیں گے تو وہاں جہالت کے سوا کچھ نہیں دیکھیں گے۔ فتنہ و فساد اور خود غرضیوں کے سوا ان میں کچھ نظر نہیں آئے گا۔ امن و سلامتی کی تلاش کرنے والا انسان رحمۃ للعالمین کی تعلیم سے فیض پانے کی خواہش کرنے والا انسان رحمۃ للعالمین کی سیرت پڑھ کر اس سے متأثر ہونے والا انسان اس بات کی تلاش میں سرگرداں انسان جب علماء کے نمونے دیکھے گا تو پریشانی کے سوا اسے کچھ نہیں ملے گا۔ قرآن کریم کے اس دعویٰ کی سچائی دیکھنے کی جستجو کرنے والا انسان کہ یہ کامل اور مکمل کتاب ہے جب علماء کے پاس جائے گا تو خالی ہاتھ آئے گا۔ ایسے میں وہ پریشان ہوگا کہ اگر یہ کتاب سچ ہے، اگر اسوۂ حسنہ میں رحمۃ للعالمین نے ہمیں جو نمونے دکھائے ہیں وہ سچ ہیں تو کیا وہ رحمت، وہ فیض، وہ خدا تعالیٰ کے فضل صرف چودہ صدیاں پہلے تک ہی محدود رکھے گئے تھے؟ رحمۃ للعالمین کا فیض تو تمام عالموں اور تمام زمانوں تک پھیلا ہوا ہونا چاہئے تھا۔ کیا اب ہم صرف پرانے قصے کہانیاں پڑھ کر ہی خوش ہو جائیں گے کہ چودہ صدیاں پہلے یہ فیض مسلمانوں نے پایا۔ بلکہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے غیر مسلموں نے بھی پایا۔ کیا ہم صرف اسی پر خوش ہوں گے؟ اب صرف پہلی کہانیاں سنا کر دنیا کو متاثر کریں گے اور پھر ہم اس وقت مزید مایوس ہو جاتے ہیں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پڑھتے ہیں کہ خلافت ملوکیت میں تھوڑے عرصے بعد ہی بدل جائے گی اور پھر ایک ایسا اندھیرا زمانہ آئے گا جو سینکڑوں سالوں پر محیط ہوگا جیسا پہلے انبیاء کے ماننے والے اور علماء نے دین میں بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔ مسلمانوں میں بھی یہی کچھ ہوگا۔

پس اندھیرے زمانے کی اطلاع کی حدیث، علماء کے بگڑنے کی حالت کی خبر اور عملاً یہ سب کچھ دیکھ کر ایک دردمند مسلمان تڑپ کر کہے گا کہ اے اللہ! اے رب العالمین! تُو تو سب عالموں کا رب ہے! تُو تو سب زمانوں کا رب ہے۔ تو نے تو ہر زمانے کی روحانی اور مادی پرورش کرنے کے سامان کا اعلان کیا ہے۔ تو پھر آج ہم اس روحانیت سے کیوں محروم ہیں۔ ہم رحمۃ للعالمین کی رحمت سے فیضیاب کیوں نہیں ہو سکتے۔ اس وقت ہمارے خدا کی ان حق کے متلاشیوں کو یہ آواز آئے گی کہ اس رحمۃ للعالمین کی اگلی پیشگوئیوں کو بھی تو دیکھو۔ اور جب ہم آگے دیکھتے ہیں تو وہاں محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی یہ جاں افزا اور دل کو خوش کرنے والے الفاظ نظر آتے ہیں کہ قرآن کریم کے ان الفاظ کو بھی پڑھو کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور ایک دوسری قوم بھی ہے جو پہلوں سے ملی نہیں لیکن ملے گی اور یہ سب کچھ دیکھے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے مسیح اور مہدی کی قوم ہے۔ مسیح موعود کا آنا میرا آنا ہوگا۔ اس کے ذریعے سے پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا اجراء ہوگا جو قیامت تک جاری رہے گی۔ رحمۃ للعالمین کی رحمت کے نظارے تمہیں ان میں نظر آئیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنے والوں کے نظارے تم ان میں دیکھو گے۔ قرآن کریم کے علوم و معرفت کے خزانے وہ مسیح موعود لٹائے گا۔ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے اس کے ماننے والے ہوں گے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق بنا کر بھیجا ہے اور پھر ہم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ایک شان سے پوری ہوئی۔ رحمۃ للعالمین کو اپنی امت کے بگڑنے کی جو فکر تھی اس کو ربّ العالمین نے اپنے وعدہ کے مطابق دُور فرمایا اور وہ عاشق صادق اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نشانات کے جلو میں دنیا میں آیا اور دنیا میں قرآنی علوم و معرفت کے خزانے لٹاتا ہوا اپنے کام کی تکمیل کر کے اور اپنے بعد خلافت کے نظام کے جاری رہنے کی خوشخبری دے کر رخصت ہوا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

آپ نے خلافت کے نظام کے جاری رہنے اور جماعت کی ترقیات کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔‘‘

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا‘‘۔

پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ جو خدا تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ ترقیات کا وعدہ کیا ہے یہ رحمۃ للعالمین کا ہی جاری فیض ہے تاکہ دنیا اپنے خدا کی پہچان کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹنے والی ہو۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو سلسلہ احمدیہ کی کامیابی اور خلافت کے نظام کے جاری رہنے کا فرمایا تھا اور خوشخبری دی تھی اس کا ایک ایک لفظ سچ نکل رہا ہے۔ دشمن نے خلافت اولیٰ میں سمجھا کہ بڑی عمر کا کمزور شخص خلیفہ بنا ہے اب جماعت ختم ہوئی کہ اب ختم ہوئی۔ لیکن اس کمزور شخص نے جو دنیا کی نظر میں کمزور تھا خلافت کے نظام کو اس طرح مضبوط بنیادوں پر قائم کیا کہ مخالفینِ احمدیت حیران و پریشان ہوگئے۔ پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو یہ سمجھے کہ ایک نوجوان ہے اس نے جماعت کو کیا سنبھالنا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ جماعت کے بہت سے سرکردہ افراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا انکار کرتے ہوئے خلافت کی بیعت سے باہر نکل گئے۔ لیکن خلافت ثانیہ کا باون سالہ دور گواہ ہے کہ وہ دَور دنیا میں جماعت کی ترقیات اور جماعت کے اندر انتظامی مضبوطی کا ایک شاندار دَور ثابت ہوا۔

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا تو جہاں خدمت انسانیت کے نئے راستے کھلے جماعتی ترقیات نے نئی راہیں دیکھیں وہاں مخالفین احمدیت نے حکومت اور طاقت کے زور پر قانوناً جماعت کی ترقیات کو روکنے کی مذموم کوشش کی لیکن یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

پھر خلافت رابعہ کا وقت آیا تو دشمن نے اپنے زعم میں جماعت کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے۔ لیکن جن ہاتھوں اور پاؤں کے سلامت رہنے کی خدا تعالیٰ نے ضمانت دی ہوئی تھی اس کو دشمن کس طرح کاٹ سکتا تھا۔ جماعت نے ترقی کی نئی منازل طے کیں اور دنیا کے ایک حصے پر MTA کے ذریعے سے احمدیت کا پیغام پہنچنا شروع گیا اور دشمن جو جماعت کے ہاتھ پیر کاٹنے کی کوشش میں تھا وہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر فنا ہو گیا۔

پھر خلافت خامسہ کا دور آیا تو پھر بعض غیروں کی نظریں اس طرف ہوئیں کہ اب دیکھتے ہیں جماعت کی حالت کیا ہوتی ہے۔ لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دلائی تھی کہ خلافت کے نظام کے ذریعے جماعت کی ترقی ہوگی وہ خدا جس نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے خلافت علی منہاج النبوۃ کی خوشخبری دی تھی تاکہ اس ذریعے سے دنیا رحمۃ للعالمین کے جاری چشمے سے فیضیاب ہوتی رہے اس نے مجھ جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ذریعے سے جماعتی ترقیات کے نئے دروازے کھولے۔ رحمۃ للعالمین کو دنیا کے ہر طبقے تک پہنچانے کا کام میرے ذریعے سے بھی اور افرادِ جماعت کے ذریعے سے بھی خدا تعالیٰ نے کروایا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

گزشتہ دنوں جیسا میں پہلے بھی گزشتہ خطبوں میں بتا چکا ہوں کہ امریکہ اور کینیڈا کے دوروں میں بھی میڈیا کے ذریعے دو کروڑ سے زائد افراد تک اسلام کا خوبصورت پیغام اور رحمۃ للعالمین کی خوبصورت سیرت پہنچانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

یہاں جرمنی میں بھی اس دورے میں مسجدوں کے افتتاح میڈیا نے، اخباروں نے، اور ٹیلیویژن نے گزشتہ دوروں کی نسبت زیادہ کور (Cover) کئے ہیں۔ دنیا نے جب اس محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی زندگی پر حملہ کیا اور اسلام کو بدنام کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دینے کے بھی نئے راستے کھول دیئے۔ نئے راستے سمجھائے، نئے طریقے سمجھائے۔ اسلام کی امن پسند اور بھائی چارے کی تعلیم کو دنیا کو بتانے کی بھی توفیق ملی۔ گزشتہ دنوں میں نے برٹش پارلیمنٹ میں دوبارہ خطاب کیا تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہی بتائی۔ علاوہ دوسرے جرنلسٹس کے وہاں ایک پاکستانی جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک پاکستانی اردو اخبار کے نمائندے ہیں یا وہاں کے لندن کے ایڈیٹر ہیں، وہ بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کو میں نے کہا کہ تم پاکستان میں تو ہمیں غیر مسلم کہتے ہو۔ اب میں تمہیں مانوں گا کہ اگر تم صحیح انصاف پسند جرنلسٹ ہو تو یہ لکھواپنے اخبار میں کہ مرزا مسرور احمد نے برٹش پارلیمنٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

پس یہ لوگ جو گھر بیٹھے ختم نبوت کے نعرے لگاتے ہیں یہ نہ ہی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کو دنیا کو بتا سکتے ہیں اور نہ ان میں اتنا حوصلہ ہے کہ بتا سکیں اور نہ اتنا علم ہے کہ بتا سکیں۔ پس یہ آج احمدی ہی ہیں جو اس کام کو لے کر اٹھے ہوئے ہیں اور یہ بیڑا ہم نے اٹھایا ہے اور اس کو انشاء اللہ انجام تک ہم ہی ہیں جنہوں نے پہنچانا ہے۔ آج دنیا کا میڈیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ اسلام جو جماعت احمدیہ پیش رہی ہے دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ یہ ہر ایک کے علم میں آنا چاہئے کیونکہ یہ دنیا کے امن کی ضمانت ہے یہ دنیا میں محبت اور بھائی چارہ پھیلانے کی ضمانت ہے۔ بلکہ بہت سا پڑھا لکھا طبقہ اور بعض سیاسی لیڈرز نے بھی کہا کہ اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم ہمارے سامنے کبھی بھی نہیں آئی۔ کینیڈا میں ایک اخبار کے نمائندے نے یا اخبار کے مالک نے جنہوں نے ڈینش کارٹونوں کو لے کے بھی اپنے اخبار میں شائع کیا تھا، وہ بھی اس پریس میٹنگ میں آیا ہوا تھا۔ اور اب اس نے اپنے اخبار میں یہ آرٹیکل لکھا کہ میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔ لیکن آج مرزا مسرور احمد نے مجھے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دکھایا ہے اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ اسلام امن پسند مذہب ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

بعض فنکشنز میں مسلمان پڑھا لکھا طبقہ، بعض قونصلیٹ اور بعض اسلامی ملکوں کے ایمبیسیڈر وغیرہ بھی اور ایسی تنظیمیں جو شدت پسندی کے خلاف ہیں ان کے سربراہان بھی، ان کے مسلمان لیڈر بھی آئے ہوئے تھے جنہوں نے مجھے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات ہمیں نہیں آتے تھے اور ہم ٹال مٹول سے کام لیتے تھے۔ کھل کے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ آج تم نے یہ جواب دے کر اور ہمیں سمجھا کر ہمارے سر اونچے کر دیئے ہیں۔ امریکہ کے دو بہت بڑے اخباروں اور کینیڈا کا ٹی وی چینل جو پورے ملک کو کور (cover) کرتا ہے اور بی بی سی کے برابر ہے اس نے بھی کوریج کی۔ امریکہ اور کینیڈا کوئی چھوٹے ملک نہیں ہیں۔ فاصلوں کے لحاظ سے ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک بذریعہ جہاز بھی سفر کریں تو چار پانچ گھنٹے لگ جاتے ہیں یا اس سے زیادہ بھی لگ جاتا ہے اور ایک حصے سے دوسرے حصے میں وقت کا فرق بھی دو تین گھنٹے سے زائد تک کا ہے۔ یورپ میں تو اتنے فاصلہ میں چار پانچ ملک آ جاتے ہیں جتنا وہ ایک ملک ہے۔ پس وہاں کے ہر طبقے تک یہ پیغام پہنچنا خلافت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کی دلیل ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

ان ٹی وی چینلز اور اخباری نمائندوں کو میں نے یہ بھی کہا تھا کہ آج تم اسلام کے پیغام کو نہیں مانو گے تو تمہاری نسلیں ضرور اس کی آغوش میں آئیں گی۔ یہی ایک مذہب ہے جسے رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کے ذریعے دنیا کی بھلائی کے لئے بھیجا ہے۔ لیکن ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، جو رحمۃ للعالمین کے غلامِ صادق کے ماننے والوں کی جماعت ہیں، ہم جو اس بات کو لے کر اٹھے ہیں کہ ہم نے دنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہمیں بھی اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا جو خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے جو خدا تعالیٰ سے دور ہٹ رہی ہے۔ یہ حالت آج سے چودہ سو سال پہلے بھی دنیا کی تھی۔ یہ کوئی نئی حالت نہیں ہے۔ یہ دَور آتے رہتے ہیں۔ جب یہ حالت چودہ سو سال پہلے تھی تو رحمۃ للعالمین کی راتوں کی نیندیں ختم ہو گئی تھیں۔ دل بے چین تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ کیا تُو اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

پس اگر آج ہم رحمۃ للعالمین سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں بھی دنیا کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اس زندہ خدا کے آگے جھکنے والا بنانے کے لئے کوششوں کی ضرورت ہے جو

ہماری کوششوں سے زیادہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے کئے گئے وعدے کے مطابق کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' خود ہی ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے کہ اسلام کا پیغام اس کی حقیقی روح کے ساتھ دنیا میں پھیل رہا ہے۔ ہم تو صرف وہی مثال ہے کہ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا غیر معمولی طور پر میڈیا کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر طبقے تک یہ پیغام پہنچا رہا ہے۔ کئی لوگ سفر کے دوران مجھے ملتے ہیں۔ کہیں سیر پر جاؤں۔ امریکہ میں بھی بعض جگہوں پر میں گیا ہوں دور دراز علاقوں میں، یا سروسز پر پیٹرول اسٹیشنوں پر اگر کھڑے ہوں تو بعض لوگ ملتے ہیں کہ ہم نے تمہارے بارہ میں، تمہارے پیغام کے بارہ میں فلاں اخبار میں پڑھا تھا یا انٹرنیٹ پر پڑھا تھا یا فلاں خبر میں دیکھا تھا۔ تو ان کو مزید لٹریچر دینے کا موقع مل جاتا ہے اور تعارف بڑھتا ہے۔

پس ہماری کوشش تو بے شک معمولی ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے راستے کھول رہا ہے جس سے تبلیغ کے میدان بھی وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ خود مسلمانوں میں بھی اور غیروں میں بھی نیک فطرتوں کو رحمۃ للعالمین کی حقیقی تعلیم کے ساتھ جڑنے کی ہدایت فرما رہا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

مسلمانوں میں سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو اس بات کی تلاش میں ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم کہاں پائیں۔ رحمۃ للعالمین کا حقیقی اُسوہ کہاں دیکھیں اور غیر مسلموں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو دل کے سکون اور چین کے لئے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے بے چین ہیں۔ ایسے لوگ جن تک ہمارا پہنچنا مشکل ہو ان تک خود خدا تعالیٰ پہنچتا ہے۔ یا پھر ایسے بھی لوگ ہیں جن کے دل کسی دلیل سے قائل نہیں ہوتے، ان کی بھی خدا تعالیٰ خود راہنمائی فرماتا ہے۔ پس جس طرح ہمارے آقا کا دل بے چین تھا کہ کیوں لوگ ہدایت کی طرف نہیں آتے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اس آقا کے غلام کا دل بھی بے چین تھا۔ انہوں نے بھی بڑی رو رو کر دعائیں کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑی گریہ وزاری کی کہ دنیا ہدایت پا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اس طرح بھی چلتا ہے کہ اپنے وقت پر ان دعاؤں کے طفیل کچھ نیک فطرتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ ان دعاؤں کو سنتا ہے اور لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کی چند مثالیں اور نمونے بھی میں نے لئے ہیں جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بے شمار ہزاروں نمونے ایسے ہوتے ہیں۔ چند ایک مثالیں میں دیتا ہوں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

بورکینا فاسو جو افریقہ کا ایک دور دراز ملک ہے وہاں کے ایک گاؤں میں ایک دوست ادریس صاحب جو کہ مسلمان ہیں، ان سے بحث ہو رہی تھی۔ تو انہی دنوں میں انہوں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ ایک ہجوم میں کھڑے ہیں اور حیرانی سے دیکھ رہے ہیں کہ اتنی زیادہ مخلوق اکٹھی ہے۔ اسی اثناء میں دیکھا کہ اس جم غفیر کے درمیان ایک شخص نہایت سفید پگڑی سر پر باندھے کھڑا ہے۔ ساتھ ہی ان کو آواز آئی کہ یہ مہدی ہیں اور یہ سب مہدی کے ماننے والے ہیں۔

آنکھ کھلنے پر وہ کہتے ہیں میں سمجھ نہ سکا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ مگر معلم صاحب جن سے ان کی یہ بحث ہوتی تھی، وہ کہتے ہیں کہ ان کے منہ سے میں نے بار بار مہدی کا لفظ سنا تھا تو فوراً معلم صاحب کے گھر گئے اور کہا کہ تم کسی مہدی کی بات کیا کرتے تھے ان کی تصویر تو دکھاؤ اور جب تصویر دیکھی تو اللہ اکبر پکار اٹھے اور کہا کہ یہی وہی مہدی ہے جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

فرانس کے ایک نو احمدی وقاص صاحب کی والدہ نے خواب بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نماز ادا کر رہی تھی۔ میرے آگے ایک باریش شخص کھڑا ہے اور کچھ نہیں کہتا۔ یہ خواب پانچ چھ سال قبل کا ہے۔ کہتی ہیں کہ ایک سال پہلے میں اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں۔ یہی وہ بزرگ تھے جن کو پانچ چھ سال قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں خلیفہ وقت کو دیکھا۔ ان تمام واقعات نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا۔ جب واپس آئی تو میں نے بیٹے سے کہا اب مجھے احمدی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ چنانچہ یہ خاتون بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئیں۔

ناروے کا آٹھ دس سال قبل کا واقعہ ہے کہ میرا خطبہ نشر ہو رہا تھا کہ ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی۔ ملاقات کرنے پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور ان کی دنیا ہی گویا بدل گئی ہے۔ انہیں دعوۃ الامیر اور چند کتب دی گئیں اور چند دنوں کے بعد انہوں نے بیعت پر اصرار کیا۔ ان پر واضح کیا گیا کہ احمدیت کے قبول کرنے کے بعد بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ محض خدا کی خاطر اس صداقت کو اپنانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

پھر گیانا کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس دس سال پہلے عیسائی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ کچھ سال پہلے جب ان کو احمدیت کا تعارف ہوا تو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ بیعت کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ قرآن کریم میں خلافت کا ذکر ہے جو کہ سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں اور نہیں ہے۔ پس یہی سچی جماعت ہے۔ اب ان کے پاس یہ مضبوط دلیل ہے۔ جب مسلمانوں سے گفتگو ہو تو یہی کہتے ہیں احمدیت کا ایک خلیفہ ہے اگر تم خلیفہ پیش کر سکتے ہو تو بات ہوگی۔ جس پر دوسرے مسلمان لاجواب ہو جاتے ہیں۔

بلغاریہ میں بھی مخالفین نے مخالفت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ہمارے بعض احمدی احباب کو مفتی بلغاریہ کے آدمیوں نے لالچ وغیرہ دے کر جماعت سے انکار کرنے کے لئے بھی کہا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب نہ صرف ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاص کا نمونہ دکھا رہے ہیں اور خلافت احمدیہ کے ساتھ وفا کا تعلق ثابت کر رہے ہیں۔ ایک خاتون تھیں ان کے پاس تین افراد گئے اور جماعت سے انکار اور اپنے ساتھ شامل ہونے اور مدد کرنے کا کہا۔ اس پر ہماری اس مجاہدہ نے کہا کہ احمدیت سچی ہے اور میں اپنے خلیفہ سے مل کر آئی ہوں اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے مجھے تین چار خوابیں دکھائی ہیں اور بتا دیا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے اس لئے اب اسے چھوڑنے کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر الجزائر کی ایک خاتون ہیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں افرادِ خانہ کے ساتھ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہوں اور چینل گھما رہی ہوں کہ اچانک مجھے ایم ٹی اے مل گیا جہاں نومبائعین کے بارے میں کوئی پروگرام ہے۔ معمول سے مختلف ہے۔ وہ پروگرام ایک دریا یا سمندر میں ایک کشتی کے اوپر ہو رہا ہے جس میں دو افراد سوار ہیں اور کمپیئر مختلف احباب سے قبول احمدیت کی وجہ پوچھ رہا ہے۔ کہتی ہیں اس کے بعد مجھے خلیفۃ المسیح الخامس دور سے آتے نظر آئے۔ میں آپ کو بڑی توجہ سے دیکھ رہی ہوں لیکن وہ میرے اردگرد کے لوگوں سے متوجہ ہوتے ہیں لیکن لوگ کوئی توجہ نہیں کرتے۔ میں اپنے دل میں کہتی ہوں کہ یہ لوگ توجہ کیوں نہیں کرتے۔ اتنے میں مجھے ایک غیر معمولی آواز سنائی دیتی ہے جو میرے دل اور کانوں کو یہ کہتی ہوئی چیرتی ہوئی گزر جاتی ہے کہ یہ خدا کا نور ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اس کے دل میں ڈالتا ہے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ سننے کے بعد میں نے کہا **الحمد للّٰہ الذی ھدانا**...... اور یہی پڑھتے ہوئے میری آنکھ کھل گئی۔

کبابیر کا ایک واقعہ ہے کہ 2012ء میں پروگرام 'مجالس الذکر' میں عراق سے ایک دوست شامل ہوئے اور بذریعہ فون اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل کی بات ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا اور میں عراق میں مسلمانوں کے بدتر حالات کی وجہ سے بہت مغموم اور اداس تھا۔ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ پھر نماز اور روزے وغیرہ اور عبادات کا کیا فائدہ ہے؟ چنانچہ بڑے غم کی حالت میں ایک رات لیٹ گیا۔ اس رات خواب میں ایک صاحب نظر آئے جو بڑی جلالی آواز میں فی البدیہہ تقریر کر رہے تھے۔ خواب میں سمجھایا گیا کہ یہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ چنانچہ اثنائے خطاب آپ نے ایک شعر پڑھا جو اس طرح تھا:

تَرَکْنَا ھٰذِہِ الدُّنْیَا لِوَجْہٍ
وَاٰثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَی الْجَمَال

بیدار ہونے پر میں نے فوراً اس شعر کو اس طرح لکھ دیا۔ اس شعر کے علاوہ کوئی اور بات مجھے یاد نہیں رہی۔ میں اس خواب سے بہت متاثر ہوا۔ اس دن سے اس شعر کی تلاش میں لگا رہا۔ کئی قسم کی کتب اور دیوان دیکھتا رہا۔ مگر کہیں شعر کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ایک عرصے بعد اتفاقاً ٹی وی چینل سیٹ کر رہا تھا کہ اچانک ایک چینل سے اسی شعر کی آواز آئی۔ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا تھا اور اسی چینل یعنی MTA میں اس قصیدہ کی آواز کے ساتھ ساتھ ایک شخص کی تصویر نظر آئی۔ یہ بالکل وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روپ میں دیکھا تھا۔ اس تصویر کے نیچے نام تحریر تھا 'الامام المہدی والمسیح الموعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام'۔ اس واقعہ نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ایک ہفتہ تک کانپتا رہا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

ایک نومبائع دوست مراکش کے رہنے والے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے بچپن میں خواب دیکھا کہ میں دادا اور دادی کے گھر ہوں۔ گھر کا صحن بہت بڑا ہے جس کے آگے گھر کا بہت بڑا دروازہ ہے۔ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں جلدی سے دروازے کی طرف دوڑا کہ سب سے پہلے دروازہ کھولوں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ باہر ایک بہت خوبصورت آدمی بڑا کوٹ پہنے ہوئے کھڑا ہے۔ میں پیچھے ہٹتا ہوں تا کہ وہ اندر داخل ہو جائے۔ جب وہ شخص اندر صحن میں داخل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ بہت روشن ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ کچھ عرصہ قبل جب وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے تو چینل گھماتے ہوئے ایم ٹی اے نظر آیا۔ دلچسپی بڑھی اور ایک دن ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔ تب انہیں اپنا خواب یاد آیا کہ ہمارے گھر میں بڑا کوٹ پہنے کوئی شخص داخل ہوئے تھے۔ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ تب انہوں نے اپنی فیملی میں سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر ان کے بیوی بچوں نے بھی بیعت کر لی۔

پھر اسی طرح سوڈان سے ایک خاتون ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے کافی عرصہ قبل تین خوابیں یکے بعد دیگرے دیکھیں۔ پہلی میں آسمان پر کلمہ طیبہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ آگ سے لکھا ہوا دیکھا۔ دوسری خواب میں چاندی کے رنگ سے لکھا ہوا دیکھا اور تیسری خواب میں ایک کمرہ دیکھا جس کے گرد ایک بہت بڑی جماعت ہے اور مجھے کہا گیا کہ اندر جاؤ تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے دستخط کر دیں۔ میں داخل ہوئی تو ایک شخص سفید لباس میں ملبوس ایک اونچی جگہ پر بیٹھا ہے لیکن اس کا چہرہ واضح نہیں ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مجھ سے ایک سفید کاغذ لیا اور اس پر احمد نام سے دستخط کر دیئے۔ اور کاغذ مجھے دے دیا۔ جب باہر نکلی تو باہر موجود لوگوں نے پوچھا کہ کیا دستخط کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ کہتی ہیں میں اس دن سے خدا سے دعا کر رہی ہوں کہ اس راز کو منکشف کرے۔ پھر میں نے حال ہی میں جب اپنے خاوند کو بتایا تو انہوں نے یہ تاویل کی کہ اس سے مراد بیعت ہے۔ میں شروع میں ان لوگوں سے متعجب ہوتی تھی اور ان کے بارے میں پوچھتی تھی جنہیں وہ ٹی وی پر دیکھتے تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ خود مجھے وہ سب سننے میں مزا آنے لگا۔ اور میری شرح صدر ہو گئی۔

اسی طرح الجزائر سے ایک خاتون ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ دو سال قبل بیعت کی ہے۔ اس سے قبل میں کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور کبھی حضرت مصلح موعود کو اور کبھی خلیفہ رابع کو خوابوں میں دیکھا کرتی تھی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ٹیلیویژن کے ذریعے پہلے انہوں نے دیکھ لیا ہو۔ کہتی ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں مسجد میں ہوں جس کی کھڑکیاں اور دروازے سبز رنگ کے ہیں۔ یہ خوابوں کا سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ میرے بھائی نے جب بیعت کی تو میں نے کہا کہ روز نئی جماعت آ جاتی ہے۔ یہ سب افتراء ہیں اور بجائے توحید اور اتحاد کے ملّت فرقوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ لیکن جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ قرآن کریم کی مدح میں سنا تو میں نے کہا اس ترتیب سے مختلف حروف کا قصیدے میں استعمال کرنا اس زمانے میں اور اس عمدگی اور مہارت سے کسی شاعر یا کاتب کا کام نہیں ہے اور ناممکن ہے کوئی ایسا قصیدہ لکھ سکے جو اپنے الفاظ اور ترتیب اور انداز میں جاہلی دور میں لکھے گئے فصیح و بلیغ اشعار سے بھی بالا ہے۔ بہرحال میں نے پھر بھی کوئی توجہ نہ دی اور ان خوابوں کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ایک خواب میں دیکھا کہ میں ایک مسجد میں ہوں جس کی بہت سی کھڑکیاں اور دروازے ہیں اور اس کا

رنگ سبز ہے اور بالکل وہی منظر ہے جو میں نے ایم ٹی اے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کا دیکھا جو مسجد کے ساتھ ملحق ہے۔ اس کے ایک سال کے بعد میں نے کمپیوٹر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو مجھے وہم لگا کیونکہ جو پہلے شخص دیکھا تھا اور یہ شخص مجھے آپس میں بہت مشابہ لگے۔ اس پر میں نے استخارہ کیا تو دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی کشتی پر سوار ہوں اور میرا دم گھٹ رہا ہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

پھر یمن سے ایک خاتون ہیں۔ مجھے لکھتے ہوئے کہتی ہیں کہ بیعت سے قبل خلافت اور خلفاء کے بارے میں گاہے بہ گاہے خوابیں آتی تھیں اور بعض خلفاء سے ملاقات ہوتی تھی۔ جن میں آخری ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہوئی جو مجھے بعد میں علم ہوا کہ خلیفہ رابع ہیں۔ پہلے شکل دیکھتی رہی لیکن علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں۔ بعد میں پتہ لگا کہ وہ ہیں۔ ان خوابوں کے بعد میں خود سے سوال کرتی اور میاں سے بھی ذکر کرتی کہ کیا دوبارہ خلافت قائم ہو سکتی ہے؟ تو یہی جواب ملتا کہ آپس میں لڑنے جھگڑنے والی اور کئی اختلاف رکھنے والی جماعتوں میں تو بہر حال خلافت نہیں ہوسکتی۔ ایک خواب میں دیکھا کہ ایک مسکراتے ہوئے خوش وخرم شخص آئے ہیں اور انہوں نے میری طرف بڑی شفقت اور مہربانی سے دیکھا اور بڑی وضاحت سے سورۃ اخلاص پڑھی جو میں نے بھی دہرائی۔ پھر انہوں نے سورۃ ابراہیم پڑھی جو پہلی طرح واضح نہیں تھی۔ اس کے ایک ہفتے بعد اتفاق سے ایم ٹی اے تھری (three) پر اس شخص کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ لیکن جب سنا کہ آپ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے اور وحی کے نزول کے مدعی ہیں تو اسی ایک بات کو ان سے اعراض کے لئے کافی سمجھا اور چینل چھوڑ دیا۔ لیکن اس کے بعد وہ پھر خواب میں آئے اور فرمایا کہ مجھے وحی ہوتی ہے اور میں مہدی ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ کو سچا نہیں سمجھتی اور یہ کہہ کر آپ کو چھوڑ کر جانے لگی تو آپ نے دعا کے لئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے اور عابدانہ حلیہ میں کہا کہ میرے بارے میں یونہی فیصلہ نہ کرو۔ بلکہ میں جو پیغام لایا ہوں اسے سنو۔ اس کے بعد میں نے باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ اور میرے میاں نے کتابیں ڈاؤن لوڈ کیں جن کے مطالعہ کے بعد میرے لئے تقویٰ سے کام لیتے ہوئے آپ کی تصدیق کے سوا کوئی گنجائش نہ رہی۔ خدا کی قسم میں نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق پایا اور بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ بیعت سے قبل میں نے تیسری بار خواب میں دیکھا گویا قیامت آ گئی ہے اور پہاڑ اڑائے جا رہے ہیں اور زمین اندر دھنس گئی ہے۔ میں اس حال میں بعض لوگوں کو اور چرنے والے جانوروں کو اکٹھا کر رہی ہوں۔ لوگ بڑی تضرع سے خدا کے حضور دعا کر رہے ہیں اور اپنے نجات دہندہ مہدی علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں۔ اچانک آپ علیہ السلام مجھے کسی قدر فاصلہ پر نظر آ جاتے ہیں۔ میں آپ کی طرف بڑھنے لگتی ہوں تو ایک بڑے خوفناک سانپ نے میرا راستہ روکا جس کے کئی منہ تھے لیکن میں سیدی وحبیبی حضرت احمد علیہ السلام کی طرف آگے بڑھنے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے تھی۔ قبولِ احمدیت کے بعد مجھے ایک قریبی کا فون آیا جس نے مجھے کافر کہا اور حدیث سنائی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمہیں ایک سفید راستے پر چھوڑ رہا ہوں جس سے سوائے ہلاک ہونے والے کے کوئی نہیں ہٹے گا۔ اس حدیث کا میرے دل پر بڑا اثر ہوا اور میں ڈر گئی کہ گمراہ نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے خوب تضرع سے خدا کے حضور دعا کی اور مجھے یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے خائب وخاسر نہیں کرے گا۔ الحمدللہ کہ اسی رات میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نئے دل لبھانے والے لباس میں دیکھا۔ آپ نے مجھے بڑی تاکید سے فرمایا میں مسیح موعود ہوں، میرے پیغام کی تبلیغ کرو۔ اس راہنمائی پر میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اگلے دن وہی شخص ایک اور آدمی کے ساتھ ہمارے گھر آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں اور چلا گیا۔ اگلے دن اس کے بیٹے نے بتایا کہ وہ شخص بستر پر پڑا ہے اور حالت بہت تشویشناک ہے اور اس نے اپنے باپ کو اس حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ ساتھ ہی قرض چکا دیتا ہے۔

حسام صاحب جن کا تعلق بیت المقدس سے ہے کہتے ہیں کہ تقریباً دس سال قبل ایک بہت ایماندار صوفی تھا اور خدا تعالیٰ سے مجھے بہت زیادہ محبت تھی تاہم میرا کسی سیاسی یا مذہبی فرقے سے کوئی تعلق نہ تھا اور شدت محبت الٰہی کی وجہ سے قریب تھا کہ مَیں ہوش کھو بیٹھوں۔ اسی حالت میں مَیں نے خود سے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح اگر مومنوں کے دلوں کو لبھانے والے ایک نغمے میں ڈھل جائے تو کیسی لگے۔ تو اس سوال کا جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے خواب میں اس طرح ملا کہ میں نے خود کو بلند فضا میں مختلف سیاروں کے درمیان پایا۔ جہاں اچانک مجھے ایک عجیب سریلی آواز میں لا الٰہ الّا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ کی آواز سنائی دی۔ یہ مسحور کن اور لذت بھری آواز میرے کانوں میں رچ بس گئی۔ پھر چند ماہ قبل مختلف چینل بدل رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ پر آپ کی پیاری آواز سنی تو میں نے فوراً پہچان لیا کہ وہ جو تسبیح کی مسحور کن آواز میں نے سنی تھی وہ یہی پیاری آواز تھی وہ آپ ہی کی تسبیح کی آواز تھی۔ پھر میں نے اسی چینل پر حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور یہ عین اس شخص کی تصویر تھی جسے میں نے اسی عرصے میں خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھے دیکھا تھا اور اس نے عربی چوغہ پہنا ہوا تھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اس دیکھنے کے انداز سے مجھے ایسے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں ہوا تھا لہٰذا یہ ایک اندازہ ہی تھا۔ اس کے کافی عرصہ کے بعد دیکھا کہ میں ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی دیکھتا ہوں کہ بکثرت لوگ ہمارے سے برعکس دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ لوگ ہماری طرح منظّم نہ کھڑے تھے بلکہ ایسے تھے کہ گویا وہ کسی بازار میں ہیں اور کسی کو کسی سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا قبلہ بھی ہم سے مختلف تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں میں اور میرے ساتھ والی جماعت ہدایت سے ہٹ تو نہیں گئے۔ لیکن پھر مجھے خواب کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے تسلی کرائی اور میں نے دیکھا کہ میری روح جسم کو چھوڑ کر بلند آسمانوں کی طرف چلی گئی ہے اور میں نے کلمہ طیبہ پڑھا اور آنکھوں سے شدتِ فرط سے آنسو بہنے لگے۔ آج بیعت کی قبولیت کا خط وصول کر کے ان خوابوں کی تعبیر سمجھ آ گئی۔ یہ پچھلے سال 2012ء کی بات ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت کے تعلق میں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر خطبات دیئے تھے وہ خطبات لوکل زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ انہوں نے اپنے ریڈیو اسٹیشن پر نشر کئے۔ ان خطبات کو سن کر ایک عیسائی شخص نے کہا کہ میں اگرچہ مذہباً عیسائی ہوں لیکن جس عمدہ انداز سے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننے کو ملا ہے اس سے میرا دل اسلام کے قریب ہوا ہے۔ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر آج مجھے دکھائی گئی ہے اگر یہ واقعی سچ ہے تو خدا کی قسم اسلام جیسا مذہب دنیا میں کوئی نہیں۔ ان کے گرد بہت سے مسلمان بھی بیٹھے تھے۔ ان صاحب نے کہا کہ آج اگر میں عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں تو سوائے احمدیت کے مَیں کہیں اور نہیں جاؤں گا کیونکہ جب بھی ان کا پروگرام سنا ہے دل ہمیشہ مطمئن ہوا ہے۔ جو مسلمان ان کے قریب بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ احمدیت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارتی ہے آپ کیسے ان کو سچا مان رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ جو کچھ آج میں نے سن لیا ہے اس نے میرے دل کو پھیرا ہے اس سے قبل مَیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور ہمیشہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) Terrorist سمجھتا تھا اور آج اس پروگرام کے بعد مجھے حقیقی چہرہ دکھائی دیا ہے اور میرا دل بدل گیا ہے۔

پھر بورکینا فاسو کے امیر صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نے وہاں بیعت کی ہے۔ جب ان سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں ہمیشہ اس بات پر غور کرتا تھا کہ آخر کیوں سب مسلمان صرف احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ایک روز میں ریڈیو احمدیہ پر خلیفۃ المسیح کا نیا خطبہ سن رہا تھا جس میں انہوں نے کارٹونوں کے مغربی پروپیگنڈا کا جواب دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنانے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ سن کر میں نے سوچا کہ اس قدر حکمت اور دانائی کی نصیحتیں تو آج تک کسی مولوی نے ہمیں نہیں کیں۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر ہر ہفتے خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ سننا شروع کر دیا اور باقاعدگی سے سنتا رہا۔ ان خیالات نے میری کایا پلٹ دی اور میں نے بیعت کر لی۔ مجھے میرے سوالات کا جواب مل گیا کہ سب اس لئے احمدیوں کے مخالف ہیں کہ یہ اصل میں خدا تعالیٰ کی ہی جماعت ہے اور یہی سچوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

پس کیا یہ کسی انسان کا کام ہے کہ یوں مجبور کر کے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کرے، حقیقی اسلام کی طرف مائل کرے۔ یہ ثابت کرے کہ رحمۃ للعالمین کا فیض تمام زمانوں تک جاری ہے۔ کیا نیک فطرتوں کی آج راہنمائی فرما کر اللہ تعالیٰ اپنے رب العالمین ہونے کا ثبوت دے رہا ہے یہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ روحانی پرورش کے سامان بند نہیں ہو گئے۔ یا یہ دلی خواہشات کسی جادو کا اثر ہے۔ یقیناً یہ رحمۃ للعالمین کے ساتھ رب العالمین کے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ وہ سب طاقتوں کا مالک خدا تا قیامت انسانیت کو شیطان کے پنجے سے بچانے کے لئے راہنمائی فرماتا رہے گا۔ اس جماعت میں شامل کرتا رہے گا جو رحمۃ للعالمین کے حقیقی غلام کی جماعت ہے تاکہ دنیا کے سب پاک فطرت رحمۃ للعالمین کے رواں فیض سے بھی حصہ پاتے رہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راہنمائی کے ساتھ جو خود پاک فطرت لوگوں کی کر رہا ہے، ان لوگوں کی راہنمائی کر رہا ہے جن پر اس کی رحمت کی نظر ہے، ہماری بھی ذمہ داری لگائی ہے کہ اپنے عملوں سے اور اپنی تبلیغ سے رحمۃ للعالمین کے پیغام کو دنیا کو پہنچا کر اسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کرتے رہیں۔ انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے ایک تڑپ اپنے اندر پیدا کریں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

پس اے غلامانِ مسیح محمدی! اے رحمۃ للعالمین کے عاشق صادق کے غلامو! اور اے رحمۃ للعالمین کی محبت کا دم بھرنے والو! اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ! اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ اپنی سوچوں کو ملاؤ، اپنے عملوں کو ملاؤ، اپنی دعاؤں کو ملاؤ اور دنیا میں جلد تر رحمۃ للعالمین کا جھنڈا لہرانے میں حصہ دار بن جاؤ۔

یہ تڑپ آج جرمنی میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور امریکہ میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور کبابیر کے رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ رحمۃ للعالمین کی انسانیت پر رحمت کی تڑپ کا ادراک ہم نے عرب کو بھی کروانا ہے اور عجم کو بھی کروانا ہے۔ یورپ کو بھی کروانا ہے اور امریکہ کو بھی کروانا ہے اور دنیا کے ہر خطے کو کروانا ہے۔ امریکہ اور کبابیر کے افراد جماعت جیسا کہ میں نے جمعہ پر بھی ذکر کیا تھا ان کے بھی جلسے ہو رہے ہیں۔ اس وقت اپنے ممالک میں اپنی جلسہ گاہوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے جلسوں کے ذکر اور پیغام کا بھی آج مجھے کہا ہے۔ تو اس کا فائدہ تبھی ہے جب محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کا خوبصورت چہرہ اپنے ملک کے ہر فرد کو دکھانے کا عہد کریں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے ملک کے چپے چپے میں پھیلانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو، مجھے اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔

## جلسہ سالانہ جرمنی وامریکہ کی حاضری

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ امریکہ اور جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ سالانہ امریکہ کی حاضری ساڑھے چھ ہزار سے زائد ہے۔ اور جلسہ سالانہ جرمنی کی مجموعی حاضری 31317 (اکتیس ہزار تین سو سترہ) ہے جس میں سے مستورات کی حاضری 13673 اور مرد حضرات کی حاضری 17644 ہے۔ اس کے علاوہ تبلیغی مہمان 1290 شامل ہوئے۔ اِس جلسہ میں 57 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔ 3444 مہمان کرام، مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

☆......☆......☆

بعد ازاں افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں دعائیہ نظم اور پروگرام پیش کیا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں نے دعائیہ نظم اور ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں خدام کے ایک گروپ نے جرمن زبان میں دعائیہ نظم ترنّم کے ساتھ پیش کی۔ پھر عرب احباب کی باری آئی

تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے عربی زبان میں قصیدہ سے چند اشعار پیش کئے۔ آخر پر طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کے ایک گروپ نے دعائیہ نظم پیش کی۔

بڑے روح پرور ماحول میں یہ نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پُرنم تھیں۔ اس حال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## مختلف ممالک سے آئی ہوئی نومبایع خواتین کی حضور انور سے ملاقات

سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے آئی ہوئی نو مبائع خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خواتین کی تعداد بیس تھی اور ان کا تعلق جرمنی، ترکی، مراکش، فلسطین، اردن، روس اور پاکستان سے تھا۔ ان میں سے بعض خواتین نے آج ہی بیعت کی تھی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کون کون سی زبانیں بولنے والی ہیں جس پر منتظمات نے بتایا کہ انگلش، جرمن، عربی اور رشین بولنے والی موجود ہیں اور ان سب کی ترجمانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ عرب بہنوں کا ایک گروپ بیلجیم سے بھی جلسہ میں شرکت کے لئے آیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر کہ نئی شامل ہونے والی کون کون سی ہیں؟ نومبائعات نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ وہ کہاں سے ہیں اور کس قوم اور ملک سے ان کا تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر ان خواتین نے بتایا کہ ان کو جلسہ بہت اچھا لگا اور ایک اچھا تجربہ تھا۔ تمام انتظامات بہت عمدہ اور منظّم تھے اور سب کا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنی پہلی بار آئی ہیں تو اس پر اکثریت نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

ایک خاتون نے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ایک عرب خاتون نے حضور انور کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا جس کے غلاف پر اُس نے اپنے ہاتھوں سے خوبصورت کڑھائی کی ہوئی تھی۔

ایک جرمن خاتون (جو روس میں پیدا ہوئی تھی) نے حضور انور کی خدمت میں لکڑی کی بنی ہوئی ایک گڑیا پیش کی۔ یہ روس کا کلاسیکل کھلونا ہے۔ جس کے اندر سے چار، پانچ اور گڑیاں بھی نکلتی ہیں۔ اُس خاتون نے بتایا کہ یہ گڑیا ایک خاندان یعنی اولاد کی نشاندہی کرتی ہے اور اس نے بھی حجاب پہنا ہوا ہے۔ کیونکہ پہلے رشین عورتیں بھی حجاب لیتی تھیں۔ چونکہ انہیں اسلام کے عقائد سے ملتا جلتا لگا ہے اس لئے انہوں نے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے اس تحفہ کا انتخاب کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ رشین کو پسند ہے اور کئی ایک نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے۔

ایک عرب خاتون نے حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ہم سب کے لئے اتنی تکلیف اٹھا کر دور دراز کا سفر کرتے ہیں۔

ایک عرب خاتون نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ان کے ساتھ ایک عرب خاتون گئی تھیں جنہیں اسلام پسند نہیں تھا لیکن جس چیز نے ان کے دل پر اثر کیا وہ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کی عاجزی اور انکساری اور بہنوں سے پیار اور محبت سے ملنا ہے اور پھر حضور انور کا حضرت بیگم صاحبہ سے عزّت و احترام سے پیش آنا۔ اس چیز نے اسے بہت متأثر کیا اور اُس نے اسلام قبول کر لیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: پھر اپنے خاوندوں سے کہیں کہ وہ بھی ایسا رویّہ اختیار کریں۔

ایک روسی خاتون نے عرض کیا کہ وہ روس کے اُس علاقہ سے آئی ہیں جہاں حالات بہت خراب ہیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

پروگرام کے آخر پر بعض نو مبایعات خواتین نے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط پیش کئے۔

پروگرام میں جرمن ترجمانی کے فرائض نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبایعات مکرمہ عطیہ نور احمد ہوبش نے ادا کئے۔ جب کہ انگریزی میں بیلجیم سے آئی ہوئی ایک خاتون اور رشین میں ترجمانی کے فرائض اہلیہ مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مبلغ سلسلہ نے ادا کئے۔

نو مبایعات خواتین کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بج کر پچپاس منٹ تک جاری رہا۔

## مختلف ممالک کے نومبایع مرد حضرات کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ایک دوسرے ہال میں نو مبایع مرد حضرات کا حضور انور کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ غانا، آئیوری کوسٹ، نائیجر، سیریا، مراکش، الجزائر اور دیگر بعض ممالک سے تعلق رکھنے والے نو مبایعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے ان نو مبایعین کا اور خصوصاً آج کی تقریب میں دستی بیعت کرنے والوں کا تعارف حاصل کیا۔

☆......غانا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ اس کا تعلق غانا میں WA کے علاقہ سے ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر اُس نے بتایا کہ وہ ہاؤسا زبان بھی جانتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاؤسا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ موجود ہے وہ پڑھو۔

☆......ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میں اس وقت فرانس میں مقیم ہوں اور میری فیملی لبنان میں ہے۔ سیریا میں حالات کافی خراب ہیں۔ اس دوست نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میں مراکش سے ہوں اور بیمار ہوں۔ انہوں نے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھجواؤ۔ ہومیو پیتھک نسخہ تجویز کر کے بھجواؤں گا۔

☆......سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نو احمدی نوجوان نے اپنی خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میرے والد صاحب خواب میں آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ تم کس سے پیار کر رہے ہو۔ میرے پاس آؤ اور میری مدد کرو۔ اس پر میں خواب میں ہی رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا کی دعا پڑھنے لگا۔ چند دن بعد ایک اور خواب دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام آئے ہیں۔ آپؑ کا چہرہ بڑا حسین ہے۔ آپؑ کے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں۔ آپؑ بار بار مجھے کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ پڑھو۔ چنانچہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور دعا کی۔ اس کے بعد ایک دن میں نوئے وِیڈ (Neuwied) کی مسجد بیت الرحیم میں نماز ظہر پڑھ کر فارغ ہوا ہی تھا کہ بے ساختہ میں "رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا" کی دعا پڑھنے لگا اور یہ دعا پڑھتا رہا۔ بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہ عین وہی وقت تھا کہ جب سیریا میں میرے والد صاحب کو کار میں گولی لگی تھی اور یہ گولی ان کے سینہ میں لگی تھی۔ گولی آدھی جسم کے اندر گئی اور آدھی باہر رہی اور اس طرح خدا نے انہیں بچا لیا اور مجھے دعا "رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا" کا نظّارہ خدا تعالیٰ نے دکھا دیا۔ اس واقعہ کے بعد سے دل میں احمدیت کی محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ میں احمدیت سے عشق کرتا ہوں۔

☆......غانا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میری فیملی غانا میں ہے اور میں جرمنی میں اسائلم لینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ موصوف نے اپنے لئے اور اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......نائیجر (Niger) سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ میں اور میرا دوست ہم نئے احمدی ہیں اور ہم دونوں حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہم کو جماعت احمدیہ نے قبول کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا اور اُس کے مطابق زمانے کے امام کو قبول کر لیا۔

☆......ایک لبنانی الاصل نو مبایع نے بتایا کہ ایک روز میرے گیارہ سالہ بیٹے نے مجھ سے کہا کہ آپ ہر وقت ہمیں آخری زمانہ کے فتنوں سے ڈراتے رہتے ہیں، یہ تو بتائیں کہ یہ آخری زمانہ کب آئے گا؟ میں نے جواب دیا کہ اس میں تو شاید ابھی سینکڑوں سال رہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے جواب دیا کہ یہ بات درست نہیں ہے بلکہ ہم آخری زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔

پھر اس نے کہا کہ یہ جو آپ دجّال کے بارہ میں کہتے رہتے ہیں کہ وہ ایک عجیب الخلقت شخص ہوگا یہ بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ دجال کسی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد ایک قوم ہے اور ایسا دجال ظاہر ہو چکا ہے، لہٰذا ہم دجال کے زمانے میں ہی جی رہے ہیں۔

میں یہ سب کچھ سن کر سخت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں اس طرح کی معلومات کہاں سے ملی ہیں؟

اس سے بات کر کے معلوم ہوا کہ مختلف ٹی وی چینل دیکھنے کے دوران ایک دن اسے ایم ٹی اے کی جرمن نشریات دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد اس نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور یہ تمام معلومات اسے ایم ٹی اے سے ملی ہیں۔ چونکہ مجھے جرمن زبان نہیں آتی تھی اس لئے وہ اکثر امور کا ترجمہ کر کے میرے ساتھ بحث کیا کرتا تھا۔ مجھے اس کے اس طرز عمل پر شدید غصہ آیا اور میں نے اسے کہا کہ خبردار آج کے بعد تم نے یہ چینل نہیں دیکھنا۔ لیکن اندر ہی اندر مجھے اپنے بیٹے کی باتوں میں معقولیت دکھائی دی اور میں نے اپنے طور پر جماعت کے بارہ میں لوگوں سے پوچھنا شروع کیا۔ مجھے دو پاکستانی احمدی دوست ملے جنہوں نے مجھے کاسل میں ایک اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جہاں مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب اور رایا دعودہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کے ساتھ سوال و جواب کی کئی نشستوں کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میرا بیٹا درست کہتا ہے اور یہی سچی جماعت ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بچوں سمیت بیعت کر لی۔ (ان کی بیوی احمدیت کی صداقت کی قائل ہیں لیکن ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی)۔

حضور انور نے ان کے بیٹے کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ایسا دینی رجحان رکھنے والے بچے کو تو جامعہ احمدیہ میں جانا چاہئے۔

☆...... جرمنی میں پناہ گزین ایک الجزائری دوست نے بتایا کہ جماعت سے تعارف سے قبل میں نے اس کا کبھی نام تک بھی نہ سنا تھا۔ ایک روز میں اپنے لاگر (بیرک) میں واپس آیا تو دیکھا کہ لاگر میں رہنے والے دو افراد دیگر مہاجرین کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ میں نے ان کی باتوں میں امام مہدی کے آنے کی خبر سنی تو سخت برہم ہوا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ان شیاطین کے آنے سے یہاں پر موجود فرشتے چلے گئے ہیں۔ شروع شروع میں تو ان کے ساتھ میری گفتگو تمسخرانہ تھی لیکن مجھے محسوس ہونے لگا کہ میری ہر بات ہی ان کے سامنے غلط ثابت ہوتی ہے جبکہ ان کے پاس ان کے ہر دعویٰ کی قوی دلیل تھی۔ مجبور ہو کر میں نے کہا کہ میں ان کے بارہ میں کسی مولوی سے راہنمائی لیتا ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے ایک معروف عربی چینل سے فون کے ذریعہ رابطہ کیا۔ ہم قبل ازیں بھی اس چینل پر مختلف سوالات اور فتاویٰ کے لئے فون کیا کرتے تھے لیکن کئی کئی بار فون کرنے کے بعد ہمیں کوئی مناسب جواب ملتا تھا۔ اب جب میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں فون کیا تو انہوں نے کہا کہ تم فون رکھو ہم خود تمہیں فون کرتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے فوراً ہمیں فون کر کے کہا کہ احمدی تو پکے کافر ہیں، ان سے بچ کے رہیں۔ یہی نہیں بلکہ اب تقریباً ہر روز تین چار دفعہ اس چینل کی طرف سے ہمیں فون آنے لگا اور ہر بار ہمیں جماعت کے کفر کے بارہ میں فتاویٰ سنائے جاتے تھے۔

میں جب افرادِ جماعت کی بات سنتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہی سچی جماعت ہے لیکن ان مولویوں کے فتاویٰ کو سنتا تو جماعت کے بارہ میں شک میں پڑ جاتا۔ بہر حال میں احمدی احباب کی دی ہوئی کتب اور عربی ویب سائٹ پر مواد کا مطالعہ کرتا رہا جس کی بنا پر حق واضح ہو گیا۔

اسی دوران مجھے احمدی احباب کی طرف سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ یہاں پہنچ کر جب میں نے مختلف رنگوں اور قومیتوں کے لوگوں کو دیکھا تو میری کایا پلٹ گئی اور میں نے کہا کہ کیا یہ سب جھوٹے ہیں اور صرف میں ایک سچا ہوں؟ چنانچہ میں نے پورے دلی اطمینان کے ساتھ بیعت کر لی ہے۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں عربوں کی ایک خاصی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی اس لئے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ایک دن کی بجائے دو دن مجلس سوال و جواب منعقد کی جائے۔

پہلے دن مجلس سوال وجواب میں اس الجزائری دوست نے یہی سوال پوچھا کہ جب ہم آپ کی بات سنتے ہیں تو آپ سچے لگتے ہیں لیکن جب مولویوں کے فتاویٰ سنتے ہیں تو عجیب تذبذب کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

انہیں بتایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے بارہ میں پوچھنا ہے تو اس سے پوچھیں جس

نے مجھے بھیجا ہے۔ لہٰذا آپ صدق دل سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو انشراح صدر عطا فرما دے گا۔

اگلے روز انہوں نے بفضلہ تعالیٰ اپنی بیعت کا اعلان کر دیا اور جلسہ کے دوران حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پانے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میری کیفیت کا بیان ممکن نہیں ہے۔ میں ایسے محسوس کرتا ہوں جیسے ہواؤں میں اڑا جا رہا ہوں۔

☆......نائیجر سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے کہا کہ مجھے احمدیوں کی سب چیزیں، سب کام بہت پسند ہیں۔ کاش کہ سارے مسلمان احمدیوں جیسے ہو جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کے ایمانوں کو قبول فرمائے۔

☆......ایک نومبایع نے کہا کہ آپ کے پاس لوگ ہدایت کے لئے آئے ہیں اور وہ ایسے دل لے کر آئے ہیں جن میں صرف محبت اور پیار کی پیاس ہے۔ ہم حضور سے بہت محبت کرتے ہیں۔

☆......ایک نومبایع دوست نے کہا کہ احمدی اپنے خلیفہ پر فخر کرتے ہیں اور اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

نومبایعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔

آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو بیت السبوح میں خدمت کرنے والے چند کارکنان حضور انور کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سبھی کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

## نومبایعین کے جذبات

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 67 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق سولہ مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے جو ذیل درج ہے۔

☆......**بیلجیم میں مقیم نائیجر کے باشندے Sani Bawa (سانی باوا) صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔** انہوں نے بتایا کہ میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ اتنے بڑے جلسہ میں مجھے شمولیت کا موقع ملا ہے اور میری یہ خواہش بھی تھی کہ خلیفہ وقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور جلسہ میں شمولیت کے ذریعہ میری یہ خواہش بھی پوری ہو گئی۔

کہتے ہیں کہ میں نے اس جلسہ میں آنے سے پہلے بیعت کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا۔ لیکن یہاں آ کر میں نے جب دیکھا کہ لوگوں میں اپنے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے کتنی تڑپ ہے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لئے کتنی محبت ہے۔ تو اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اب میں بیعت کر کے اس جماعت میں داخل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اتوار کے روز میں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

☆......**ابوزیدی حسین صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے اور مذہباً مسلمان ہیں۔** بیلجیم سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ میں آنے سے قبل میں احمدی نہیں تھا لیکن جلسہ نے میری کایا پلٹ دی ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ سب کو اس جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ جماعت اُسی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا۔

کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ بڑی عزت کا باعث ہے کہ میں جلسہ جرمنی میں شامل ہوا ہوں اور میں اسے اپنی بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ چنانچہ یہ دوست بھی اتوار کے روز ہونے والی بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

☆......**Zacariae Sebai صاحب مراکش کے ہیں۔** یہ بھی امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جب میں مراکش میں تھا تو میں نے کبھی بھی احمدیت کے بارے میں نہیں سنا تھا۔ لیکن بیلجیم آنے کے بعد میرے ایک مراکشی دوست محمد اوش صاحب نے قرآن واحادیث کی رو سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہت سے دلائل دیئے اور وفاتِ مسیح کا مسئلہ بھی مجھ پر واضح کر دیا ہے جس کے بعد مجھے کوئی شک نہیں رہا۔ کہتے ہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد برسلز مشن ہاؤس میں میری ملاقات منیر عودہ صاحب سے ہوئی۔ ان سے بھی احمدیت پر تفصیل سے بات ہوئی، جس کے بعد میں نے مزید غور کیا تو مجھے حقیقی سکون اور اطمینان حاصل ہو گیا اور میں اس جلسہ میں شامل ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔

☆......**بیلجیم سے ایک نائیجر دوست صالح یحییٰ بھی آئے تھے جو مذہباً مسلمان ہیں۔** کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور میں نے قرآنِ کریم بھی پڑھا ہے۔ میں بڑے غور وفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے افریقہ میں بہت سے علماء کی تقریریں سنی ہیں لیکن وہ اثر اور فائدہ جو مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریریں سن کر ہوا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور میں نے اس جماعت کو بڑی قریب سے دیکھا ہے اور میں نے اس جلسہ پر احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

یہ صاحب بھی اتوار کے روز بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

☆......**Jamaoui Taowfik (جموی توفیق صاحب) کا تعلق بھی مراکش سے ہے۔** یہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دوسرے تقلیدی مسلمانوں کی تفاسیر بھی پڑھی ہیں اور جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفاسیر بھی پڑھی ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اصل تفاسیر وہی ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کی لکھی ہوئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ وفاتِ مسیح کا مسئلہ، جنوں کا مسئلہ، نزولِ عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ کا مسئلہ، ان سب کا حل میں نے جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفاسیر میں ہی پایا اور میں نے ان تفاسیر کو علمی اور منطقی لحاظ سے کامل پایا۔ میں اس سلسلہ میں سترہ (17) سال تحقیق اور غور وفکر کرتا رہا۔ جب مجھے پورا اطمینان حاصل ہو گیا تو میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے احمدیت کی صداقت کے بارے میں بہت سی رؤیا دکھائی گئیں۔ کہتے ہیں کہ میں ایم ٹی اے العربیہ اور اس کی ٹیم کا بھی بہت شکر گزار ہوں کیونکہ علمی لحاظ سے میری بھرپور رہنمائی ہوئی تھی۔ بالآخر میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ میری بیوی اور بچوں نے بھی بیعت کر لی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی جماعت ہے جو حق پر ہے اور یہی جماعت اللہ کے فضل سے حقیقی جہاد کر رہی ہے۔

☆......**ایوب صالح صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے اور مذہباً مسلمان ہیں، نے بیلجیم سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اختیار کی۔** کہتے ہیں کہ جب میں اٹلی میں رہتا تھا تو میں ہمیشہ دعا کیا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے سیدھے راستے پر قائم رکھے اور میں ہمیشہ اسلام کی بہت پابندی کرتا تھا، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ مجھے بیلجیم لے آیا۔ میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو ایم ٹی اے پر دیکھا تھا لیکن اس بارہ میں کوئی تحقیق وغیرہ نہیں کی تھی۔ بیلجیم آنے کے تین ماہ بعد میری ملاقات سیکرٹری تبلیغ بیلجیم سے ہوئی اور جماعت کا تعارف حاصل ہوا۔ مجھے وہ برسلز کی مسجد میں لے گئے اور وہاں دوسرے احمدیوں سے بھی ملوایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے نماز اور اسلام کا صحیح مزا وہیں پایا اور اس طرح جماعت میں دلچسپی روز بروز بڑھتی گئی۔ میں نے احمدیت کے بارے میں اپنے عزیزوں سے بات کی تو انہوں نے میری مخالفت کی کہ کیوں تم اپنا دین بدلنا چاہتے ہو۔ لیکن میں نے ان کو جواب دیا کہ تم مجھ سے کیسے گمان کر سکتے ہو کہ میں کوئی غلط راستہ اختیار کر لوں گا۔ کہتے ہیں کہ میں جیسے جیسے جماعت کے اطفال اور خدام سے ملا مجھے بہت سکون ملا اور ان سب میں اسلام کی حقیقی روح نظر آئی۔ پھر میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے نائیجر کے کچھ دوستوں سے بھی جماعت کے بارے میں بات کی اور ان کو بھی جماعت کا تعارف کروایا۔ کہتے ہیں کہ مجھے بڑی حیرانگی ہوئی اور خوشی بھی ہوئی کہ وہ سب میری بات سے متفق ہو گئے اور میرے ساتھ اس سال جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھی آئے۔ ہماری نائیجر سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد 14 تھی اور سب نے یہ ماحول دیکھ کر بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اتوار کے روز بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

☆......**مُتاری عمر صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے اور جو مذہباً مسلمان ہیں،** کہتے ہیں کہ حیاتِ مسیح کے مسئلہ کو لے کر اکثر سوچا کرتا تھا کہ اگر کسی نبی نے زندہ رہنا ہوتا تو اس لحاظ سے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے، جو سب سے بہتر نبی تھے، انہیں زندہ رہنا چاہئے تھا، نہ کہ حضرت عیسیٰؑ کو۔ کہتے ہیں کہ ہمیں افریقہ میں یہی تعلیم دی جاتی تھی کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور وہی واپس آئیں گے۔ لیکن جب میں بیلجیم آیا اور میری ملاقات وہاں کے سیکرٹری تبلیغ سے ہوئی اور حیاتِ عیسیٰؑ کے حوالہ سے تفصیلی بات ہوئی تو اللہ کے فضل سے جلد ہی یہ مسئلہ میری سمجھ میں آ گیا۔

کہتے ہیں کہ دنیا میں مسلمانوں کے جو حالات تھے مجھ سے دیکھے نہیں جاتے تھے اور میں اس فکر میں رہتا تھا کہ اسلام کیسے ترقی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت سے تعارف ہونے کے بعد مجھے خلافت اور اُس کی برکات کا مسئلہ جلد ہی سمجھ آ گیا۔ میں اس جماعت کو پا کر جس کا ایک امام اور ایک خلیفہ ہے بہت خوش ہوا، کیونکہ اسلام نے تب تک ہی ترقی کی جب تک ان میں خلافت رہی۔ کہتے ہیں کہ مجھے اس جماعت میں سب سے اچھی جو بات لگی وہ یہ ہے کہ جماعت ہمیشہ جو بھی بات پیش کرتی ہے اُس بات کی تائید میں ہمیشہ قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتی ہے۔

جلسہ کے آخری دن یہ صاحب بھی بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

☆......**Logho Piergho (لوغو پیغُوں) بیلجیم کے مقامی دوست ہیں۔** یہ بھی جلسہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی باہمی اخوت، پیار ومحبت اور انسانیت کی خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ Humanity First سے تعارف تھا۔ میں دو سال سے جماعت کی تعلیم پر ریسرچ کر رہا تھا۔ میں مسلمان بھی تھا لیکن اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ میں نے ایک روز خواب میں اذان کی آواز سُنی۔ تو میں نے سوچا کہ مجھے نماز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ یعنی اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ آج جب میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا مہمانوں سے خطاب سُنا تو اس نے میرے اندر تبدیلی پیدا کر دی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے اتوار کے روز بیعت کر لی۔ جب میں نے خلیفۃ المسیح کا دیدار کیا تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ کسی نور نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔

(باقی آئندہ)

---

### بقیہ: مَصَالِحُ الْعَرَب از صفحہ 3

بقیہ: مَصَالِحُ الْعَرَب از صفحہ 3

اس نے عدالت کا رخ کیا تو پھر میں قید بھی ہو سکتا ہوں۔

یہ سن کر میں ڈر گیا اور والدہ صاحبہ کی بھی حالت غیر ہو گئی۔ اس وقت اچانک میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اب تو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے جن پر ایمان لانے کے بعد ہمارا تعلق ایک زندہ خدا سے قائم ہو گیا ہے جو مضطر کی دعا سنتا ہے اور پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے۔ اور آج ہماری حالت اسی مضطر کی سی ہے جس کی دعا قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے وضو کر کے اپنے کمرے میں نوافل کی ادائیگی اور ان میں تضرع والحاح کے ساتھ دعا شروع کر دی۔ شاید اسی حالت میں بہت لمبا وقت بیت گیا۔ پھر جب میں کمرے سے باہر نکلا تو والدہ صاحبہ نے بتایا کہ وہ کچھ دور تک والد صاحب کے ساتھ گئی تھیں۔ انہوں نے میرے بارہ میں پوچھا تو والدہ صاحبہ نے بتایا کہ وہ کمرے میں دعا کر رہا ہے۔ یہ سن کر والد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

بہر حال ہم دونوں ماں بیٹا والد صاحب کی واپسی کا انتظار کرنے لگے حتی کہ رات گئے وہ تشریف لائے تو ہم نے بے صبری کے ساتھ ان سے پوچھا کہ کیا بنا؟ ان کا جواب کسی سرپرائز سے کم نہ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جو کچھ ہوا اس پر انہیں بھی ابھی تک حیرت ہے کہ امپورٹر نے ان کی ہر بات مان لی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان کے دستخط شدہ اشٹام پیپرز بھی انہیں واپس کر دیئے ہیں۔ اور کسی قسم کی دھمکی یا بحث کی کوئی بات نہیں کی۔

یقیناً استجابت دعا کے اس طرح کے معجزات آج بھی ہوتے ہیں اور وہ زندہ خدا آج بھی دعائیں قبول کرتا ہے جیسے کل کرتا تھا۔

(باقی آئندہ)

## بقیہ رپورٹ: جلسہ سالانہ یو کے 2013ء از صفحہ 20

''تحریک جدید ایک الٰہی تحریک'' کے نام سے مجلس تحریک جدید کتب شائع کر رہی ہے۔ اس میں اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 1982ء سے 1987ء تک تحریک جدید سے متعلق ارشادات شامل کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ''کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن'' ریسرچ سیل نے آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ کے پہلوؤں کے بارے میں تحریرات پر مشتمل کتاب کی دوسری جلد شائع کی ہے۔ خطبات محمود کی جلد نمبر 24 اور 25 فضل عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے جس میں 1943ء سے 1944ء تک کے خطبات شامل ہیں۔ مصالح العرب جلد اول و دوم میں حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک سے لے کر 2011ء تک عربوں میں جماعت احمدیہ کی تاریخ، خلفاء احمدیت کے پیغامات، دعوت الی اللہ اور ترقیات اور ایمان فروز واقعات کا تذکرہ ہوا ہے، شائع ہوئی ہے۔ صلحاء العرب اور ابدال شام جلد اول میں بھی عرب صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی اور قبول احمدیت کے واقعات کے علاوہ مختلف عرب ممالک سے احمدیت قبول کرنے والے صلحاء العرب اور ابدال شام کی سیرت، قبول احمدیت اور خلافت سے عشق اور قربانی کے واقعات درج کئے گئے ہیں۔ عربی کتب جو اس سال شائع ہوئی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تذکرہ عربی ترجمہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف براہین احمدیہ پہلے چار حصے، ایک غلطی کا ازالہ، ضرورۃ الامام، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد اور کشتی نوح عربی میں شائع کی گئی ہے۔ چینی کتب میں World Crisis and Pathway to Peace شائع کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر میرے بعض خطبات شائع کئے گئے ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب Woman in Islam کا فرانسیسی میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ رشین میں ایک غلطی کا ازالہ جو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ہے شائع کی گئی ہے۔ پرتگیزی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Christianity: A Journey from Facts to Fiction شائع کی گئی ہے۔ فارسی میں اسلامی اصول کی فلاسفی ریوائز کی گئی ہے۔ سواحیلی میں اس سال اسلامی اصول کی فلاسفی، ضرورۃ الامام، تحفہ قیصریہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب دعوۃ الامیر شائع کی گئی ہے۔ رسالہ الوصیت گزشتہ سال تک 27 زبانوں میں شائع ہو چکا تھا اور دوران سال تین مزید زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ دوران سال مختلف زبانوں میں 213 کتب اور فولڈرز تیار کروائے گئے۔ رسالہ ''موازنہ مذاہب'' یہ کافی علمی رسالہ ہے اس کو بھی لوگوں کو لینا چاہئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب دیباچہ تفسیر القرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مشتمل حصہ Life of Muhammad کے حوالے سے حضور انور نے بعض واقعات پیش فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وکالت اشاعت کی رپورٹ کے مطابق 64 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 625 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز شائع ہوئے ہیں جن کی تعداد 57 لاکھ 70 ہزار ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمائشوں کے ذریعہ سے 4 لاکھ 74 ہزار افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا اور بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ سے 24 لاکھ سے اوپر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس حوالے سے حضور انور نے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

لیفلٹس اور فلائرز کی تقسیم کا جو منصوبہ تھا اس کے متعلق حضور انور نے مختلف ممالک کے تحت ہونے والے کاموں کی تفصیلات اور اعداد و شمار بیان فرمائے جس کے تحت اب تک کئی ملین افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور اس ضمن میں کئی ایمان افروز واقعات کا تذکرہ بھی فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کی طرف سے 4 لاکھ 14 ہزار کتب اور رسائل کی طباعت ہوئی۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ دوگنی ہے۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بھی یہاں سے چھپتا ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے پمفلٹس وغیرہ بھی شائع ہوتے ہیں۔ افریقن ممالک کے پریسز میں اس سال 8 لاکھ 65 ہزار کے قریب لٹریچر تیار ہوا۔ جن ممالک کے پریسز کو وسعت دی گئی ہے ان میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر پریس قادیان میں کافی وسعت ہوئی ہے۔ اسی طرح نائیجیریا، گھانا اور گیمبیا کے پریس بھی مزید بہتر ہوئے ہیں۔

حضور انور نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایم ٹی اے ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا ہے۔ اور ایم ٹی اے ویڈیو آن ڈیمانڈ سروس کا آغاز ہوا۔ انٹرنیٹ پر اس کو مزید وسعت دی گئی ہے۔ بعض نئے پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔

31 جولائی سے مارشل آئی لینڈ ساؤتھ پیسیفک میں لوکل کیبل چینل پر ایم ٹی اے دکھایا جا رہا ہے۔

حضور انور نے بتایا کہ گھانا کے نیشنل ٹی وی کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے جس میں گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ہمارے تیار ہونے والے پروگراموں کو دکھایا کرے گا۔ اور حضور انور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہونے والی بیعتوں کے واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال مالی میں 4 نئے ریڈیو سٹیشنز کا قیام عمل میں آیا اور وہاں اب تک 6 ریڈیو سٹیشنز قائم ہو چکے ہیں۔ ان ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ وہاں کی مختلف لوکل زبانوں میں دعوت الی اللہ کے پروگرام ہوتے ہیں۔ بورکینا فاسو میں بھی 4 ریڈیو سٹیشنز کام کر رہے ہیں۔ سیرالیون کے کیپٹل فری ٹاؤن میں ایک ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکا ہے۔ ان ریڈیو سٹیشنز سے تلاوت قرآن کریم، قاعدہ یسرنا القرآن، ترجمہ قرآن کریم، تفسیر القرآن، حدیث، سیرۃ النبیؐ، کتب حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات، خطبات جمعہ اور مختلف پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے حضور انور نے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ویب سائٹ بھی کام کر رہی ہے۔ امریکہ، کینیڈا، پاکستان، بھارت اور برطانیہ سے ان کے والنٹیئرز کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی 16 کتب E-Books کی شکل میں تیار ہو چکی ہیں جو iPad، iPhone اور کنڈر پر پڑھی جا سکتی ہیں۔ انوار العلوم کی 23 جلدیں اور خطبات محمود کی 25 جلدیں آن لائن مہیا کر دی گئی ہیں۔ روحانی خزائن میں سے حوالہ تلاش کرنے کا سسٹم انسٹال کیا گیا ہے اور جن کتب کے ترجمے انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں وہ بھی اس سسٹم میں شامل ہیں۔ قرآن کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 43 زبانوں میں تراجم آن لائن مہیا ہیں۔ اس سال 8 ہزار سے زائد ویڈیوز کو 70 لاکھ مرتبہ دیکھا گیا ہے۔

حضور انور نے بتایا کہ تحریک وقف نو کے تحت اس سال واقفین نو کی تعداد میں 2 ہزار 801 کا اضافہ ہوا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو کی کل تعداد 50 ہزار 693 ہو گئی ہے۔

حضور انور نے انڈیا ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، چینی ڈیسک، رشین ڈیسک، عربی ڈیسک اور ریویو آف ریلیجنز کے شعبہ جات کی مساعی کا بھی اختصار سے ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز (IAAAE) نے بھی بہت اچھے کام کئے ہیں۔ ایک ویلج پراجیکٹ شروع کیا ہے۔ اس کے تحت ایک گاؤں بنایا ہے جس میں بہت سی سہولیات فراہم کی ہیں جس میں 70 گھروں میں پینے کا پانی پہنچے گا، سولر پاور بجلی پہنچے گی، ایک 2500 لیٹر کا اوور ہیڈ ٹینک گاؤں میں بنایا ہے۔ کمیونٹی سنٹر بنایا ہے۔ حضور نے فرمایا اب میں نے کہا ہے وہاں گلیوں کو پکا کرنے کا پروگرام بھی شامل کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا: قیدیوں سے رابطہ اور خبر گیری میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجلس نصرت جہاں کے تحت 12 ممالک میں 41 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ 44 مرکزی ڈاکٹرز ہیں۔ 11 مقامی ڈاکٹر ہیں اس کے علاوہ 12 ممالک میں 681 ہائیر سیکنڈری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں۔

فری میڈیکل کیمپس اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگ رہے ہیں۔ آنکھوں کے فری آپریشنز ہو رہے ہیں۔ بورکینا فاسو میں 4 ہزار آپریشنز ہو چکے ہیں۔ مختلف ممالک میں خون کے عطیات میں بھی اچھا کام ہو رہا ہے۔ چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نومبایعین سے رابطے کا جو کام تھا وہ بہت بڑا کام تھا اس میں گھانا سر فہرست ہے انہوں نے دوران سال 7 ہزار 190 نومبایعین سے رابطہ کیا۔ گزشتہ سالوں سے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 لاکھ 39 ہزار 590 نومبایعین سے یہ رابطہ کر چکے ہیں جن کے رابطے ختم تھے۔ نائیجیریا نے اس سال 31 ہزار 352 نومبایعین سے رابطہ کیا۔ یہ بھی 6 لاکھ سے اوپر کر چکے ہیں۔ بورکینا فاسو نے 19 ہزار 246 سے رابطہ کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطوں میں کافی تعداد بڑھ رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: امسال ہونے والی بیعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 40 ہزار 782 ہیں اور 116 ممالک سے 309 قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ حضور انور نے مختلف ممالک میں ہونے والی بیعتوں کی تفصیل بھی بتائی۔ اور بیعتوں کے حوالے سے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ مخالفتیں بھی ہوں گی اور جماعت کی ترقی بھی ساتھ ساتھ چلتی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقیاں ہو رہی ہیں، ہر سال لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور دشمن کچھ بھی نہیں بگاڑ سکا اور نہ ہی بگاڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نئے شامل ہونے والوں کو ثبات قدم عطا فرمائے، ایمان و ایقان میں ترقی دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت ایمان افروز خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں بعد میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

☆☆☆☆☆☆

## بقیہ: نمازجنازہ از صفحہ 9

جنوری 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک، مخلص، نمازوں کے پابند، جماعتی خدمت کرنے والے، پُروقار، با اصول اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ 24 سال اپنے حلقہ میں محاصل کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(7) مکرم حسن محمد ڈوگر صاحب (پاکستان)** 22 اپریل 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت دلیر، جماعتی تحریکات اور مالی قربانی میں بھرپور حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ آپ کو فرقان فورس کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ کے عملہ حفاظت میں باڈی گارڈ کی حیثیت سے خدمت کی سعادت ملی۔

**(8) مکرم منظور احمد چیمہ صاحب (مڑھ بلوچاں)** 2 فروری 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعتی خدمت اور مالی قربانی میں احسن طریق پر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ اپنی جماعت میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیز اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی پائی۔

**(9) مکرم شہادت احمد خان مانگٹ صاحب (پاکستان)** 2 جون 2013ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ربوہ میں ہونے والے گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے ٹورنامنٹ میں مانگٹ اونچا کے احباب کے ساتھ شمولیت کیا کرتے تھے۔ نہایت مہمان نواز، خوش مزاج، مالی قربانی اور دیگر تحریکات میں حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ مقامی جماعت میں صدر جماعت اور 1999 میں امیر ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔

**(10) عزیزم عبدالواثق (ابن مکرم عبدالخالق صاحب۔ ربوہ)** 18 جنوری 2013ء کو کالج واپسی پر ایک حادثہ میں 18 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ڈی کام کے طالب علم تھے۔ بچپن سے ہی جماعتی ڈیوٹیاں دینے کا شوق تھا۔ اپنے حلقہ میں خدام الاحمدیہ کے سائق اور معاون کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، خاموش اور سنجیدہ طبع، ہمدرد اور مخلص نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
# احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

**(قسط نمبر103)**

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام سلسلہ انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’......یہی ایک نشان اور تمیز ہوتی ہے اُن کے خدا کی طرف سے ہونے کی کہ مخالف کوشش کرتے ہیں کہ وُہ نابود ہو جاویں اور وہ بڑھتے اور پھولتے ہیں۔ ہاں جو خدا کی طرف سے نہ ہو۔ وہ آخر معدُوم اور نیست ونابود ہوجاتا ہے، لیکن جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے، وہ کسی کی کوشش سے نابود نہیں ہوسکتا۔ وہ کاٹنا چاہتے ہیں اور یہ بڑھتا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوسکتا ہے جو اس کو تھامے ہوئے ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ:412،413 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

..........................................

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ جولائی 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے اور قبولیت کے نظارے جلد دکھائے۔ آمین

..........................................

## اللہ، رحمان اور محمد کے الفاظ اور قرآنی آیت کی توہین

......**راولپنڈی** جو کہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کا جڑواں شہر کہلاتا ہے اور جہاں گزشتہ دو سالوں سے سیاسی شخصیات کی حمایت میں مذہبی دہشت گردوں کے دباؤ کی وجہ سے احمدیوں کو ان کی مسجد واقع 69-E سیٹیلائٹ ٹاؤن میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ، مُلّاں بدستور احمدیوں کو انفرادی طور پر بھی تنگ کرتا نظر آتا ہے۔ حال ہی میں جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے ترجمان نے ڈی پی او راولپنڈی کو ایک درخواست جمع کروائی جس میں درج ہے کہ راولپنڈی میں احمدی تاجروں کو حراساں کیا جارہا ہے۔ اس درخواست میں انتہائی افسوسناک واقعات کا ذکر ہے جن کے مطابق سبزی منڈی راجہ بازار میں واقع ایک احمدی کی دوکان ’بسم اللہ مصالحہ جات‘ پر کچھ باریش غنڈے آئے اور نہ صرف یہ کہ دکان کے احمدی مالک کو ڈرایا دھمکایا بلکہ قانون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے زبردستی اس دکان کے سائن بورڈ سے ’بسم اللہ‘ کے الفاظ پر سیاہ رنگ کا پینٹ پھیر دیا۔ اسی طرح نمک منڈی راجہ بازار میں واقع ایک اوراحمدی تاجر کی دکان ’الرحمٰن ٹریڈرز‘ پر ’وَاللّٰہُ خَیْرُ الرَّا زِقِیْن‘ اور ’چوہدری محمد اکبر‘ تحریر تھا۔ مالک دکان کی غیر موجودگی میں کچھ مُلّاں لوگ آئے اور انہوں نے اس سائن بورڈ پر ’وَاللّٰہُ خَیْرُ الرَّا زِقِیْن‘، ’اَلرَّحْمٰن‘ اور ’مُحَمَّد‘ کے الفاظ پر سیاہ پینٹ پھیر دیا۔ ان واقعات سے احمدیوں کی شدید دل آزاری ہوئی ہے۔ شاید کم عقل، کم ظرف اور تنگ نظر مُلّاں یہ سمجھتا ہے کہ ان کی اس حرکت سے گنبدِ خضریٰ میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو تسکین ملی ہوگی۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین تھے اور احمدی نہ صرف سچے مسلمان ہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

## شریعت کے پاسبان!؟

......**وہاڑی جولائی 2013ء:** محترم حافظ احمد خان صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ وہاڑی) کو کالعدم لشکرِ جھنگوی کی طرف سے دھمکی آویز خط موصول ہوا ہے جس میں واضح دھمکی دی گئی ہے کہ یا تو وہ مولویوں کے خودساختہ اسلام میں داخل ہوجائیں، یا پچاس لاکھ روپیہ جزیہ کی رقم ادا کریں یا مرنے کے لیے تیار ہوجائیں۔

تاریخِ اسلام میں آج تک جزیہ اس رقم یا ٹیکس کو کہا جاتا تھا جو اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلم رعایا ریاست کو دیتے تھے جو دراصل فوج اور دیگر انتظامی امور کو چلانے کے لیے ان کی طرف سے حصہ ہوتا تھا کیونکہ ریاست کا فرض تھا کہ وہ اپنے غیر مسلم باشندوں کو بھی اندرونی و بیرونی خطرات سے تحفظ فراہم کرے۔ لیکن مذکورہ بالا تحریر کے پیشِ نظر محسوس تو یوں ہوتا ہے کہ ملاں کے نزدیک ’جزیہ‘ اور ’تاوان‘ میں چنداں کوئی فرق نہ ہے۔ حقیقتِ احوال یہ ہے کہ ملّاں کا شریعت کو اپنے مفاد اور مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرنا اور اپنی مرضی کے مطالب اخذ کرنا کوئی نئی کہانی نہیں۔ یہاں بھی اس ’شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ‘ کی جیتی جاگتی تصویر نے اپنی پرانی روِش پر چلتے ہوئے شریعت مصطفوی کے ایک اور خوبصورت اور انقلاب انگیز پہلو کو گدلانے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے تمام بدارادوں میں ناکام کرے۔

......**بھلیر انوالہ ضلع گجرات۔ 16 جولائی 2013ء** کو علی الصبح قریبًا تین بجے چند مسلح افراد احمدیہ مسجد کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوگئے جہاں لوکل مبلغ محترم محمد شابل صاحب اور ایک اور احمدی انیس احمد اپنی سحری تیار کرنے میں مشغول تھے۔ ان چار میں سے ایک فرد نے اپنا پستول محترم مبلغ صاحب کے سر پر رکھ کر قیمتی اشیاء کا مطالبہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد یہ ظالم چلتے بنے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک مسلمان معاشرہ میں تو مسجد سوسائٹی کا علمی اور روحانی مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ اَمن کا گہوارہ ہوتی تھی۔ یہ کیسی مثالی مسلمان مملکتِ خداداد ہے جہاں رمضان کے مقدس مہینے میں روزہ رکھتے ہوئے نہتے اور معصوم شہریوں کو لُوٹا جاتا ہے اور انتظامیہ کوئی خاطر خواہ کارروائی عمل میں نہیں لاتی۔

## بلاتبصرہ

......**لاہور:** لاہور کے مشہور ہفتہ وار انگریزی اخبار The Friday Times نے دوصفحات پر ملکی اردو پریس سے بعض صفحات کو کارٹون کی شکل میں پیش کرنے کا دلچسپ شروع کیا ہے۔ اپنے 5/جولائی 2013ء کے ایشو میں انہوں نے ’ضیاء کی سلطنت‘ کے عنوان سے جنرل محمد ضیاء الحق کا گویا پاکستان کی قبر کھودتے ہوئے ایک کارٹون شائع کیا جس کے نیچے یہ درج ہے:

’’اظہار الحق ’دنیا نیوز‘ میں لکھتے ہیں کہ ضیاء الحق کے منہ کے الفاظ قانون کی حیثیت رکھتے تھے۔ خلجی، بلبن اور تغلق اپنی اپنی قبروں میں ضیاء کی سلطنت سے حسد کرنے لگے تھے۔ ضیاء کے کھانے کی میز پر ایک جانب مذہبی علماء فروکش ہوتے تھے اور دوسری جانب شترگن سنہا جیسی شخصیات اور دونوں ہی اپنی اپنی جگہ خوش نظر آتے تھے۔ قانون اور آئین تو ضیاء کے لیے کاغذ کے ٹکڑوں سے کچھ زیادہ نہ تھے جن کو وہ اکثر اپنے قدموں تلے روندتا رہتا تھا۔ منشیات، اسلامی شدت پسندی، اسلحہ، فرقہ پرستی کا جن اور اعجاز الحق اپنی قوم کے لیے اس کے تحفے تھے۔ اسلحہ تو اس قدر عام تھا کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے چائے مانگی تو ذراسی دیر کرنے پر اس شخص نے اپنے گھر کو راکٹ سے اڑا کر رکھ دیا۔‘‘

## احمدیوں کے بارے میں جھوٹی خبریں

......**لاہور 14/جولائی:** روزنامہ جنگ نے اپنے اخبار میں ایک دوکالمی خبر شائع کی ہے جس کا متن درج ذیل ہے:

’’ملک میں انتشار پھیلانے میں قادیانیوں کا بڑا کردار ہے: مجلس احرارِ اسلام

لاہور (خبر نگار خصوصی) مہر اظہر حسین وینس نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ چناب نگر (ربوہ) کے اندر قادیانیوں کے پاس جدید اسلحے کے ڈپو موجود ہیں۔ یہ جدید ہتھیار ملک میں دہشت گردی پھیلانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں انتشار پھیلانے میں قادیانیوں کا بہت بڑا کردار ہے۔ کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی ملکی راز افشاء کرتے ہیں۔ یہ اسرائیلی، یہودی اور انڈین ایجنٹ کے طور پر کام کررہے ہیں۔ یہ اسرائیلی ایجنٹ ملک میں افراتفری پھیلا کر یوروپین ممالک میں اپنا قد بڑھا رہے ہیں۔ حکومت مرزائیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔‘‘

مُلّاں کا جھوٹ بولنا یا جھوٹے دعوے کرنا تو کوئی نئی بات نہیں۔ یہ سفید جھوٹ تو ان سینکڑوں غیر حقیقی اور بلاجواز خبروں کی صرف ایک جھلک ہے جنہیں چند ملکی مشہور اخبار شاید کسی خاص ایجنڈے کی پیروی میں بلاتحقیق وتصدیق اپنے شماروں کی زینت بنا کر آدابِ صحافت کا جنازہ نکال رہے ہیں۔

## احمدی اسیرانِ راہِ مولیٰ

......**لاہور:** مؤرخہ 22/فروری 2013ء کو پولیس نے ایک جلدساز سید الطاف حسین کی ورکشاپ پر چھاپہ مار کر اسے، اس کے بیٹے اور اس کے کارکنوں کو گرفتار کرلیا۔ اس پر یہ الزام تھا کہ یہ جلدساز احمدیوں کی کچھ کتابوں کی جلدیں کیا کرتا تھا۔ یہ بات یاد رہے کہ سید الطاف حسین احمدی نہیں ہے۔ دو دن بعد پولیس نے زیرِ حراست افراد میں سے چار افراد کو رہا کردیا جبکہ سید الطاف حسین کو تھانہ پرانی انارکلی میں ہی رکھا گیا۔ عصمت اللہ کی جسے ’بلیک ایرو پرنٹرز‘ پر بننے والے مقدمے میں نامزد کیا گیا تھا اُس مقدمے میں ضمانت منظور ہوگئی لیکن سید الطاف حسین والے مقدمے میں بھی نامزد ہونے کی وجہ سے اسے رہا نہ کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد جلدساز سید الطاف حسین (غیر احمدی) کو تو ضمانت پر رہا کر دیا گیا لیکن عصمت اللہ (احمدی) جولائی کے آخر تک جیل ہی میں تھا۔ اسے جنوری 2013ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔

مؤرخہ 10/اپریل 2013ء کو پولیس نے محترم عبدالسمیع خان صاحب (ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ)، محترم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب (پرنٹر روزنامہ الفضل ربوہ) کے ساتھ چار مزید افراد کے خلاف انسدادِ دہشت گردی اور اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کیا۔ دیگر چار افراد جن میں مکرم خالد اشفاق صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، محترم فیصل احمد صاحب اور محترم اظہر ظریف صاحب شامل ہیں کو اسلام پورہ پولیس لاہور نے گرفتار کر لیا تھا۔ مؤرخہ 7/مئی 2013ء کو عدالت نے ان میں سے دو احباب کی ضمانت منظور کرلی جبکہ محترم خالد اشفاق صاحب اور محترم طاہر احمد صاحب کی ضمانت منظور نہ کرکے انہیں جیل میں ہی رکھا گیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے بھی 6/جون کو ہونے والی سماعت میں ضمانت لینے سے انکار کردیا ہے۔

(باقی آئندہ)

Shaheen

Cheap airtickets worldwide!

Authorised Travel Agency

آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کسی بھی مُلک سے سفر کرنے والوں کے لئے جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ آپ اپنے گھر بیٹھے ہی فوراً حاصل کریں۔ نیز UK سے بذریعہ کار DOVER سے CALAIS آنے والوں کے لئے FERRY کی بُکنگ کروائیں مذید معلومات کے لئیے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شُکریہ

Arshad Ahmad Shahbaz

-Chief Executive-

Fon: 06151 - 36 88 525

Fax: 06151 - 36 88 526

info@shaheenreisen.de/www.shaheenreisen.de/Adresse: Martinstr. 87, 64285 Darmstadt

-Bankverbindung-Shaheen Reisen -Konto 584 625 606 -BLZ 500 100 60 - Postbank Frankfurt-Germany-

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## جرمن شاعر گوئٹے اور اسلام

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16/اپریل 2010ء میں شامل اشاعت مکرمہ م۔رامہ صاحبہ کے قلم سے ایک معلوماتی مضمون میں بتایا گیا ہے کہ جرمن شاعر گوئٹے بھی توحید سے متأثر تھا۔

بیسویں صدی عیسوی کے وسط میں چرچ کو یہ خطرہ پیدا ہوا کہ عیسائیت کی طرف عوام کی عدم دلچسپی کے نتیجہ میں کہیں اسلام کا نفوذ یورپ میں نہ ہوجائے تو کلیسا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے بارہ میں جھوٹے قصّوں کی باقاعدہ تشہیر شروع کردی۔ چنانچہ جہاں کلیسا کی بات کو من و عن تسلیم کرلینے والے لوگ اُس زمانہ میں موجود تھے وہاں ایسے دانشور بھی موجود تھے جنہوں نے حقائق کا کھوج لگایا اور پھر سچائی کا اظہار بھی کیا۔ انہی میں ایک مشہور انقلابی شاعر Lessing بھی تھا جس نے ایک کتاب Rettung یعنی دفاع بھی لکھی جس میں اسلام کا دفاع کرنا چاہا۔ ایک جرمن Orientalist جس کا نام Ruckert تھا وہ قرآنی زبان سے اس قدر متأثر تھا کہ اُس نے جرمن زبان میں اسی ردھم سے قرآن کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی۔ پھر Herder جو گوئٹے کا دوست بھی تھا، قرآن کو بائبل کی طرح ایک نازل شدہ کتاب سمجھتا تھا۔

جرمن شاعر گوئٹے (Johann Wolfgang von Goethe) متعدد علوم کا ماہر تھا۔ وکالت کے بعد کئی سیاسی عہدوں پر فائز رہا۔ بیالوجی، جیالوجی، باٹنی اور اناٹومی پر دسترس رکھتا تھا۔ کوئی پندرہ بیس سال پہلے گوئٹے کے بارہ میں مسلمانوں کی ایک تنظیم نے اعلان کیا کہ وہ مسلمان تھا۔ پھر 2001ء میں کیتھرینا فون مومسین کی کتاب ’’گوئٹے اور اسلام‘‘ شائع ہوئی۔ اس سے قبل کسی کتاب میں گوئٹے کے اسلام سے متأثر ہونے کے بارہ میں واضح ذکر نہیں ملتا۔ کیتھرینا نے اپنی کتاب میں بیان کیا کہ گوئٹے کو اسلام میں گہری دلچسپی تھی لیکن وہ اسلام قبول کرنے سے ابھی بہت دُور تھا۔ لیکن دراصل تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ گوئٹے اسلام قبول کرچکا تھا اور ایک جگہ وہ خود بھی اس خیال کو ردّ نہیں کرتا کہ وہ مسلمان ہے۔ 1771ء میں جب گوئٹے کی عمر 23 سال تھی تو اُس کے پاس قرآن مجید کا ترجمہ موجود تھا۔ اُس نے اپنے دوست Herder کو ایک خط میں لکھا ’’میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں دعا کروں جیسے قرآن میں حضرت موسیٰ نے دعا کی تھی: خدایا! میرے تنگ سینہ میں جگہ بنادے‘‘۔ خیال ہے کہ یہ خط 1772ء میں لکھا گیا۔ اسی سال گوئٹے نے ایک نعت "Mahomets Gessang" بھی لکھی۔ اس نعت میں وہ ایک دریا کے بہاؤ کو بیان کرتا ہے جو اپنے راستہ میں پہاڑوں سے سمندر تک جاتا ہے۔ اس کا ہر قطعہ ایک باب یا موضوع بیان کرتا ہے۔ اشعار استعارے کی صورت میں ہیں جو ایک چشمہ سے شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے اور اس کی شدّت میں روحانی طاقت پیدا ہوتی جاتی ہے تاکہ وہ بلندشان سے اس سمندر میں داخل ہوسکے۔

Schiller اور اُس کی بیوی گواہی دیتے ہیں کہ گوئٹے نے قرآن کریم کی بعض آیات کا ترجمہ کرکے ایک محفل میں پڑھا تھا بلکہ اُس نے قرآنی دعاؤں کو خود نقل کرکے بھی لکھا ہوا تھا۔

گوئٹے مشرقی شاعروں سے بہت متأثر تھا اور حافظؔ اُس کا پسندیدہ شاعر تھا۔ گوئٹے کے دیوان کا نام "West-Oestlisches Diwan" ہے یعنی مغربی اور مشرقی دیوان۔ اس کا عربی نام گوئٹے نے خود تجویز کیا ہے کہ ’’الدیوان الشرقی للمؤلف المغربی‘‘۔ گوئٹے اپنے دیوان میں ’’حافظ نامے‘‘ کے عنوان سے لکھتا ہے کہ ’’تسلیم کرلو! مشرقی شاعر ہم مغربی شاعروں سے بڑھ کر ہیں‘‘۔

گوئٹے اپنے دوستوں کے ساتھ بھی اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں گفتگو کیا کرتا تھا۔ مضمون میں گوئٹے کی چند تحریرات بھی پیش کی گئی ہیں مثلاً 1820ء میں اُس نے اپنے دوست Willemer کو لکھا ’’یقیناً معقول مذہبی نظریوں میں اسلام ہی ہے جسے اب یا بعد میں ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا‘‘۔ بعض جگہ گوئٹے نے اسلام کا مطلب ’’خدا کے آگے جھکنا‘‘ بیان کیا ہے۔

گوئٹے اپنے شعروں میں صلیب کو نشان کے طور پر لٹکانا اور اس کی عبادت کرنا شدید ناپسند کرتا ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا معتقد تھا لیکن اُن کا عیسائیت میں جو تصور ہے اُس کا انکار کرتا تھا۔

گوئٹے کو اسلام میں سب سے پسندیدہ بات توحید لگتی ہے اور وہ اس کا اظہار بھی کرتا ہے۔ قرآن کے بارہ میں اُس کی شاعری بہت پُرمعرفت ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ قرآن کا عاشق تھا۔ وہ لکھتا ہے:

’’کیا قرآن ہمیشہ سے ہے، مَیں یہ نہیں پوچھتا۔
کیا قرآن تخلیق کیا گیا ہے یہ مَیں نہیں جانتا۔
یہ کتاب، امّ الکتاب ہے اور میرا مسلمان ہونے کے ناطے اسے ماننا فرض ہے۔‘‘

پھر مزید لکھتا ہے:

’’یہ ابدی (نشے والی) شراب ہے اس میں مجھے کوئی شک نہیں۔
یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ فرشتوں سے بھی پہلے تخلیق کی گئی ہو۔
اسے پینے والا چاہے وہ کیسا بھی ہو اُسے خدا کا عرفان حاصل ہوگا۔‘‘

گوئٹے نے قرآنی تعلیمات سے متأثر ہوکر کئی منظوم نصائح لکھی ہیں۔ عورت کے متعلق لکھا:

’’عورت سے نرمی کا سلوک کرو، اسے ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔
خدا نے اسے سیدھا نہیں بنایا، اسے سیدھا کروگے تو ٹوٹ جائے گی۔
اور اگر اسے لاتعلق چھوڑوگے تو یہ اَور ٹیڑھی ہوجائے گی۔
اے بنی آدم! زیادہ بُرا کیا ہے؟ (بہتر ہے کہ) عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔
یہ اچھا نہیں ہے کہ تمہاری ایک پسلی ٹوٹ جائے۔‘‘

گوئٹے نے ایک شعر حافظؔ کے ایک شعر کے حوالہ سے کہا ہے اور اس میں کہتا ہے:

’’مَیں جو کچھ بھی کرسکا ہوں یہ صرف قرآن (کی برکت) سے ہے‘‘۔

گوئٹے کے پاس میگرلین کا کیا ہوا جرمن ترجمہ قرآن موجود تھا لیکن وہ اس ترجمہ کو بہتر بناتا رہتا تھا۔ جو آیات زیادہ پسند آتیں یا جن کا مضمون وہ اپنی شاعری میں ڈھالنا چاہتا، اُن آیات کو اپنے پاس لکھ لیا کرتا اور 70 سال کی عمر میں وہ اس خواہش کا اظہار کرتا تھا کہ وہ اس رات کو جشن منائے جس میں مکمل قرآن کریم نازل ہوچکا تھا۔

گوئٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ایک کتاب لکھنے کا بھی ارادہ کیا (لیکن کبھی اسے مکمل نہ کرسکا)۔ تاہم زندگی بھر قرآن کریم اور آنحضورؐ سے اُس کی محبت بڑھتی ہی رہی۔ اور آخری لمحات میں جب اُس کی بولنے کی طاقت ختم ہوچکی تھی تو ہوا میں انگلی کے اشارے سے لفظ ’’اللہ‘‘ لکھتا ہوا وہ اس جہان سے رخصت ہوا۔ اگرچہ کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے نام کا پہلا لفظ W لکھ رہا تھا۔

## محترم گیانی عبداللطیف صاحب درویش

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان 27 مئی 2010ء میں محترم گیانی عبداللطیف صاحب درویش کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ آپ 20/نومبر 2009ء کو وفات پاکر قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ 2002ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا تھا اور وفات تک کا لمبا عرصہ آپ نے بڑے صبر سے گزارا۔

محترم گیانی عبداللطیف صاحب درویش 1927ء میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب ابن حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ کپورتھلوی کے ہاں آلو پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں اور باقی اپنے علاقہ میں حاصل کی اور فوج میں نرسنگ سپاہی کے طور پر ملازمت کرلی۔ پانچ سال بعد ملازمت ترک کردی اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ دیہاتی مبلغین کی کلاس میں داخل ہوگئے۔ آپ کی شادی 1945ء میں ہوئی تھی لیکن 1947ء میں دورِ درویشی شروع ہونے کے بعد آپ کی اہلیہ قادیان رہنے پر رضامند نہ ہوئیں چنانچہ 1954ء میں آپ نے مکرمہ ثمینہ بیگم صاحبہ سے شادی کرلی۔

1948ء میں آپ کی تقرری ضلع سہارنپور کی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ہوئی۔ بعدازاں مختلف دفاتر میں متعین رہے۔ 1988ء میں خدمات سلسلہ سے فراغت ہوئی تو بھی بارہ سال تک دفتر زائرین میں ڈیوٹی دیتے رہے۔ باقاعدگی سے دوتین گھنٹے بہشتی مقبرہ میں وقارعمل بھی کرتے۔ آپ نے گورمکھی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی پروف ریڈنگ اور اشاعت میں بڑی محنت سے کام کیا اور منتخب آیات، احادیث اور اقتباسات کا گورمکھی زبان میں ترجمہ کرنے کے علاوہ بھی اسی طرح کی مختلف خدمات کی توفیق پائی۔ درویشی کا دَور نہایت صبر و شکر سے گزارا۔ خلافت کے فدائی، منکسرالمزاج، حوصلہ مند اور مزاحیہ طبیعت کے مالک تھے۔ درویشی اختیار کرنے کے بعد کبھی اپنی زمینوں کا خیال نہ آیا حالانکہ وہ پنجاب میں ہی واقع تھیں۔ آپ کی اہلیہ کی وفات 2007ء میں ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں نیز متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

## محترمہ حمیدہ ظہیر صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16/اپریل 2010ء میں محترمہ حمیدہ ظہیر صاحبہ کا مختصر ذکرخیر مکرمہ الف حیدری صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ آپ لکھتی ہیں کہ محترمہ حمیدہ صاحبہ جماعتی کاموں کے لئے ہروقت تیار رہتی تھیں۔ صبر و شکر کا مجسمہ تھیں۔ بیوگی کا لمبا عرصہ دکھ درد سے پُر تھا۔ چار بچے تھے۔ 1974ء میں اکیلی چار بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھی تھیں کہ بلوائیوں نے جلوس نکالا اور مٹی کا تیل اور ماچس بھی ساتھ لائے تاکہ گھر کو آگ لگادیں۔

آپ کے گھر کے سامنے والے گھر میں ایک غیراز جماعت جوڑا رہتا تھا۔ میاں ایک دفتر میں افسر اور بیوی کسی کالج کی پرنسپل تھیں۔ جب جلوس بوڑھی بیوہ کے گھر کے قریب پہنچا تو یہ جوڑا اپنے گھر سے نکل کر جلوس کے سامنے آگیا اور کہا کہ اس گھر کی طرف مت آنا، رات کو خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تھے اور فرمایا تھا کہ انہیں (بیوہ عورت کو) کچھ مت کہنا۔ اس جوڑے نے فسادیوں سے کہا کہ پہلے ہمیں مارو اور پھر اس گھر کی طرف قدم اٹھانا، ہم آنحضرتؐ کے حکم کے مطابق ان کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

یہ سن کر مخالفین وہاں سے چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کی حفاظت فرمائی۔

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ مئی 2010ء میں خلافت سے متعلق شائع ہونے والی مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک طویل نظم سے انتخاب پیش ہے:

کب منتشر دلوں کو امامت نصیب ہے
اک دوسرے سے بغض و عداوت نصیب ہے
تم ایک بھیڑ بھاڑ کی صورت ہو مجتمع
نہ رہنما نہ کوئی قیادت نصیب ہے
سو سال حق سے دست و گریباں رہے ہو تم
کثرت کے باوجود بھی خفّت نصیب ہے
کثرت کا کیا غرور جو دل ہوں پھٹے ہوئے
کب ایک ڈیڑھ اینٹ کو برکت نصیب ہے
آؤ کہ آج سود و زیاں کی پرکھ کریں
عزّت کسے ملی کسے ذلّت نصیب ہے
ہم متحد ہیں ایک جماعت کے رُوپ میں
ہم خوش نصیب ہیں کہ خلافت نصیب ہے
ہم پر خدا کے فضل کا سایہ ہے ہر گھڑی
جس سمت رُخ کیا ہمیں نصرت نصیب ہے
ہر آن دیکھتے ہیں نشاں پر نشان ہم
تازہ تجلّیات کی نعمت نصیب ہے

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
**October 4, 2013 – October 10, 2013**

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday October 4, 2013

| | |
|---|---|
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:45 | Yassarnal Quran |
| 01:00 | Inauguration Of Aiwan-e-Tahir: A speech delivered by Huzoor in Toronto Canada at the opening of the new Tahir Hall complex. |
| 02:40 | Japanese Service |
| 03:00 | Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 26, 1996. |
| 04:10 | Kasre Saleeb |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 305 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. |
| 06:50 | Address in European Parliament: Recorded on December 4, 2012. |
| 07:35 | Siraiki Service |
| 08:15 | Rah-E-Huda |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence. |
| 11:35 | Dars-e-Hadith |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 13:15 | Ghazwat-e-Nabi |
| 14:05 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran |
| 14:30 | Shottor Shondhane |
| 15:50 | Marhum-e-Isa |
| 16:20 | Friday Sermon [R] |
| 17:30 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Live Al-Hiwar-ul-Mubashir |
| 20:35 | Marhum-e-Isa |
| 21:00 | Friday Sermon [R] |
| 22:15 | Rah-E-Huda |

## Saturday October 5, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 00:35 | Yassarnal Quran |
| 01:10 | Address in European Parliament |
| 02:10 | Friday Sermon: Recorded on October 4, 2013. |
| 03:30 | Real Talk |
| 04:40 | Liqa Maal Arab: Session no. 306 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 06:30 | Al-Tarteel |
| 07:05 | Ansarullah Ijtema Belgium: Recorded on October 19, 2008. |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:30 | Story Time |
| 09:00 | Question And Answer Session: Part 1, Recorded on October 21, 1995. |
| 09:50 | Indonesian Service |
| 10:50 | Friday Sermon: Recorded on October 4, 2013. |
| 12:00 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 12:15 | Al-Tarteel |
| 12:35 | Story Time |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:00 | From Democracy To Extremism: A series of studio discussions, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974. |
| 16:00 | Live Rah-E-Huda |
| 17:35 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Live Al-Hiwar-ul-Mubashir: A live Arabic discussion programme |
| 20:30 | International Jama'at News |
| 21:00 | Rah-E-Huda |
| 22:35 | Story Time |
| 22:50 | Friday Sermon [R] |

## Sunday October 6, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 00:50 | Al-Tarteel |
| 01:25 | Ansarullah Ijtema Belgium |
| 02:30 | Story Time |
| 02:45 | Friday Sermon: Recorded on October 4, 2013. |
| 03:55 | From Democracy To Extremism |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 307 |
| 06:00 | Tilawat & Dars |
| 06:40 | Yassarnal Quran: An Urdu programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on April 9, 2011. |
| 08:10 | Faith Matters: An informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion. |
| 09:05 | Question And Answer Session: Recorded on May 5, 1984. |
| 10:15 | Indonesian Service |
| 11:20 | Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on December 21, 2012. |
| 12:20 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 12:35 | Yassarnal Quran |
| 12:55 | Friday Sermon: Recorded on October 4, 2013. |
| 14:05 | Shotter Shondhane |
| 15:10 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 16:20 | Ashab-e-Ahmad |
| 17:00 | Kids Time: A childrens programme teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts. |
| 17:30 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 19:30 | Real Talk |
| 20:45 | Food for Thought |
| 21:45 | Friday Sermon [R] |
| 23:00 | Question And Answer Session [R] |

## Monday October 7, 2013

| | |
|---|---|
| 00:05 | World News |
| 00:25 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 00:35 | Yassarnal Quran |
| 01:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna |
| 02:10 | Food for Thought |
| 02:45 | Friday Sermon: Recorded on October 4, 2013. |
| 03:50 | Real Talk |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 308 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:35 | Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. |
| 07:00 | A Message of Peace: Highlights of the historical visit of Huzoor at the European Parliament, Brussels. Recorded on December 3 and 4, 2012. |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:30 | Husn-e-Biyan |
| 09:00 | Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on February 14, 1999. |
| 10:00 | Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on July 19, 2013. |
| 10:55 | Tamil Service |
| 11:25 | Huzoor Ka Safar-e-Hajj: A new series on the topic of 'the journey of Hajj performed by the Holy Prophet Muhammad (saw)'. |
| 12:05 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:35 | Al-Tarteel |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on December 14, 2007. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:15 | Tamil Service |
| 16:00 | Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | A Message of Peace [R] |
| 19:30 | Real Talk |
| 20:30 | Rah-e-Huda |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 23:15 | Tamil Service |

## Tuesday October 8, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:30 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:30 | A Message of Peace |
| 02:30 | Kids Time |
| 03:00 | Friday Sermon: Recorded on December 14, 2007. |
| 04:10 | Tamil Service |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 313 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran |
| 07:00 | Ansarullah Ijtema Belgium: Recorded on October 19, 2008. |
| 08:00 | Austrailian Service |
| 08:30 | Hajj-e-Baitullah: This programme describes the phenomena of Hajj and how the pilgrimage is performed. |
| 09:00 | Question And Answer Session: Recorded on May 5, 1984. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:05 | Friday Sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on October 4, 2013. |
| 12:10 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Yassarnal Quran |
| 13:00 | Real Talk |
| 14:00 | Bangla Schrompochar |
| 15:05 | Spanish Service |
| 15:30 | Mosha'airah: A pre-recorded evening of Urdu poetry in the praise of Allah. |
| 16:30 | Hajj-e-Baitullah |
| 17:05 | Huzoor Ka Safar-e-Hajj |
| 17:45 | Yassarnal Quran |
| 18:10 | World News |
| 18:30 | Ansarullah Ijtema Belgium [R] |
| 19:30 | Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on October 4, 2013. |
| 20:30 | Mosha'airah |
| 21:40 | Austrailian Service |
| 22:10 | Huzoor Ka Safar-e-Hajj |
| 22:50 | Question And Answer Session [R] |

## Wednesday October 9, 2013

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:50 | Yassarnal Quran |
| 01:20 | Ansarullah Ijtema Belgium |
| 02:00 | Hajj-e-Baitullah |
| 02:35 | Austrailian Service |
| 03:05 | Mosha'airah |
| 04:15 | Huzoor Ka Safar-e-Hajj |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 314 |
| 06:05 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 06:20 | Al-Tarteel |
| 07:00 | Ansarullah Ijtema UK: Ijtema Ansarullah UK 2008, including an Address by Huzoor and yearly report presented by Sadr Ansarullah UK. |
| 08:00 | Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth. |
| 09:05 | Question And Answer Session: Part 1, recorded on October 21, 1995. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:05 | Swahili Service |
| 12:05 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 12:25 | Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on December 28, 2007. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence. |
| 15:40 | Hamdiya Majils |
| 16:40 | Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion. |
| 17:35 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Ansarullah Ijtema UK [R] |
| 19:20 | Real Talk |
| 20:30 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 21:05 | Hamdiya Majils |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 23:05 | Intikhab-e-Sukhan |

## Thursday October 10, 2013

| | |
|---|---|
| 00:15 | World News |
| 00:35 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 01:05 | Al-Tarteel |
| 01:30 | Ansarullah Ijtema UK |
| 02:30 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 03:10 | Huzoor Ka Safar-e-Hajj |
| 03:55 | Faith Matters |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 324 |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran |
| 07:00 | Press conferences in Europe: A report of the Reception and Press conferences of Huzoor with media held in Brussels and Germany, in December 2012. |
| 08:00 | Beacon of Truth |
| 09:00 | Tarjamatul Quran Class: Recorded on December 9, 1996. |
| 10:10 | Indonesian Service |
| 11:10 | Pushto Muzakarah |
| 12:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Yassarnal Quran |
| 13:00 | Beacon of Truth |
| 14:05 | Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon delivered on October 4, 2013. |
| 15:10 | Kasre Saleeb |
| 15:50 | Maseer-E-Shahindgan: A Persian programme |
| 16:25 | Tarjamatul Quran Class [R] |
| 17:35 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Press conferences in Europe [R] |
| 19:25 | Faith Matters |
| 20:30 | Homeopathy And Its Miracles |
| 21:05 | Tarjamatul Quran Class [R] |
| 22:10 | Kasre Saleeb |
| 22:55 | Beacon of Truth |

***Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).***

**Translations for Huzoor's Programmes are available.**
**Prepared by the MTA Scheduling Department.**

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 27 September , 2013 | Issue No. 39

## بقیہ رپورٹ: جلسہ سالانہ یوکے 2013ء از صفحہ 2

Ahmadu Yakubu تشریف لائے جو کہ Ankpa کے بادشاہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ تین سال قبل جلسہ سالانہ UK میں شامل ہوئے تھے۔ جماعت نے اس دوران بہت ترقی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل فرمایا تھا کہ میرا پیغام اُن لوگوں تک بھی پہنچانا جو میرا پیغام اِس وقت نہیں سُن رہے۔ آپ کی جماعت ہی اِس ارشادِ نبویؐ پر آج عمل کر رہی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے۔ پھر انہوں نے جماعت کے برطانیہ میں سو سالہ قیام کی مبارکباد پیش کی اور ساتھ ہی حضور انور اور حاضرین سے اپنے ملک کے لئے خاص دعا کی درخواست کی۔

اگلے مہمان جنہوں نے جلسہ سالانہ کی اس تقریب میں خطاب کیا مکرم Sir Bernard Hogan Howe تھے جو کہ لندن میں Metropolitan Police کے Commissioner ہیں۔ انہوں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی دعوت کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی سو سالہ جوبلی کی مبارکباد پیش کی۔ نیز کہا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ پولیس والوں کے بہت اچھے تعلّقات ہیں اور اس غیر معمولی بات کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ Multicultural Integration کو فروغ دیتی ہے اور معاشرہ میں امن و دوستی پھیلاتی ہے۔ آخر میں انہوں نے اس امّید کا اظہار کیا کہ پولیس کا جماعت کے ساتھ تعلق مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔ انہوں نے جماعت کے motto محبّت سب کے لئے، نفرت کسی کے لئے نہیں، کی بھی بہت تعریف کی۔

اگلا خطاب مکرم Stephen Hammond MP صاحب کا تھا جو کہ Wimbledon کے علاقہ کے MP (رکن پارلیمنٹ) ہیں۔ انہوں نے سامعین کو بتایا کہ اُنہیں جلسہ سالانہ کے موقع پر چھٹی یا ساتویں بار خطاب کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ اور انہوں نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ ہر سال بہت اچھے انتظام کے ساتھ جماعت اپنے جلسے منعقد کرتی ہے۔ اور ہر سال مزید شاملینِ جلسہ کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ دنیا میں مختلف آفات کے واقع ہونے پر آپ کی جماعت ہمیشہ Humanity First کے تحت عظیم الشان خدمات و امداد بجالاتی ہے۔ آخر میں

انہوں نے جماعت احمدیہ UK کے سو سالہ قیام کی مبارکباد پیش کی۔

4:22 بجے بعد دوپہر حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں اس اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم فیروز عالم صاحب نے سورۃ الرّعد کی چند آخری آیات کی تلاوت کی اور ان کا تفسیر صغیر سے اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں سے چند اشعار پیش کیے

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تُو نے کام سب میرے سنوارے

نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

## حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن مورخہ 31/اگست 2013ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اور نصرت الٰہی کا ذکر فرمایا۔ جب حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پنڈال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور نے تقریباً 2 گھنٹے کا خطاب فرمایا جس میں تفصیل کے ساتھ جماعتی ترقیات اور مختلف شعبہ جات کے تحت ان کی کارکردگی اور اعداد و شمار پیش فرمائے اور ساتھ ساتھ بہت ہی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ النحل کی آیت نمبر 19 تلاوت کی اور فرمایا۔ جیسا کہ روایت ہے، اس وقت آج کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے جو جماعت احمدیہ پر دوران سال افضال ہوئے ہیں ان کا ذکر ہوتا ہے۔ وہ مَیں پیش کروں گا۔

حضور انور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ دوران سال دو نئے ممالک کوسٹاریکا (Costa Rica) اور مونٹینیگرو (Montenegro) ہیں جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ کوسٹاریکا سنٹرل امریکہ میں واقع ہے اور سپینش زبان یہاں بولی جاتی ہے۔ اسی طرح مونٹینیگرو ملک البانیہ کے شمال اور بوسنیا کے جنوب میں واقع ہے۔ یورپ کا ملک ہے۔ ایک نوجوان کو یہاں احمدیت قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا: دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ ان کے تعلیمی و تربیتی پروگرام بنائے گئے۔ وہاں جماعتی نظام قائم کرنے کے لئے ضروریات پوری کی گئیں۔ لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا۔ اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے۔ اسی طرح بیعتیں بھی ملیں۔ دوران سال یونان میں باقاعدہ مرکزی مربی کا تقرر ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 565 ہے۔ ان جماعتوں کے علاوہ ایک ہزار 52 نئے مقامات پر یعنی ممالک کے مختلف شہروں میں پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں گھانا سر فہرست ہے۔ یہاں اس سال 68 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے۔ یہاں 56 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ حضور انور نے جماعتوں کے قیام کے حوالے سے مختلف واقعات بھی بیان فرمائے۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد کی اس سال مجموعی تعداد 394 ہے۔ 136 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 258 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ کینیڈا میں دوران سال مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح ہوا۔ جرمنی میں 4 مساجد تعمیر ہوئیں۔ سپین میں دوسری مسجد ویلنسیا میں تعمیر ہوئی۔

حضور انور نے مختلف ممالک میں نئی مساجد کے کوائف پیش فرمائے اور حضور انور نے بتایا کہ نیوزی لینڈ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوگئی ہے۔ آئرلینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مسجد تعمیر ہوگئی ہے۔ جاپان میں بھی پہلی مسجد جلد تعمیر ہو جائے گی۔ اسی طرح اور بھی ممالک ہیں۔ مساجد کے ضمن میں حضور انور نے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے اور 108 ممالک میں مشن ہاؤسز کی کل تعداد اب 2 ہزار 563 ہو چکی ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 25 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ جماعت احمدیہ کا یہ امتیاز ہے کہ بہت سا کام وقارعمل سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ 68 ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 18 ہزار سے زائد وقارعمل کئے گئے اور اس کے ذریعہ سے تقریباً 35 لاکھ 32 ہزار سے اوپر US ڈالرز کی بچت ہوئی ہے جو جماعت نے وقارعمل کر کے بچائے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال تک قرآن کریم کے 70 تراجم شائع کئے جا چکے تھے۔ اس سال ایک زبان یاؤ (YAO) میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے اور اس طرح اب 71 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال شائع ہونے والی کتب میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ستارہ قیصریہ کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ پھر میرے جو مختلف لیکچرز تھے امن کے بارے میں جو دنیا میں مختلف جگہوں پر دیئے گئے ان کو اکٹھا کر کے کتاب World Crisis and Pathway to Peace شائع کی گئی ہے اس کا عربی، مالٹی، چینی، جرمن، سپینش، سویڈش، نارویجین اور فرانسیسی میں ترجمہ مکمل ہو گیا ہے اور لوگ اس کو کافی پسند کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی علیہ وسلم کی سیرت پر کتاب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ''سیرۃ خاتم النبیّین'' کی دوسری جلد کا بھی انگریزی میں ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ Life of Muhammad جو دیباچہ تفسیر القرآن کا حصہ ہے اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی گئی ہے اور تقسیم بھی کی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ ''اسلام کا اقتصادی نظام'' جو حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے کا ترجمہ بھی دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب 'برکات خلافت' کا انگریزی میں ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک قصیدہ پر اپنی کمنٹری لکھی تھی اس کو بھی انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بچوں کے لئے کتاب ''ہمارا آقاؐ'' کو انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں